عمران سیریز

بگ برادرز

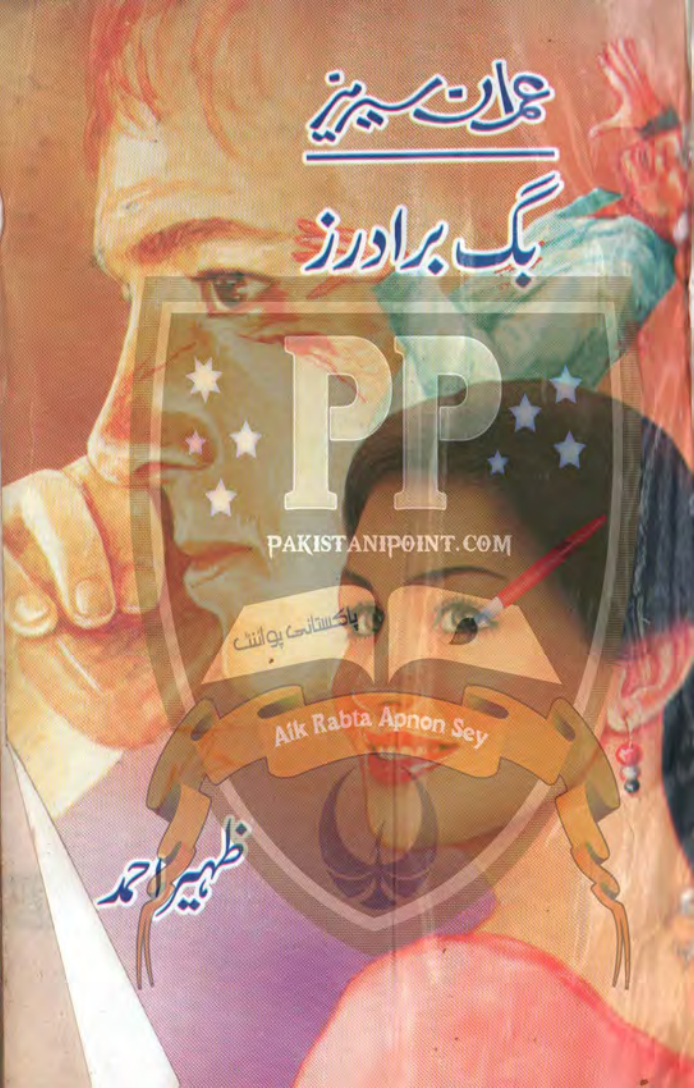

PAKISTANIPOINT.COM
پاکستانی پوائنٹ
Aik Rabta Apnon Sey

ظہیر احمد

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

میرا نیا ناول "بگ برادرز" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مذکورہ ناول حسب روایت نئے اور جدید انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس ناول میں پوری سیکرٹ سروس شامل ہے جنہیں ٹریپ کر کے اغوا کیا جاتا ہے۔ انہیں اغوا کرنے والی ایک نئی بین الاقوامی تنظیم بگ برادرز سامنے آتی ہے جو روایتی انداز اختیار کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ایکسٹو کو بھی اغوا کرنے کے درپے ہو جاتی ہے۔ ایک ایک کر کے وہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو اغوا کر لیتے ہیں یہاں تک کہ ایک بار ایکسٹو بھی ان کے جال میں آجاتا ہے لیکن......؟ اس لیکن کا جواب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی مل سکے گا۔ یہ ناول خالص جاسوسی طرز پر لکھا گیا ہے جس میں ہلکا پھلکا مزاح، ایکشن اور سسپنس کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس بار میرا پچھتر واں ناول "ڈائمنڈ مشن" آنا تھا جو طوالت اختیار کرنے کی وجہ سے ابھی تک زیرِ تحریر ہے۔ امید ہے کہ میں آنے والے چند دنوں میں ہی اسے مکمل کر لوں گا اور پھر یہ دوسرے پروسس سے گزرنے کے بعد پریس میں چھپنے کے لئے چلا جائے گا۔ اس کے بعد آپ کو اس ضخیم ناول کا زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ناول کے بارے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

میں ابھی آپ کو میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ میرا گولڈن جوبلی نمبر "گولڈن کرسٹل" جو ایک ہزار صفحات پر محیط تھا یہ ناول اس سے کہیں بڑھ گیا ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے یہ ناول کم و بیش سولہ سو صفحات کا ہوگا۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ناول کی اشاعت میں تاخیر کیوں ہوئی ہے۔ لیکن جب یہ عظیم الشان ناول دو عظیم کرداروں عمران اور میجر پرمود کے جلو میں آپ کے ہاتھوں میں آئے گا تو آپ کی ساری کوفت دور ہو جائے گی اور آپ میری محنت پر یقیناً دادِ تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ بس تھوڑا سا اور انتظار کر لیں۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص۔

ظہیر احمد

سوپر فیاض کے چہرے پر یتیمی برس رہی تھی اور وہ منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا جبکہ عمران کے دیدے چاروں طرف گردش کر رہے تھے اور چہرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ذہانت اور چالاکی اسے چھو کر بھی نہ گزری ہو۔ اس کے چہرے پر حماقتوں کے ڈونگرے برس رہے تھے۔

"ہونہہ۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں اب میں تمہاری بات کا کیا جواب دوں"...... اچانک سوپر فیاض نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"کس بات کا جواب اور یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"...... عمران نے سوپر فیاض کا مذاق اڑاتے ہوئے پوچھا۔

"شکر کرو کہ ابھی بارہ ہی بج رہے ہیں۔ چودہ بھی بج سکتے ہیں تم اس کی فکر چھوڑو یہ بتاؤ کہ میں کیا جواب دوں"...... سوپر فیاض نے اسی انداز میں کہا کہا۔

’’کس بارے میں ڈیر سوپر‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہونہہ۔ اتنی دیر سے کیا میں جھک مار رہا تھا۔ کیا میری ایک بات بھی تم نے نہیں سنی‘‘...... سوپر فیاض نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’نہیں سوپر میں نے کچھ نہیں سنا کیونکہ میرا دھیان کسی اور کی طرف تھا‘‘...... عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ کہاں تھا تمہارا دھیان‘‘...... سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’وہ اٹھارہ نمبر کی میز دیکھ رہے ہو۔ وہاں ایک حسینہ بیٹھی ہوئی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جس طرف عمران نے اسے اشارہ کیا تھا۔

’’کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے‘‘۔ سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’قسم لے لو۔ میں نے پہلے اس کی طرف نہیں دیکھا۔ وہ کافی دیر سے ٹکٹکی باندھے مجھے گھور رہی تھی پھر مجھ سے بھی نہ رہا گیا تو میں نے بھی اسے گھورنا شروع کر دیا‘‘...... عمران نے بے چارگی کے عالم میں کہا تو سوپر فیاض اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

’’ہونہہ۔ یہ تم نے عورتوں کو کب سے دیکھنا شروع کر دیا ہے نانسنس‘‘...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

’’جب سے یہ حسین چہرہ نظر میری آیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’حسین چہرہ۔ یہ تمہیں حسین چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ نانسنس‘‘۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’کیا مطلب۔ اگر تمہاری نظروں میں یہ حسین نہیں ہے تو پھر اورحسن کسے کہتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا ہوگیا ہے تمہارے ذوق کو۔ بھینگی آنکھوں اور چیچک زدہ چہرے کوتم حسین کہہ رہے ہو‘‘...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’خدا کے غضب سے ڈرو سوپر۔ اس سے زیادہ حسین چہرہ نہ میں نے پہلے کبھی دیکھا ہے اور نہ ہی زندگی میں کبھی دیکھ سکوں گا‘‘...... عمران نے خالصتاً عاشقانہ لہجے میں کہا۔

’’احمق ہوتم‘‘...... سوپر فیاض بڑبڑایا۔

’’احمق اعظم کہو‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’مجھے معلوم ہے لیکن......‘‘ سوپر فیاض کہتے کہتے رک گیا۔

’’لیکن کیا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہونہہ۔ اس لڑکی کو چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ پلیز عمران۔ تمہیں آج ہاں میں جواب دینا ہی ہوگا کیونکہ میری نوکری خطرے میں ہے‘‘...... سوپر فیاض نے کہا۔

’’میرے جواب سے تمہاری نوکری کا کیا تعلق‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’بہت گہرا تعلق ہے۔ اگر میں نے تمہارا مثبت جواب تمہارے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ڈیڈی کو نہیں دیا تو بس سمجھو کہ میری خیر نہیں ہے“...... سوپر فیاض نے روہانسے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ خیر کیوں نہیں ہے۔ کیا ہو گا تمہارے ساتھ“...... سوپر فیاض کے خاموش ہونے پر عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ پھر مجھے استعفیٰ ہی دینا پڑے گا“...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”استعفیٰ دیں تمہارے دشمن۔ ہاں اب تفصیل سے بتاؤ کہ کس بات کا جواب مانگ رہے ہو“...... عمران نے کہا۔

”شادی کرنے کا“...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”دوسری شادی کرنا چاہتے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اگر بھابھی کو پتہ چل گیا تو وہ اپنی ساری سینڈلیں جمع کر لیں گی اور پھر ان کی سینڈلیں ہوں گی اور تمہارا سر ہو گا۔ اس موقع پر میں بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا کیونکہ اماں بی کی جوتیاں سر پر کھا کر میرا سر پہلے ہی پلپلا ہو چکا ہے۔ اگر بھابھی کی ہارڈ جوتیاں میرے سر پر پڑیں تو میں بالکل ہی گنجا ہو کر رہ جاؤں گا۔ اس لئے یہ گنجا پن تمہیں ہی مبارک ہو“...... عمران نے کہا۔

”میں اپنی شادی کی نہیں تمہاری شادی کی بات کر رہا ہوں نانسنس“...... سوپر فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میری شادی۔ کک کک کیا مطلب۔ کیا تم مجھ سے

شادی کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا“...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض اسے گھور کر رہ گیا۔

”جب بھی بولو گے فضول ہی بولو گے۔ کبھی تو عقل سے کام لے لیا کرو“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہی تو مصیبت ہے۔ میرا اوپر والا خانہ بالکل ہی خالی ہے پھر کیسی عقل اور کیسی سوچ“...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”آخر تم شادی کرنے سے اس قدر کیوں ڈرتے ہو“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کس نے کہا کہ میں شادی کرنے سے ڈرتا ہوں“۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر تم شادی کرنے سے انکار کیوں کرتے ہو“...... سوپر فیاض نے اسی انداز میں کہا۔

”اس لئے کہ کوئی ڈھنگ کی لکڑی۔ ککڑی۔ مکڑی کیا کہتے ہیں اسے“...... عمران نے سوپر فیاض کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”حماقتیں مت کرو“...... سوپر فیاض نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

”ہاں حماقتیں۔ آج تک کوئی ڈھنگ کی حماقتیں نہیں ملیں جو میں شادی کر لیتا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ اب تک جو درجنوں رشتے تمہارے لئے آئے تھے کیا ان میں ایک لڑکی بھی ایسی نہیں تھی جو تمہیں پسند ہو اور تم اسے اپنی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

بیوی بنا لیتے“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بیوی۔ ارے سوپر فیاض تم آدمی ہو کہ چھچھوندر۔ کبھی حماقتیں کی باتیں کرتے ہو اور کبھی بیوی کی۔ آخر تمہارا مقصد کیا ہے۔ بولو“...... عمران نے حیرت سے کہا۔

”وہی جسے سمجھ کر بھی تم جان بوجھ کر انجان بن رہے ہو“۔ سوپر فیاض نے کہا۔

”میں کچھ نہیں سمجھا سوپر۔ احمق جو ٹھہرا تم کھل کر بتاؤ کہ کیا مقصد ہے اور کیا چاہتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”یہی کہ بس اب بہت ہو چکا۔ تم شادی کر لو“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”شادی۔ میرے شادی کر لینے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا سوپر پیاز۔ مم مم۔ میرا مطلب سوپر فیاض“...... عمران نے جان بوجھ کر نام بگاڑتے ہوئے ہکلا کر پوچھا۔

”تمہارے ڈیڈی سے میری جان چھوٹ جائے گی“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”وہ تو تم میرے شادی کئے بغیر بھی چھڑا سکتے ہو“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ کیسے“...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

”استعفیٰ دے کر“...... عمران نے کہا۔

”یا میرے خدا“...... سوپر فیاض نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

”کیوں کیا سر میں درد ہونے لگا ہے“...... عمران نے بے ساختہ پوچھا۔

”نہیں ہوا تو ہو جائے گا۔ خدا کے لئے عمران سنجیدہ ہو کر بتاؤ کہ آخر تم شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے“...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ابھی بتایا تو ہے کہ کوئی ڈھنگ کی لڑکی نہیں ملی“...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اتنے رشتوں میں سے......“ سوپر فیاض نے کہنا چاہا۔

”کوئی نہیں“...... عمران نے بات کاٹ کر کہا۔

”کیا سیٹھ طفیل بھائی کی بیٹی بھی پسند نہیں ہے۔ اگر تم اس سے شادی کرنے کی حامی بھر لو تو تمہاری قسمت کھل جائے گی۔ وہ اپنے ساتھ کروڑوں کی جائیداد جہیز میں لائے گی“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”گڈ۔ کیا بات کہی ہے تم نے سوپر۔ تم مجھے شادی لڑکی سے نہیں اس کے لائے ہوئے جہیز سے کرانے کا مشورہ دے رہے ہو“...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

”پھر وہی حماقت کی باتیں“...... سوپر فیاض نے بگڑ کر کہا۔

”تو تم کون سی عقل والی باتیں کر رہے ہو۔ تم جیسی بات کرو گے اس کا جواب بھی تمہیں ویسا ہی ملے گا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''مجھے صرف یہ بتا دو کہ میں سر عبدالرحمٰن صاحب سے کیا کہوں۔ کیا ان سے جا کر یہ کہہ دوں کہ تم سیٹھ طفیل بھائی کی بیٹی سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''کہہ دو میں سر کٹانے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن سوپر تم احمق نمبر ون کب سے ہو گئے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''مطلب یہ کہ تم خود ڈیڈی کو جواب نہیں دے سکتے کیا۔ ان سے صاف کہتے کہ تم سپرنٹنڈنٹ ہو کوئی گھسیارے تو نہیں اور نہ ہی تمہارا شادی کرانے والوں سے کوئی تعلق ہے''...... عمران نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ صرف ہاں میں جواب سننا چاہتے ہیں اسی لئے تم سے جواب مانگ رہا ہوں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''پھر تو انہیں میری پسند کی لڑکی تلاش کرنا ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں کیسی لڑکی پسند ہے۔ بتاؤ مجھے''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''لڑکی کی دونوں آنکھیں شمالاً جنوباً ہوں اور ناک لمبی اور پتلی بلکہ بینگن جیسی ہو۔ اس کا رنگ ایسا ہو جسے دیکھ کر کوا بھی شرما جائے۔ لنگڑا کر چلتی ہو۔ اونچا سنتی ہو زبان میں لکنت ہو یا پھر گونگی بھی ہو تو کوئی پرواہ نہیں۔ قد چھوٹا بھی ہو تو خیر ہے۔ مطلب یہ کہ

اگر اسے کسی فنکشن میں مقابلہ حسن میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ سب سے الگ تھلگ دکھائی دے لیکن مقابلہ حسن کا گولڈ میڈل اسے ہی ملے''...... عمران نے کہا۔

''عمران کیا تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے''...... سوپر فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

''ہو سکتا ہوں مگر ایک شرط پر''...... عمران نے کہا۔

''کون سی شرط پر''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''اس فضول ذکر کو چھوڑ کر کوئی اور بات کرو''...... عمران نے صاف لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر سنو۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھ سے ایک اور بات بھی کہی ہے''...... سوپر فیاض نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ یہ کہ اگر تم سوئٹزر لینڈ والی لڑکی۔ کیا نام ہے اس کا۔ ہاں جولیانا فٹز واٹر۔ اگر تم جولیانا فٹز واٹر سے شادی کرنا چاہتے ہو تو وہ اس پر بھی تیار ہیں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''آہستہ بولو سوپر۔ ایسا نہ ہو کہ چیف سن لے۔ اگر ایسا ہوا تو نہ صرف تمہیں بلکہ ڈیڈی کو بھی استعفیٰ دینا پڑ جائے گا بلکہ چیف سے کوئی بعید نہیں۔ اس کا کوئی ممبر ہماری نگرانی کر رہا ہو اور چیف ہماری باتیں سن کر اسے ہم دونوں کا ہی قصہ تمام کرنے کا آرڈر دے دے ایسی صورت میں ایک ایک کر کے دو بے آواز

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گولیاں آئیں گی ایک تمہارے جسم میں اتر جائے گی اور دوسری میرے جسم میں داخل ہو کر غائب ہو جائے گی''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا''...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

''مطلب یہ کہ جولیا کو مجھ سے منسوب مت کرو وہ چیف کی وہ ہے۔ وہ۔ وہ۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے وہ چیف کی ڈپٹی ہے اگر اس نے سن لیا تو پھر نہ میری خیر ہے، نہ تمہاری اور نہ ہی ڈیڈی کی۔ سمجھ رہے ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سمجھ گیا۔ تم ایسی باتیں کر کے مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن آج تم جو مرضی کہو میں تم سے جواب لئے بغیر نہیں اٹھوں گا۔ تمہیں ہر صورت میں ہاں کرنی ہی پڑے گی۔ آج تمہاری جان نہیں بچ سکتی۔ سمجھے تم''...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

''جان بچی کہاں ہے سوپر بلکہ بری طرح سے پھنسی ہوئی ہے۔ وہ اپنا سلیمان ہے نا وہ باورچیوں کی انجمن کا چیئرمین بن گیا ہے اور روز تنخواہ دگنی کرنے اور مراعات حاصل کرنے کے لئے دھمکیاں دیتا ہے''...... عمران نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ میں سر عبدالرحمٰن سے جا کر کہہ دیتا ہوں کہ تمہیں سیٹھ طفیل بھائی کی دوسری بیٹی پسند ہے اور تم اس سے شادی کے لئے تیار ہو''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ضرور کہو۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ بوقت نکاح دولہا تم بنو گے یا تمہارا کوئی ماتحت''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا مذاق ہے''...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ مذاق نہیں سچ ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں جو کہتا ہوں وہی کر بھی گزرتا ہوں۔ یقین نہیں تو جا کر شادی کا پنڈال سجا کر دیکھ لو۔ جو ہو گا تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تو تم شادی نہیں کرنا چاہتے''...... سوپر فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''فی الحال نہیں''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا تو سوپر فیاض کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''شادی نہ کرنے کا کوئی جواز بھی تو ہونا چاہتے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''جواز تو ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا جواز ہے۔ بتاؤ مجھے''...... سوپر فیاض نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں جو پہلے چاروں طرف گھوم رہی تھیں اب ایک سمت جم گئی تھیں۔ سوپر فیاض نے چونک کر مڑتے ہوئے اس طرف دیکھا جس طرف عمران دیکھ رہا تھا اور یہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ داخلی دروازے سے جولیا اندر آ رہی تھی۔ جولیا کو دیکھ کر سوپر فیاض کے ہونٹوں پر بے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"لو وہ آ رہی ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"وہ نہیں۔ شامت آ رہی ہے"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شامت۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ یہ جولیانا فٹزواٹر نہیں آگ کا گولا ہے۔ وہ جس کے قریب جاتی ہے یا جو اس کے سامنے آ جائے تو ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسی سے شادی کرنے کی حامی بھر لو۔ اس طرح نہ صرف تمہارے ڈیڈی کا مطالبہ پورا ہو جائے گا بلکہ روز روز کی ڈانٹ ڈپٹ سے مجھے بھی چھٹکارہ مل جائے گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"آگ کا گولا گرنے کے بعد جانتے ہو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا ہوتا ہے"...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

"جس پر گرتا ہے وہ خاکستر ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر یہ آگ تم پر گر کر تمہیں خاکستر کرنے کے بجائے تمہیں گل گلزار بنا دے گی"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گل گلزار۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"تمہارا سر ہوتا ہے"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں کوئی اور بات ہوتی جولیا نے عمران کو دیکھ لیا۔ وہ تیر کی طرح اس کی طرف آئی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تم کرنے آئی ہو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تو یہاں لنچ کرنے آئی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"تو میں بھی یہی کرنے آیا ہوں۔ دو دن سے بھوکا تھا۔ سابقہ تنخواہیں نہ دینے کی وجہ سے سلیمان نے میرا حقہ پانی بند کر رکھا تھا۔ میں بھوک پیاس سے نڈھال ہوا جا رہا تھا یہ تو بھلا ہو اس سوپر۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے سوپر فیاض کا جو میرے پاس آ گیا اور میری حالت دیکھ کر اسے مجھ پر ترس آ گیا اور یہ مجھے یہاں لے آیا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں یہاں بیٹھ کر ایک ساتھ کئی دن کا کھانا کھا سکتا ہوں۔ اب تک میں تین دن کا کھا چکا ہوں۔ اب چوتھے اور پانچویں دن کا کھانے کا سوچ رہا ہوں لیکن شاید پیٹ میں مزید گنجائش نہیں ہے"...... عمران کی زبان ایک بار چل پڑے تو پھر رکنے کا بھلا کہاں نام لیتی تھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بکواس نہیں کر رہا۔ یقین نہیں تو سوپر فیاض سے پوچھ لو۔

کیوں سوپر''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض برے برے منہ بنانے لگا۔

''کیا مجھے بیٹھنے کے لئے نہیں کہو گے''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ بیٹھو بیٹھو۔ میں نے تمہیں بیٹھنے سے کب منع کیا ہے البتہ میں چوتھے دن کا جو کھانا منگواؤں گا اس میں سے تمہیں میں صرف ایک گلاس پانی ہی دوں گا اور کچھ نہیں دوں گا۔ میں ایک ساتھ کئی دن کا کھانا کھا لینا چاہتا ہوں تا کہ اگر سلیمان مجھے چند روز اور کھانا نہ دے تو میں بھوکا پیاسا نہ رہوں''...... عمران نے جلدی سے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''آپ کیسے ہیں فیاض صاحب''...... جولیا نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا جو اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ آپ کیسی ہیں''...... جولیا کے پوچھنے پر سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں بھی ٹھیک ہوں اور سنائیں۔ کیا ہو رہی تھیں عمران سے باتیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہ کہ تم آگ کا گولا ہو''...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیا''...... جولیا نے حیرت سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں سوپر فیاض کہہ رہا تھا کہ تم آگ کا گولا ہو اور مجھے جلا کر

بھسم کرنے آ رہی ہو''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... جولیا نے حیرت اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران کی بات سن کر سوپر فیاض کے چہرے پر سے بھی ہوائیاں اُڑنے لگی تھیں۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے مس جولیا۔ یہ میں نے نہیں کہا''۔ سوپر فیاض نے گڑبڑا کر کہا۔

''پھر کس نے کہا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''عمران نے آپ کو آگ کے گولے سے تشبیہہ دی تھی''۔ سوپر فیاض نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''فاؤل مت کرو سوپر ابھی تم ہی تو کہہ رہے تھے کہ وہ آ رہی ہے آگ کا گولا گرنے دو۔ گل گلزار بنا دے گی''...... عمران نے سوپر فیاض کو گھورتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔

''بکواس مت کرو۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا''...... سوپر فیاض نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ لو اب ڈانٹنے بھی لگے ہو''...... عمران نے دیدے نچاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہاں بہت سی میزیں خالی پڑی ہیں اگر کہو تو میں اٹھ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

جاؤں یہاں سے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ نہیں۔ بیٹھو۔ میں نے نہ تمہیں آگ کا گولا کہا اور نہ ہی میں تمہیں خود کو بھسم کرنے دوں گا۔ کیا سمجھیں''...... عمران نے کہا۔

''آخر بات کیا ہے کہ تم لوگ میرے آتے ہی اوٹ پٹانگ باتیں کرنا شروع ہو گئے ہو''...... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

''سوپر تم ہی بتا دو اسے۔ مجھے تو وہ سب بتاتے ہوئے شرم آ رہی ہے''...... عمران نے کنواری دلہن کی طرح شرماتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ایسی کون سی بات ہے جسے بتاتے ہوئے تمہیں شرم آ رہی ہے''...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ۔ شادی۔ بیوی۔ بچے۔ ارے ہپ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس نے شرمیلی لڑکی کے انداز میں بے اختیار دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اردگرد بیٹھے ہوئے افراد اس کی حرکتیں دیکھ کر پہلے ہی محظوظ ہو رہے تھے۔ عمران نے جو لڑکیوں کے انداز میں دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپایا تو ہال میں متعدد کھلکھلاتے ہوئے قہقہے گونج اٹھے۔ لوگوں کو ہنستا دیکھ کر سوپر فیاض کا رنگ اُڑ گیا اور وہ ان سب کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''بتاؤ کیا بات ہے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ بتائیں سوپر فیاض صاحب کہ کیا معاملہ ہے''...... جولیا نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا تو سوپر فیاض ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''مس جولیا ان کے ڈیڈی نے میری ڈیوٹی لگائی ہے کہ میں انہیں یا تو شادی کے لئے راضی کروں ورنہ پھر اس کے شادی سے انکار کی کوئی ٹھوس وجہ معلوم کر کے ان کو بتاؤں۔ انہوں نے مجھے سختی سے ہدایات دی ہیں کہ میں آج عمران سے ہر حال میں یہ بات فائنل کر کے آؤں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ بات ہے''...... جولیا نے سر جھٹکا۔

''میں نے اس سے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اسے کوئی لڑکی پسند ہے تو یہ مجھے اس کا نام بتا دے۔ میں اس کے بارے میں جا کر سر عبدالرحمٰن کو بتا دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ عمران جسے بھی پسند کرے گا سر عبدالرحمٰن اس کی پسند کو ریجیکٹ نہیں کریں گے۔ یہ بات خود انہوں نے بھی کہی ہے''...... سوپر فیاض نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔

''پھر کیا جواب دیا اس نے''...... جولیا نے سوپر فیاض کی طرف بے تابی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے اپنی پسند بتا دی ہے سوپر کو''...... اس سے پہلے کہ سوپر فیاض کوئی جواب دیتا عمران نے فوراً کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

‘‘کیا مطلب۔ کون پسند ہے تمہیں۔ مجھے بھی بتاؤ’’...... جولیا نے اس کی طرف امید افزا نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

‘‘یہی کہ لڑکی ایسی ہو کہ جو شمال اور جنوب میں ایک ساتھ دیکھ سکے اور ناک بینگن جیسی ہو تا کہ بینگن کا بھرتہ دیکھتے ہی یاد آ جائے’’...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

‘‘بھرتے کا لڑکی سے کیا تعلق’’...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

‘‘بہت بڑا تعلق ہے۔ میری یاد داشت مونگ کی دال نے چوپٹ کر دی ہے جس کی وجہ سے میرا دماغ ٹھکانے پر نہیں رہتا اور نہ مجھے باتیں یاد رہتی ہیں اور نہ ہی لوگوں کے نام بلکہ میں صبح کا کھایا شام کو بھول جاتا ہوں اور رات کا کھایا صبح کو۔ بعض اوقات تو ایسا لگتا ہے جیسے میں نے پورا ہفتہ کچھ کھایا ہی نہیں اور......’’ عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

‘‘پھر اس سے کیا ہوتا ہے’’...... جولیا نے کہا۔

‘‘اس لڑکی کی بینگن جیسی ناک دیکھ کر کم از کم مجھے بینگن اور بھرتہ یاد تو آ ہی جایا کرے گا’’...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

‘‘بس یہ ایسی ہی اوٹ پٹانگ باتیں کر کے وقت ضائع کر رہا ہے’’...... سوپر فیاض نے کہا۔ عمران نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے سوپر فیاض کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

سوپر فیاض نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور پھر وہ فون کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ ڈسپلے دیکھتے ہی اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

‘‘بھابھی کی کال ہو گی کہ تم نے انہیں لنچ کرانے لے جانا تھا ان کی جگہ کسی اور کو تو نہیں لے گئے ہو’’...... عمران نے کہا۔

‘‘تمہارے ڈیڈی کی کال ہے۔ نانسنس’’...... سوپر فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

‘‘نانسنس۔ تم نے ڈیڈی کو نانسنس کہا۔ لاؤ مجھے دو فون میں ڈیڈی کو بتاتا ہوں کہ تم ان کے پیچھے انہیں کیا کیا کہتے پھرتے ہو’’...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اسے گھور کر رہ گیا۔

‘‘کیوں مجھے جوتے پڑوانے کا پروگرام بنا رہے ہو’’...... سوپر فیاض نے بے چارگی سے کہا۔

‘‘تم ہو ہی اسی قابل’’...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض چونک پڑا۔

‘‘کیا۔ کیا کہا تم نے۔ ذرا پھر سے کہنا’’...... سوپر فیاض نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

‘‘کچھ نہیں۔ جلدی سے فون سن لو۔ دیر سے فون اٹنڈ کرو گے تو ڈیڈی کی بے بہا کی سننا پڑیں گی’’...... عمران نے کہا۔

‘‘اوہ ہاں۔ ایک منٹ’’...... سوپر فیاض نے کہا اور پھر وہ اٹھا اور تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ عمران کے سامنے سر عبدالرحمٰن کی کال نہ سننا چاہتا تھا اس لئے وہ سیل فون لے کر باہر آ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔

’’کیا ہوا۔ ڈیڈی نے اب تمہیں شادی کرانے کا عندیہ تو نہیں دے دیا‘‘...... سوپر فیاض کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر عمران نے کہا۔

’’وہ مجھے آفس بلا رہے ہیں اس لئے میں جا رہا ہوں۔ تم جواب سوچ رکھنا‘‘...... سوپر فیاض نے کہا اور مڑ کر جانے لگا۔

’’مرد کی زبان ایک ہوتی ہے سوپر‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ٹھیک ہے میں یہی کہہ دوں گا‘‘...... سوپر فیاض نے کہا۔

’’ارے ارے۔ جانے سے پہلے کاؤنٹر پر بل پے کر دینا ورنہ ریسٹورنٹ والوں نے مجھے پکڑ کر یہاں بٹھا لینا ہے اور پھر یہاں سے تمہیں میری لاش ہی ملے گی‘‘...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو سوپر فیاض اسے گھورتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور کاؤنٹر پر بل پے کرنے لگا۔ سوپر فیاض کے جانے کے بعد عمران اس طرح منہ چلانے لگا جیسے کچھ کھا رہا ہو۔

’’تمہاری شادی کا کیا مسئلہ ہے‘‘...... چند لمحوں بعد جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

’’کوئی مسئلہ نہیں ہے صرف ایک مولوی ایک لڑکی اور ایک لڑکے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دونوں مل جائیں تو اطمینان سے شادی ہو جاتی ہے‘‘...... عمران نے جلدی سے کہا۔

’’اور گواہ کہاں چلے گئے‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’ولیمہ کھانے‘‘...... عمران نے برجستہ کہا اور جولیا کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

’’تو کب کر رہے ہو شادی‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’جب مرنے کا ارادہ ہو گا تو کر لوں گا اور یہ تم سب ہاتھ منہ دھو کر بلکہ نہا کر میری شادی کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو۔ پہلے سوپر فیاض شادی شادی کی رٹ لگا کر میری جان کھا رہا تھا اور اب تم پر بھی اس کا رنگ چڑھ گیا ہے‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’کون پڑا ہے تمہاری شادی کے پیچھے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’تم۔ سوپر فیاض اور ڈیڈی۔ ڈیڈی اگر میری شادی کے لئے اس قدر بے تاب ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب صاف ہے کہ انہیں یہ گولی اماں بی نے ہی کھلائی ہے کہ مجھ سے پوچھیں کہ میں کب اور کس سے شادی کروں گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہونہہ۔ دوسروں کو تمہاری شادی سے دلچسپی ہو سکتی ہے مگر مجھے نہیں ہے‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’واقعی۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو‘‘...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں‘‘...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

’’شکر ہے میرے اللہ کہ ایک سے تو جان چھوٹی‘‘...... عمران

نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھ سے جان چھڑانا چاہتے ہو بولو''...... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ وہ میری زبان پھسل گئی تھی اور میں نے ای کیا کہا ہے جو تم آنکھیں دکھا رہی ہو۔ میں نے صرف اللہ کا شک ہی تو ادا کیا ہے جو ہر وقت کرتے رہنا چاہئے''...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

''بس بس رہنے دو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''رہنے دیا۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ کیا تم واقعی یہاں لنچ کرنے کے لئے آئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ میں یہاں لنچ نہیں کر سکتی کیا۔ یا میرے یہاں آنے پر پابندی ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں مجھے اصل میں تمہارا یہاں آنا عجیب سا لگ رہا ہے۔ ویسا ہی جیسا کالے میں دال۔ اوہ نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ دال میں کالا، نیلا اور ہرا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ میری چھٹی حس نے مجھے کان میں کہا تھا تو میں نے تم سے کہہ دیا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم انتظار کرو میں ذرا واش روم تک جا رہی ہوں''۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مگر وہ......'' عمران نے کہنا چاہا تھا۔ مگر اتنی دیر میں جولیا سنی ان سنی کرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی تھی البتہ وہ اپنا ہینڈ بیگ میز پر ہی چھوڑ گئی تھی۔

عمران اس وقت ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ میں موجود تھا اور اسے یہاں لانے والا سوپر فیاض ہی تھا جو اس کے فلیٹ میں آ دھمکا تھا۔ اتفاق سے سلیمان بازار سے سودا سلف لینے گیا ہوا تھا اس لئے سوپر فیاض اس سے الجھے بغیر عمران کو زبردستی کھینچ کر یہاں لے آیا تھا۔ سوپر فیاض کے کہنے کے مطابق پچھلے کئی دنوں سے سر عبدالرحمٰن اس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ عمران اس کا دوست ہے اس لئے وہ اس سے کسی بھی طرح معلوم کر کے انہیں جواب دے کہ عمران آخر شادی کیوں نہیں کرنا چاہتا۔ اگر اسے کوئی لڑکی پسند ہے تو وہ بتا دے۔ سر عبدالرحمٰن، عمران کی پسند کی لڑکی سے بھی اس کی شادی کرنے کے لئے تیار تھے لیکن عمران بھلا ان باتوں میں کہاں آنے والا تھا اس لئے اس نے سوپر فیاض کو بہلا پھسلا کر وہاں سے جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

”تو یہ ہے عمران“...... ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ کے کارنر پر موجود میز پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر دھیمی آواز میں پوچھا۔ دوسرا آدمی بھی اس کی طرح مضبوط اور کسرتی جسم کا مالک تھا اور اس کے چہرے پر سختی اور کرختگی ثبت دکھائی دے رہی تھی۔ دونوں شکل و صورت سے بدمعاش ٹائپ دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے جینز اور سرخ شرٹ پہن رکھی تھی جبکہ دوسرے نے جینز پر نیلی شرٹ پہن رکھی تھی اور اس کے گلے میں سرخ رنگ کا ایک رومال بھی بندھا ہوا تھا۔

”ہاں یہی ہے عمران“...... دوسرے نے کہا جس نے گلے میں سرخ رومال باندھ رکھا تھا۔

”کیا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص بھی وہی ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں“...... سرخ شرٹ والے نے کہا۔

”نہیں۔ وہ اس کے ساتھ نہیں ہے جسے ہم نے اغوا کرنا ہے“...... سرخ رومال والے نے جواب دیا۔

”تو پھر کون ہے اس کے ساتھ“...... سرخ شرٹ والے نے پوچھا۔

”اس کے ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض بیٹھا ہوا ہے“...... نیلی شرٹ والے نے جواب دیا تو سرخ شرٹ والا بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اگر یہ اس کے ساتھ ہے تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اگر اس نے ہمیں دیکھ لیا تو“...... سرخ شرٹ والے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس میں بوکھلانے والی کون سی بات ہے۔ وہ ہمیں کون سا پہچانتا ہے“...... نیلی شرٹ والے نے منہ بنا کر کہا۔

”ہونہہ۔ سوپر فیاض کا عمران کے ساتھ ہونا ہمارے لئے نیک شگون نہیں ہو سکتا رستم“...... سرخ شرٹ والے نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس کا عمران کے ساتھ ہونا نہ ہونا برابر ہے“...... نیلی شرٹ والے نے کہا جس کا سرخ شرٹ والے نے رستم نام لیا تھا۔

”وہ کیوں“...... سرخ شرٹ والے نے پوچھا۔

”سوپر فیاض، عمران کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا ویسے بھی سوپر فیاض ایسے آفیسروں میں سے ہے جس کی جیب اگر بھر دی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

جائے تو وہ اندھا بن جاتا ہے اور اپنے سامنے ہونے والے جرم کو بھی یوں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو''...... رستم نے کہا۔

''کیا تم اسے جانتے ہو''...... سرخ شرٹ والے نے حیرت سے کہا۔

''جانتا ہوں تو اس کے بارے میں تمہیں بتا رہا ہوں اور تم یہ مت بھولو کہ تم آقا کے آدمی ہو۔ تمہارا نام سہراب ہے اور سہراب کسی پولیس والے سے نہیں ڈرتا''...... رستم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اس سے ڈر نہیں رہا ہوں۔ عمران کے ساتھ اسے دیکھ کر مجھے تھوڑی سی تشویش ہوئی ہے بس''...... سہراب نے کہا۔

''تو پھر سوپر فیاض کی عمران کے ساتھ موجودگی نیک یا بدشگون نہیں ہوسکتی۔ سمجھے تم''...... رستم نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ سمجھ گیا''...... سہراب نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ عمران کی میز کے اردگرد اور کئی میزیں خالی پڑی تھیں مگر ان دونوں نے اس کے پاس بیٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ عمران کے بعد ہال میں آئے تھے۔ وہ صبح ہی سے عمران کی نگرانی کر رہے تھے اور پھر جب عمران، سوپر فیاض کے ساتھ یہاں آیا تو وہ بھی ان دونوں کا احتیاط سے تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ ہم اس تک عمران کی ذریعے ہی پہنچ سکتے ہیں''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سہراب نے رستم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ آقا نے بتایا تھا کہ ہم عمران کے ذریعے ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہ اکثر عمران سے ملنے آتی رہتی ہے یا پھر عمران اس سے ملنے اس کے پاس ضرور جاتا ہے''...... رستم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ آج عمران سے نہ ملی یا عمران اس کے پاس نہ گیا تو پھر''...... سہراب نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ہم کل پھر عمران کی نگرانی کریں گے اور اس وقت تک کرتے رہیں گے کہ جب تک ہمارا کام مکمل نہیں ہو جاتا''۔ رستم نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اسے پہچانتے تو ہو نا''...... سہراب نے کہا۔

''ہاں۔ میں اسے پہچانتا ہوں اسی لئے تو آقا نے مجھے تمہارے ساتھ بھیجا ہے''...... رستم نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تمہیں شاید میری باتوں پر غصہ آ رہا ہے''...... سہراب نے اس کا بگڑا ہوا انداز دیکھ کر کہا۔

''ظاہر ہے تم احمقوں جیسی باتیں کرو گے تو مجھ غصہ تو آئے گا ہی''...... رستم نے منہ بنا کر کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں ایسی باتیں نہیں کروں گا۔ یہ بتاؤ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کہ آقا اس لڑکی کیوں اغوا کرانا چاہتا ہے''...... سہراب نے پوچھا۔

''اس سے شادی کرنے کے لئے''...... رستم نے جھلا کر کہا۔

''شادی۔ کیا مطلب''...... سہراب نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ کسی مقصد ہی کے تحت اسے اغوا کرایا جا رہا ہے ور آقا کے پاس لڑکیوں کی کوئی کمی ہے جو وہ بھڑوں کے چھتے می ہاتھ ڈالے گا''...... رستم نے کہا۔

''میں نے کچھ اور سنا ہے''...... سہراب نے کہا۔

''کیا سنا ہے تم نے۔ بولو''...... رستم نے پوچھا۔

''شاید آقا اسے کسی اور کے کہنے پر اغوا کرا رہا ہے''۔ سہراب نے بتایا۔

''چلو تمہارے سوال کا جواب تو ملا''...... رستم نے کہا۔

''لیکن۔ وہ کون ہیں جس کے لئے آقا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ڈپٹی چیف کو ہمارے ذریعے اغوا کرانے کی کوشش کر رہا ہے'' سہراب نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہیں کوئی تکلیف ہے یہ کام کرنے میں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کو اغوا کرنے سے ڈر رہے ہو'' رستم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے''...... سہراب نے کہا۔

''پھر اوٹ پٹانگ باتیں کیوں کر رہے ہو''...... رستم نے کہا۔

''یونہی خیال آ گیا تھا''...... سہراب نے کہا۔

''اگر تمہارے ان یونہی آنے والے خیالات کا علم آقا کو ہو گیا تو جانتے ہو کیا ہو گا''...... رستم نے پوچھا۔

''گولی مار دی جائے گی مجھے''...... سہراب نے کہا۔

''یہ جانتے ہوئے بھی ایسی باتیں کر رہے ہو''...... رستم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صرف تم سے کیونکہ تم میرے دوست ہو''...... سہراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس تو آج سے عہد کر لو کہ آئندہ ایسی باتیں مجھ سے بھی نہیں کرو گے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ لاعلمی میں کوئی اور یہ باتیں سن کر آقا تک پہنچا دے''...... رستم نے کہا۔

''او کے۔ آئندہ احتیاط کروں گا''...... سہراب نے کہا اور عمران کی جانب دیکھنے لگا جو سوپر فیاض سے باتیں کرتے ہوئے برے برے منہ بنا رہا تھا۔

''ارے''...... اچانک رستم کے منہ سے نکلا۔

''کیا ہوا''...... سہراب نے چونک کر پوچھا۔

''بیرونی دروازے کی جانب دیکھو''...... رستم نے کہا تو رستم کی نظریں بیرونی دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ وہاں ایک نوجوان اور نہایت خوبصورت غیر ملکی لڑکی کھڑی تھی۔

''کیا یہی ہے وہ''...... سہراب نے اس لڑکی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ہاں یہی ہے وہ''...... رستم نے کہا۔

''مگر یہ تو غیر ملکی ہے''...... سہراب نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سوئس نژاد ہے''...... رستم نے کہا۔ بیرونی دروازے سے اندر آنے والی لڑکی اب عمران کی میز پر پہنچ چکی تھی پھر وہ وہیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... سہراب نے پوچھا۔

''فی الحال خاموش رہو اور سوپر فیاض کا یہاں سے جانے کا انتظار کرو''...... رستم نے کہا تو سہراب نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔ وہ ان تینوں کو گاہے گاہے دیکھ رہے تھے سوپر فیاض کے سیل فون پر کال آئی تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے عمران اور اس کے پاس بیٹھی ہوئی سوئس لڑکی سے کچھ کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''یہ شاید باہر فون سننے جا رہا ہے''...... سہراب نے کہا۔

''ہاں۔ تم خاموش رہو بس''...... رستم نے کہا تو سہراب نے ایک بار پھر خاموشی اختیار کر لی۔ کچھ دیر بعد سوپر فیاض فون سن کر واپس آ گیا اور اس نے عمران سے کچھ کہا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر جا کر اس نے بل پے کیا اور پھر عمران کو دیکھ کر اسے ٹاٹا کرتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''شکر ہے یہ بلا تو ٹلی''...... سہراب نے سوپر فیاض کے جانے کے بعد سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب ہمیں اس لڑکی کو عمران کی میز سے ہٹانا ہو گا''۔ رستم نے کہا۔

''اس کے بجائے عمران ہی کو کیوں نہ وہاں سے ہٹا دیا جائے''...... سہراب نے کہا۔

''وہ کیسے''...... رستم نے پوچھا۔

''میں باہر سے فون کر کے عمران سے کہتا ہوں کہ اسے اس کے والد سر عبدالرحمٰن نے بلایا ہے۔ باپ کا بلاوا سن کر وہ فوراً ہی روانہ ہو جائے گا''...... سہراب نے کہا۔

''ہونہہ۔ اور اگر وہ اپنے ساتھ اس لڑکی کو بھی لے گیا تو''۔ رستم نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی مسئلہ ہے''...... سہراب بڑبڑایا۔

''مسئلہ نہیں خطرہ کہو۔ تمہارے فون کرنے کے بعد اگر عمران اس لڑکی کو ساتھ لے کر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو پہنچا اور وہاں اپنے باپ کی زبانی جب اسے علم ہو گا کہ انہوں نے عمران کو نہیں بلایا تو جانتے ہو کیا ہو گا''...... رستم نے کہا۔

''کیا ہو گا''...... سہراب نے پوچھا۔

''عمران فوراً چوکنا ہو جائے گا اور پھر اس لڑکی پر ہاتھ ڈالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا''...... رستم نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

’’ہونہہ۔ تو پھر اب ہم کیا کریں‘‘...... سہراب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے جولیا کو عمران کے پاس سے اٹھتے دیکھا۔

’’وہ جا رہی ہے‘‘...... سہراب نے کہا۔

’’نہیں۔ وہ باہر نہیں جا رہی۔ اس نے اپنا ہینڈ بیگ عمران کے پاس چھوڑ دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ واش روم جا رہی ہے‘‘...... رستم نے کہا۔

’’ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ پھر کیا پروگرام ہے‘‘...... سہراب نے پوچھا۔

’’پہلے میں جاتا ہوں پھر تم آ جانا‘‘...... رستم نے کہا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا واش روم والی راہداری میں جا چکی تھی۔ رستم ایک لمحے کے لئے کاؤنٹر پر رکا اور وہ بھی راہداری میں داخل ہو گیا۔ جولیا کو اس نے لیڈیز واش روم میں جاتے دیکھا۔ واش روم کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر کوئی نہیں تھا۔ جولیا ایک واش روم میں گئی تو رستم فوراً واش روم کے دروازے کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

راہداری میں کوئی نہیں تھا۔ رستم آسانی سے واش روم میں نظر رکھ سکتا تھا۔ رستم نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک گیس بم نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس گیس بم پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔

رستم بے چین نظروں سے اس واش روم کی طرف دیکھ رہا تھا جس میں جولیا گئی تھی۔ چند لمحوں بعد واش روم کا دروازہ کھلا اور اسے جولیا کی جھلک دکھائی دی تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گیس بم واش روم میں پھینک دیا۔ گیس بم اندر پھینکتے ہی اس نے اپنا سانس روک لیا۔ دوسرے لمحے اسے اندر سے کسی انسانی جسم کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے اندر جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک اور بڑھ گئی کہ جولیا واش روم میں گری ہوئی تھی۔

رستم نے بدستور سانس روک رکھا تھا اور وہ بے چینی سے اپنی کلائی میں بندھی ہوئی ریسٹ واچ کو دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے اسے راہداری میں سہراب آتا دکھائی دیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روک دیا۔ گھڑی پر دیکھتے ہوئے جیسے ہی دو منٹ پورے ہوئے اس نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا اور ساتھ ہی اس نے سہراب کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تو سہراب تیز تیز چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

’’کیا ہوا۔ مجھے آنے سے کیوں روکا تھا‘‘...... سہراب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں نے واش روم میں کلورو بم پھینکا تھا نانسنس۔ وہ دیکھو۔ اس بم کی گیس کی اثر سے لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے‘‘...... رستم نے کہا تو سہراب واش روم میں گری ہوئی جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

’’گڈ شو۔ تم نے تو کام کر دکھایا ہے‘‘...... سہراب نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"یہ وقت تعریفیں کرنے کا نہیں ہے۔ چلو جلدی کرو اور اسے اٹھا کر یہاں سے نکلو"...... رستم نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم اسے یہاں سے لے کر نکلیں گے کیسے"...... سہراب نے پوچھا۔

"واش روم کی عقبی کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔ اسے لے کر ہم وہاں سے نکل سکتے ہیں"...... رستم نے کہا اور وہ تیزی سے واش روم میں داخل ہو گئے۔ سہراب نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو اٹھایا جبکہ رستم تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔ باہر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"ہم اسے لے کر یہاں سے نکل سکتے۔ آؤ۔ جلدی کرو"۔ رستم نے کہا تو سہراب، جولیا کو اٹھائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ کھڑکی کی دوسری طرف سڑک تھی جو خالی تھی۔ کھڑکی کے نیچے کچرے کے ڈبے پڑے تھے۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ رستم تیزی سے باہر کود گیا۔ رستم کے کہنے پر سہراب نے جولیا کے جسم کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر لٹکا دیا جسے باہر موجود رستم نے سنبھال کر نیچے کھڑا کر دیا۔ پھر سہراب بھی کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ زمین پر پہنچتے ہی اس نے جولیا کو سنبھال لیا۔

"جا کر کار لے آؤ۔ جلدی کرو"...... رستم نے سہراب سے کہا۔ سہراب نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک کار لے کر وہاں آ گیا۔ کار کے قریب آتے ہی رستم نے جولیا کو اٹھایا اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے اندر ڈال دیا پھر خود بھی اس کے برابر بیٹھ گیا اس کے بیٹھتے ہی سہراب نے کار آگے بڑھا دی تھی چند لمحے بعد ان کی کار سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔

جولیا ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ میں اکیلی نہیں آئی تھی۔ اس کے ساتھ صفدر بھی موجود تھا۔ وہ دونوں یہاں لنچ کرنے آئے تھے۔ پارکنگ میں عمران کی کار کھڑی دیکھ کر وہ چونکے تھے پھر وہاں سوپر فیاض کی جیپ کھڑی دیکھی۔

''دونوں حضرت یہاں موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''پھر کیا پروگرام ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''پروگرام وہی ہے جو بنا چکے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''مگر عمران صاحب کے ساتھ سوپر فیاض بھی ہے سمجھ لیں بوریت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''...... جولیا نے سر ہلا دیا۔

''میری مانیں تو کہیں اور چلتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں اندر چلیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''جیسے آپ کی مرضی''...... صفدر نے کہا۔

''بلکہ ایسا کرو تم یہاں رکو میں ہال میں جاتی ہوں اور جائزہ لیتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ عمران صاحب چاہیں تو سوپر فیاض کو بھگا سکتے ہیں مگر آپ نہیں بھگا سکتیں''...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیوں''...... جولیا نے پوچھا۔

''اس لئے کہ وہ آپ کو دیکھ کر وہیں کرسی پر چپک جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''دیکھ لوں گی''...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ایک ترکیب اور ہو سکتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں واچ ٹرانسمیٹر پر عمران صاحب کو کال کروں''...... صفدر نے کہا۔

''کال کر کے کہو گے کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ ایک ضروری کام ہے آپ سوپر فیاض کو بھگا دیں یا خود اکیلے پارکنگ میں آ جائیں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر وہ آ گیا تو کیا کام بتاؤ گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ ایک آدمی ان کی نگرانی کر رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ عمران تمہاری بات نہیں مانے گا''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں''...... صفدر نے پوچھا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"وہ سمجھ جائے گا کہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی عمران صاحب ایک لمحے میں میرا جھوٹ پکڑ لیں گے"...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتی ہوں کہ ہمیں سوپر فیاض سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر وہ عمران کے ساتھ موجود ہے تو اس سے ہماری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم جا کر اس سے ملتے ہیں اور پھر آج ہم اسی سے لنچ کریں گے۔ ہوسکتا ہے ہم دونوں کو دیکھ کر سوپر فیاض یہاں سے چلا جائے اور پھر ہم اطمینان کے ساتھ عمران کے ساتھ لنچ کریں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ سوپر فیاض اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر کچھ دیر رک کر ہم انتظار کر لیتے ہیں۔ اگر سوپر فیاض نے عمران کو نہ چھوڑا اور وہ اس سے چپکا رہا تو پھر ہم کسی طریقے سے عمران کو اس سے الگ کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں نجانے کب تک یہاں رکنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر تم یہاں انتظار کرو میں اندر جاتی ہوں اور کسی بہانے سے عمران ہی کو لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور کار سے اتر گئی۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے سر ہلا دیا اور جولیا تیز تیز قدموں سے برآمدے کی جانب بڑھتی چلی گئی تھی۔

صفدر اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک کہ وہ ہال میں داخل ہو کر نظروں سے اوجھل نہ ہوگئی۔ صفدر کار میں ہی نیم دراز ہو کر بیٹھ گیا۔ ذہن میں عمران ہی کا خیال تھا کہ نجانے وہ کیا کر رہا ہوگا۔ سوپر فیاض اسے گرفتار کر لینے کی دھمکیاں دے رہا ہوگا یا اس کی خوشامد کر کے کسی کیس میں مدد مانگ رہا ہوگا۔ وہ سوچتا رہا اور وقت تیزی سے گزرتا رہا جولیا کو گئے پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اس نے سوپر فیاض کو باہر آتے دیکھا اور اسے دیکھ کر صفدر کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کی دانست میں جولیا نے کام دکھا دیا تھا اور سوپر فیاض کو کسی بھی طرح سہی بھگا دیا تھا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے سوپر فیاض جیپ میں بیٹھا اور جیپ مڑ کر گیٹ کی جانب بڑھتی چلی گئی۔

"شکر ہے۔ یہ تو گیا"...... صفدر نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کی دانست میں جولیا عمران کو ساتھ لانے ہی والی تھی دوسری صورت میں ممکن تھا کہ وہ کسی ویٹر کو بھیج کر اسے اندر بلوا لیتی۔ کچھ دیر تک انتظار کرنے کے بعد وہ کار سے اترنا ہی چاہتا تھا کہ چونک پڑا۔ ہوٹل کی بائیں سمت سے ایک آدمی دوڑنے کے انداز میں آتا ہوا نظر آیا۔ وہ اسی طرف آ رہا تھا۔ صفدر کو اس آدمی کا انداز مشکوک لگا تھا اس نے کار سے اترنے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کا ارادہ ملتوی کر دیا اور آنے والے پر نظر جما دی۔ آنے والا صفدر کی کار سے کچھ فاصلے پر پارک ایک کار کے پاس رکا پھر صفدر نے اسے چابی جیب سے نکال کر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے دیکھا۔ پھر وہ کار پارکنگ سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھی تھی۔

چند گز گیٹ کی جانب بڑھنے کے بعد کار رکی پھر ریورس میں چلتی ہوئی بائیں سمت بڑھنے لگی جیسے ہی وہ نظروں سے اجھل ہوئی صفدر کار سے اتر آیااور کار لاک کر کے آگے بڑھنے لگا اس کی چھٹی حس کسی خطرے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ ابھی وہ پورچ تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ وہی کار آتی نظر آئی پھر وہ صفدر کے سامنے سے تیزی سے نکلی چلی گئی اور صفدر بری طرح سے اچھل پڑا پھر وہ پلٹ کر تیزی سے واپس اپنی کار کی جانب دوڑا کیونکہ اس نے اس کار کی عقبی نشست پر جولیا کو دیکھا تھا۔ وہ شاید بے ہوش تھی اور ایک آدمی اسے سنبھالے عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

صفدر نے تیزی سے کار اسٹارٹ کی اور اسے سڑک پر لا کر اسی سمت دوڑانے لگا جس طرف وہ کار گئی تھی جس میں اسے جولیا نظر آئی تھی۔ وہ حیران تھا کہ جولیا کو اس طرح لے جانے والے کون لوگ ہیں اور انہوں نے جولیا کو کیوں اغوا کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم سوال یہ بھی تھا کہ جولیا کو اغوا کس طرح سے کیا گیا ہے۔ اسے اغوا کرنا آسان تو نہ تھا پھر وہ لوگ بائیں سمت سے جولیا کو کار میں ڈال کر لائے تھے اس طرف ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ کے

واش روم تھے گویا جولیا جیسے ہی واش روم میں پہنچی ان لوگوں نے اسے بے بس کر کے بے ہوش کر ڈالا تھا مگر پھر یہی سوال ذہن میں ابھرا تھا کہ کیا ان لوگوں کو یقین تھا کہ جولیا ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ آئے گی تو واش روم بھی ضرور جائے گی۔

بات سمجھ سے بالاتر تھی اگر وہ گھنٹوں سے ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے ہوتے تو سوچا جا سکتا تھا کہ کسی نے جولیا کو دیکھ کر اس کے اغوا کو پروگرام بنا لیا ہو مگر انہیں تو ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ پہنچے نصف گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ جولیا اغوا کر لی گئی۔ ان کا تعاقب بھی نہیں کیا گیا تھا اس بات کا صفدر کو یقین تھا ویسے بھی اگر کسی نے ان کا تعاقب کیا تھا تو وہ یہ لوگ نہیں ہو سکتے تھے جو جولیا کو لے جا رہے تھے کیونکہ جس کار میں جولیا کو لے جایا جا رہا تھا وہ کار پہلے ہی پارکنگ میں موجود تھی اور ان کے ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ پہنچنے کے بعد سوائے سوپر فیاض کے اس نے کسی اور کو ہال سے نکلتے نہیں دیکھا تھا تو پھر یہ اغوا کا چکر کیسے چل پڑا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ کچھ غیر ملکی ایجنٹ سیکرٹ سروس کے ممبران کی تاک میں لگے ہوئے ہوں اور انہوں نے ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا ہو کیونکہ عمران سمیت سیکرٹ سروس کے ممبران ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ ہی میں زیادہ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔

صفدر سوچتا رہا اور کار فراٹے بھرتی رہی۔ ذہن میں آنے والے خیالات اسے الجھا رہے تھے۔ ذہن میں ہر لمحے ایک نیا سوال ابھر

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

رہا تھا مگر جواب ندارد۔ دس بارہ منٹ کے سفر کے بعد وہ کار ایک پرائیوٹ ہسپتال کے احاطے میں داخل ہوگئی۔

صفدر نے بھی کار احاطے میں موڑ دی تھی وہ لوگ مین گیٹ کی سیڑھیوں کے پاس کار روک کر اتر گئے جبکہ صفدر نے ذرا دور دوسری کاروں کے پاس اپنی کار روک دی مگر اترا نہیں تھا۔ ان دونوں میں سے ڈرائیونگ کرنے والا اندر چلا گیا تھا لیکن اس کی واپسی فوراً ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک وارڈ بوائے تھا جو ٹرالی اسٹریچر ساتھ لایا تھا۔ ان دونوں نے جولیا کو کار سے نکال کر اسٹریچر پر ڈالا اور ندر کی جانب چلے گئے۔

صفدر نے سوچا کہ نجانے یہ لوگ کیا چکر چلا رہے ہیں اس لئے اسے بھی فوراً ہی اندر چلے جانا چاہئے چنانچہ وہ کار سے اترا اور اسے لاک کر کے اندر کی سمت لپکا پھر وہ ہسپتال کی راہداریوں میں چکرانے لگا مگر اسے جولیا یا ان دونوں میں سے کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔ وہ یوں غائب ہو چکے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

صفدر حیران تھا کہ وہ تینوں کہاں غائب ہو گئے۔ ہسپتال سے نکلنے کا ایک ہی راستہ تھا اور وہ دو بار آ کر دیکھ چکا تھا کہ ان لوگوں کی کار وہاں موجود تھی مگر وہ لوگ کہاں تھے۔ اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں وہ لوگ پرائیویٹ رومز والی راہداری میں تو نہیں چلے گئے تھے۔ وہ تیزی سے اسی طرف بڑھا مگر لاحاصل۔ اس نے پندرہ منٹ میں پورا ہسپتال چھان مارا مگر ان تینوں میں سے کسی کی

جھلک بھی دوبارہ نظر نہ آئی۔ وہ پھر باہر آیا اور حیرت سے ان کی کار کو گھورنے لگا جو اب بھی اسی جگہ کھڑی ہوئی تھی جہاں وہ کار چھوڑ کر جولیا کو کار سے نکال کر ہسپتال میں لے گئے تھے۔

”یہ کیا ہو گیا۔ وہ لوگ اس طرح مس جولیا کو لے کر کہاں غائب ہو گئے ہیں“...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جولیا کے اس طرح غائب ہونے پر وہ پریشان ہو گیا تھا اور وہ پارکنگ میں کھڑا اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے جولیا بھی کسی طرف سے نکل کر اس کے پاس آ جائے گی۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

جولیا کو واش روم میں گئے ہوئے جب دس منٹ سے زیادہ ؛
گئے اور اس کی واپسی نہ ہوئی تو عمران قدرے پریشان ہو گیا۔
بار بار اس طرف دیکھ رہا تھا جس طرف اس نے جولیا کو جا۔
دیکھا تھا۔ جولیا کو اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا۔ اس نے چ
منٹ مزید انتظار کیا لیکن جب دس منٹ اور گزر گئے اور جولیا واپ
نہ آئی تو عمران کے چہرے پر قدرے تشویش کے تاثرات نمودار
گئے۔

"کیا مطلب۔ جولیا واش روم جا کر واپسی کا راستہ بھول
ہے یا اس واش روم کا اندر سے لاک جام ہو گیا ہے جو وہ با
آنے کا نام ہی نہیں لے رہی"...... عمران نے حیرت بھرے
میں کہا اور پھر وہ جولیا کا ہینڈ بیگ سنبھال کر اٹھا اور واش روم
جانب بڑھنے لگا۔ اس نے ایک ایک واش روم دیکھ لیا مگر ا
جولیا کہیں نہیں ملی۔

"لگتا ہے میں نے خواب میں جولیا کو اپنے پاس آتے دیکھا تھا وہ یہاں آئی ہی نہیں تھی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اپنے ہاتھ میں جولیا کا ہینڈ بیگ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر جولیا خواب میں یہاں آئی تھی تو پھر وہ اپنا ہینڈ بیگ میرے پاس کیسے چھوڑ گئی"...... عمران نے سوچا پھر اس نے واش روم کے ہال کا جائزہ لینا شروع کیا۔ اس کا جائزہ لینا کارآمد رہا تھا۔ ایک واش روم میں اسے جولیا کا سینڈل پڑا نظر آیا۔ اس نے فوراً اس سینڈل کو اٹھا لیا اور حیرت سے ارد گرد دیکھا۔ واش روم میں عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس بو کو محسوس کرتے ہی عمران چونک پڑا۔ وہ مخصوص بو پہچانتا تھا۔ یہ بے ہوش کرنے والی خاص بو تھی جس کے اثرات نہ ہونے کے برابر رہ گئے تھے لیکن واش روم میں بو اب بھی موجود تھی۔

"لگتا ہے جولیا سینڈل یہاں اتار کر کھڑکی کے راستے مٹرگشت کرنے نکل گئی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ غور سے واش روم کا جائزہ لینے لگا لیکن اسے وہاں کوئی اور نشان نہ ملا۔ وہ عقبی کھڑکی کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر گرد کی تہہ جمی ہوئی تھی جو اس طرح صاف ہوئی نظر آئی تھی جیسے کوئی اس پر رگڑ کھاتا ہوا دوسری جانب کودا ہو۔ عمران نے سینڈل پرس میں رکھا۔ پھر چوکھٹ پر چڑھ کر احتیاط سے دوسری

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

جانب اتر گیا۔

دوسری جانب اتر کر اس نے زمین کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کچی زمین پر دو مردانہ شوز اور ایک زنانہ سینڈل کا نشان تھا۔ سینڈل کا صرف ایک پیر کا نشان تھا پھر ایک مردانہ نشان آگے برآمدے کی جانب چلا گیا تھا عمران نے آس پاس کی جگہ کا جائزہ لیا اور چونک پڑا۔ مردانہ جوتوں کے نشانات کے پاس ایک کار کے ٹائروں کے نشانات ایسے تھے جیسے کار وہاں تک آئی ہو اور وہیں سے واپس لوٹ گئی ہو۔ عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر تفکر کی پر چھائیاں لہرانے لگی تھیں۔ ان نشانات کو دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ جولیا کو اغوا کیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے جولیا کو کار میں ڈال کر وہاں سے لے گئے تھے۔ وہ آگے بڑھنے لگا۔ پھر گیٹ پر کھڑے چوکیدار کی جانب بڑھا۔ چوکیدار اسے پہچانتا تھا۔

"صاحب آپ"...... چوکیدار نے اسے دیکھتے ہی کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"کیا میں پارکنگ سے آپ کی کار نکال لاؤں"...... چوکیدار نے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے انکار میں سر ہلایا۔

"پھر صاحب"...... چوکیدار نے پوچھا۔

"ابھی کچھ دیر قبل کوئی کار اس طرف گئی تھی"...... عمران نے

واش روم کے عقبی حصے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی صاحب گئی تھی"...... چوکیدار نے کہا۔

"اس میں کون لوگ تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"پتہ نہیں صاحب وہ کون تھے میں انہیں نہیں جانتا"۔ چوکیدار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتا سکتے ہو کہ کار میں کتنے افراد تھے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کار میں دو مرد تھے اور ایک عورت بھی تھی"۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

"وہ تینوں کس پوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان میں ایک آدمی کار چلا رہا تھا اور دوسرا آدمی عقبی سیٹ پر ایک عورت کو سنبھال کر بیٹھا ہوا تھا"...... چوکیدار نے کہا۔

"سنبھالے ہوئے سے تمہاری کیا مراد ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ عورت شاید بیمار یا بے ہوش تھی اسی لئے اسے ایک آدمی نے سنبھالا ہوا تھا"...... چوکیدار نے جواب دیا۔

"کار کیسی تھی۔ اس کا نمبر یاد ہے تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں صاحب۔ میں نے کار کا نمبر نوٹ نہیں کیا ہے البتہ اس کا رنگ اور ماڈل میں آپ کو بتا سکتا ہوں"...... چوکیدار نے کہا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اور پھر وہ کار کا رنگ اور ماڈل بتانے لگا۔

''وہ کار کس طرف گئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس طرف''...... چوکیدار نے اشارے سے سمت بتائی۔ پھر عمران کرید کرید کر چوکیدار سے سوال کرتا رہا مگر وہ مزید کچھ نہیں بتا سکا تھا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

''ایک منٹ صاحب''...... اچانک چوکیدار نے کہا تو عمران رک گیا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا تمہیں کچھ یاد آ گیا ہے''...... عمران نے اس سے پوچھا۔

''اس کار کے جانے کے ایک دو لمحوں بعد ایک اور کار پارکنگ لاٹ سے نکل کر اسی سمت گئی تھی جس طرف ان لوگوں کی کار گئی تھی''...... چوکیدار نے بتایا۔

''اس میں کتنے آدمی تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''صرف ایک ہی آدمی تھا صاحب دوسری کار میں''...... چوکیدار نے کہا۔

''ظاہر ہے تم نے اس کار کا نمبر بھی نہیں دیکھا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''جی صاحب۔ میں اس کار کا بھی آپ کو رنگ اور ماڈل ہی بتا سکتا ہوں''...... چوکیدار نے کہا اور پھر اس نے عمران کو دوسری کار کا رنگ اور ماڈل بتا دیا۔ اس نے جس کار کا رنگ اور ماڈل بتایا تھا

وہ ایسا ہی تھا کہ اس جیسی درجنوں کاریں اس شہر کی سڑکوں پر دوڑتی پھر رہی تھیں۔ عمران نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ چوکیدار جھک جھک کر اسے سلام کرنے لگا۔ عمران مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا پارکنگ میں آیا اور اپنی کار میں سوار ہو کر اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور ہوٹل کی حدود سے نکل آیا۔ سڑک پر آتے ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور بلیک زیرو کو کال کرنے لگا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تمہاری ڈپٹی چیف کو اغوا کر لیا گیا ہے کالے صفر۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ اور یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جولیا کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو کس نے اطلاع دی ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''وہ میری موجودگی میں ہی اغوا کی گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جولیا کو آپ کی موجودگی میں

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

اغوا کیا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ کے ہوتے ہوئے ایسا ہونا مشکل تو کیا ناممکن ہے جناب۔ اوور''...... بلیک زیرو کی آواز میں حیرت تھی۔

''ایسا ہی ہوا ہے پیارے۔ اسے میری موجودگی میں دھڑلے سے اغوا کیا گیا ہے''......عمران نے کہا اور اس نے سوپر فیاض سے لے کر جولیا کے وہاں آنے اور اس کے واش روم میں جانے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ پہلے سے ہی جولیا کی تاک میں لگے ہوئے تھے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے عمران کی پوری بات سننے کے بعد کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''پھر اب کیا کرنا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''چوکیدار کے بیان کے مطابق اغوا کرنے والے دونوں آدمی مقامی تھے اس لئے ایسا کرو کہ شہر بھر کے مشتبہ افراد کی تصویریں ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ کے چوکیدار کو دکھا کر ان کی شناخت کروانے کی کوشش کرو شاید سراغ لگ جائے۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''میں ابھی صفدر یا کیپٹن شکیل میں سے کسی کو روانہ کرتا ہوں۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام تم خود کرو۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''جو حکم جناب۔ آپ اس وقت کہاں سے بول رہے ہیں۔

اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اپنے منہ سے ہی بول رہا ہوں۔ میں ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ سے ابھی روانہ ہوا ہوں اور دانش منزل ہی آ رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ کہیں تو میں آپ کا انتظار کروں یا ابھی روانہ ہو جاؤں۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم رہنے دو۔ اس کام کے لئے ٹائیگر زیادہ مناسب رہے گا۔ وہ یہاں آ کر مزید معلومات بھی لے سکتا ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر کے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ واچ ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی اس نے کار کی رفتار بھی بڑھا دی تھی۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

تنویر اور کیپٹن شکیل اپنے ایک دوست کو دیکھنے نیشنل ہسپتال آئے ہوئے تھے۔ وہ کئی دنوں سے یہاں آنے کے بارے میں سوچ رہے تھے مگر آنا نہیں ہو رہا تھا حالانکہ مصروفیت بھی کوئی خاص نہیں تھی۔ لیکن آج کیپٹن شکیل نے تنویر کو فون کیا کہ وہ آ رہا ہے تاکہ اس دوست کو دیکھنے ہسپتال جایا جا سکے۔ وہ ان دونوں کا مشترکہ دوست تھا جو کئی دنوں سے علیل تھا اور نیشنل ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ کیپٹن شکیل، تنویر کے پاس پہنچا اور وہ دونوں ایک ہی کار میں سوار ہو کر نیشنل ہسپتال پہنچ گئے۔ ان کے دوست کا نام عبدالرزاق تھا۔ وہ دونوں کافی دیر تک اس سے باتیں کرتے رہے۔ عبدالرزاق کی طبیعت اب بہتر تھی اس لئے وہ ان سے خوش اخلاقی اور بے تکلفی سے باتیں کر رہا تھا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو ان دونوں نے عبدالرزاق سے اجازت لی اور پھر وہ اس کے روم سے باہر نکل آئے۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''اب اس کی طبیعت کافی حد تک سنبھل گئی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ کل تک اسے ہسپتال سے چھٹی بھی مل جائے گی''...... تنویر نے کہا۔

''اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے ورنہ ہسپتالوں میں آنے کے بعد مریض کا مرض کم ہونے کی بجائے اور بڑھ جاتا ہے اور اس کے لواحقین کو بھی شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ سرکاری ہسپتالوں کا یہی حال ہے۔ یہاں انسانوں کو انسان سمجھا ہی نہیں جاتا ہے۔ یہاں کا اسٹاف مریضوں سے اس قدر بدترین سلوک کرتا ہے جیسے مریض ہسپتال میں علاج کرانے نہیں بلکہ مذبح خانے میں خود کو ان قصائیوں کے ہاتھوں ذبح کرانے کے لئے آیا ہو''...... تنویر نے کہا۔

''یہاں واقعی کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ اللہ ہی انہیں ہدایات دے تو دے ورنہ سرکاری ہسپتالوں کے مسیحاؤں نے تو قصائیوں کا روپ دھار لیا ہے۔ ان سے زیادہ مریضوں کا برا حال ہسپتال کی انتظامیہ کرتی ہے جن کے دلوں میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی احساس ہمدردی''...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ راہداری میں چلتے ہوئے مڑے ہی تھے کہ یکلخت چونک پڑے۔ ان کے قریب سے ایک وارڈ بوائے اسٹریچر

دھکیلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا اور اس اسٹریچر پر انہوں نے جولیا کو بے ہوش پڑے دیکھا تھا دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو مس جولیا ہیں''...... تنویر نے حیرت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں مگر انہیں ہوا کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے بھی حیرت سے کہا۔

''آؤ دیکھتے ہیں''...... تنویر نے کہا اور وہ بھی اسی طرف بڑھنے لگے جس طرف وہ اسٹریچر لے جایا گیا تھا۔ موڑ عبور کر کے جیسے ہی وہ دوسری جانب پہنچے انہوں نے وارڈ بوائے کو اسٹریچر ایک کمرے میں لے جاتے دیکھا۔ اس کے ساتھ دو افراد اور بھی تھے۔ اسٹریچر اندر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تھا۔ وہ اسی جگہ رک گئے۔ ایک دو لمحے بعد ہی وارڈ بوائے خالی اسٹریچر لے کر باہر نکلا کمرے کا دروازہ اس کے باہر نکلنے کے بعد پھر بند ہو گیا تھا۔

''سنو''...... کیپٹن شکیل نے وارڈ بوائے کو مخاطب کیا۔

''جی صاحب''...... وارڈ بوائے نے اسٹریچر روکتے ہوئے کہا۔

''اس خاتون کو کیا ہوا ہے جسے تم ابھی کمرے میں چھوڑ کر آ رہے ہو''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''کسی صدمے سے بے ہوش ہو گئی ہیں جناب''...... وارڈ بوائے نے کہا۔

''تو کیا یہ کمرہ پہلے سے ان لوگوں نے لیا ہوا تھا''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''پتہ نہیں صاحب۔ صاحب لوگوں نے مجھ سے یہی کہا ہے کہ یہ کمرہ ان کے لئے بک ہے۔ کب بک کرایا ہے اس بارے میں آپ کو آفس سے ہی معلوم ہو سکتا ہے''...... وارڈ بوائے نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... کیپٹن شکیل کہا۔

''کیا یہ آپ کے عزیز ہیں جناب''...... وارڈ بوائے نے پوچھا۔

''عزیز نہیں شناسا ہیں اسی لئے تو انہیں یہاں دیکھ کر تشویش ہو رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر اندر جا کر دیکھ لیں''...... وارڈ بوائے نے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ پھر اس نے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر وارڈ بوائے کو تھمایا تو وارڈ بوائے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے کیپٹن شکیل کو سلام کیا اور اسٹریچر دھکیلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ وارڈ بوائے جب موڑ عبور کر گیا تو کیپٹن شکیل کمرے کے دروازے پر جھکا اور کی ہول سے آنکھ لگا دی لیکن دروازے کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا اس لئے وہ اندر کا منظر نہیں دیکھ سکا تھا۔

''دروازے کے آگے پردہ پڑا ہوا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ساتھ والا کمرہ دیکھتے ہیں اگر خالی ہوا تو روشندان سے اندر کا

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

جائزہ لیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا پھر وہ ساتھ والے کمرے کی جانب بڑھے۔ کیپٹن شکیل نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا کمرہ خالی تھا تنویر کے اندر آنے کے بعد اس نے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگائی اور پردہ کھینچ دیا پھر وہ اس دیوار کی جانب بڑھے جس میں روشندان نظر آ رہا تھا۔

تنویر اور کیپٹن شکیل نے مل کر بیڈ دیوار سے لگا کر اس پر کرسی رکھی اور اوپر چڑھ کر روشندان سے دوسرے کمرے کا جائزہ لینے لگے۔ اندر جولیا بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی اور کمرے میں چار افراد موجود تھے جن میں تین مرد اور ایک عورت تھی۔ یہ دیکھ کر تنویر اور کیپٹن شکیل حیران رہ گئے کہ عورت بڑے ماہرانہ انداز میں جولیا کا میک اپ کر رہی تھی۔

”یہ مس جولیا کو ہسپتال میں لا کر ان کا میک اپ کیوں کر رہی ہے“...... کیپٹن شکیل نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت آہستہ آواز میں حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نہیں جانتا“...... تنویر نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔ عورت نے چند ہی لمحوں میں میک اپ کر کے جولیا کا چہرہ بدل دیا تھا۔

”اب تم دونوں اسے لے جاؤ“...... جولیا کے ساتھ آنے والے ایک آدمی نے کہا۔

”کیوں۔ کیا تم اور سہراب ساتھ نہیں چلو گے“...... دوسرے آدمی نے کہا۔

”نہیں۔ صرف جیگر تم اور عرشی، جولیا کو لے کر یہاں سے روانہ ہوں گے میں اور سہراب بعد میں آئیں گے“...... جولیا کے ساتھ آنے والے نے کہا۔

”مگر......“ جیگر نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

”جو کہہ رہا ہوں وہ کرو“...... اس آدمی نے غرا کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں عرشی کے ساتھ اسے لے جاؤں گا لیکن تم دونوں ہمارے ساتھ کیوں نہیں چل رہے“...... اس آدمی نے کہا۔

”کیا تمہاری موٹی عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں“...... دوسرے آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ نہیں آ رہی۔ تم ہی بتا دو“...... اس آدمی نے کہا۔

”نانسنس۔ ہم تمہارے پیچھے آئیں گے تا کہ اگر تمہارا تعاقب کیا جائے تو ہم تعاقب کرنے والوں کو کور کر سکیں۔ اب آئی بات عقل میں“۔ اس نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا“...... دوسرے آدمی نے کہا۔

”تعاقب کرنے والا ہسپتال میں ہمیں اور جولیا کو تلاش کرتا رہ جائے گا اور تم اسے لے کر نکل جاؤ گے“...... پہلے آدمی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں“...... دوسرے آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"میں وارڈ بوائے کو بلا کر لاتا ہوں"...... اس نے کہا۔

"نہیں۔ وارڈ بوائے کی بجائے اگر تم کوئی اسٹریچر خود لے آؤ تو زیادہ اچھا رہے گا"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسرے نے کہا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"رستم۔ اگر راستے میں ہمیں کسی نے اس لڑکی کو لے جانے سے روکنے کی کوشش کی تو"...... تیسرے آدمی نے پوچھا۔

"اس کا انتظام عرشی نے کر رکھا ہے۔ کیوں عرشی"...... رستم نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں کل سے یہاں داخل تھی اور اب رستم کی کال ملتے ہی میں نے بل بنوا کر ادائیگی کر دی ہے اس لئے کوئی بھی ہمیں نہیں روکے گا"...... عرشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تیسرے آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر جانے والا آدمی ایک اسٹریچر دھکیلتا ہوا اندر آ گیا پھر انہوں نے جولیا کو اسٹریچر پر ڈالا اور کمرے سے نکل گئے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے۔ دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔

"میں انہیں اس طرح جولیا کو نہیں لے جانے دوں گا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم ابھی کچھ نہیں کریں گے۔ انہیں ایک مرتبہ ہسپتال سے باہر نکلنے دو پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اور مس جولیا کو اس

WAQAR AZEEM
PAKISTANPOINT.COM

طرح کہاں لے جا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کام ہم انہیں پکڑ کر بھی کر سکتے ہیں کہ وہ کون ہیں اور جولیا کے ساتھ یہ سب کیوں کر رہے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"پھر بھی میرا تم سے یہی مشورہ ہے کہ ابھی تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو۔ ہمیں جلد بازی میں کچھ نہیں کرنا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ حرافہ ہے۔ اگر اس نے جولیا کو نقصان پہنچایا تو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ان کا مقصد مس جولیا کو نقصان پہنچانے کا ہوتا تو وہ اسے یہاں لا کر اس کا میک اپ نہ کرتے اور تم نے کیا کہا وہ حرافہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس لڑکی کو جانتے ہو جس نے مس جولیا کا میک اپ کیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ہاں یہ لڑکی عرشی ہے اور گرین کلب کی مالک رچرڈ کی گرل فرینڈ ہے۔ میں متعدد بار اسے وہاں دیکھ چکا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"نجانے یہ کیا چکر چل نکلا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ دونوں تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف لپکے اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ جولیا کا میک اپ کرنے والے چاروں افراد اسٹریچر دھکیلتے ہوئے ایک راہداری کی طرف بڑھتے جا

رہے تھے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل ان کے پیچھے ہو لئے۔

وہ لوگ استقبالیہ کاؤنٹر تک پہنچ کر رک گئے اور پھر لڑکی اور ایک آدمی کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے بات کرنے لگے۔ انہوں نے لڑکی کو پے منٹ کی اور پھر وہ اسٹریچر دھکیلتے ہوئے ہسپتال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ان میں سے دو افراد سائیڈ کی راہداری کی طرف مڑ گئے تھے۔ عرشی نامی لڑکی اور اس کے ساتھ ایک نوجوان اسٹریچر لے کر باہر آئے اور انہوں نے اسٹریچر برآمدے میں روک لیا اور پھر نوجوان تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں ایک ایمبولینس آ کر رک گئی۔ ایمبولینس میں ڈرائیور کے ساتھ وہی آدمی بیٹھا ہوا تھا جو لڑکی کے ساتھ اسٹریچر دھکیلتا ہوا باہر لایا تھا۔

برآمدے کے پاس آتے نوجوان ایمبولینس سے اترا اور پھر اس نے دو وارڈ بوائز کو بلا کر اسٹریچر اٹھایا اور اسے ایمبولینس کے عقبی حصے میں رکھوا دیا۔ لڑکی، جولیا کے ساتھ ایمبولینس میں عقبی حصے میں بیٹھ گئی جبکہ نوجوان ایک بار پھر ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی ایمبولینس تیزی سے مڑ کر ہسپتال کے مرکزی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''آؤ جلدی کرو''...... کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے پارکنگ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ پارکنگ میں آتے ہی وہ دونوں اپنی کار کی طرف چڑھے اور

پھر کیپٹن شکیل نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ تنویر فوراً سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے پارکنگ سے نکلتی چلی گئی۔

''ان دونوں کا کیا کرنا ہے جو ان سے الگ ہوئے تھے''۔ تنویر نے پوچھا۔

''فی الحال ہمارے لئے یہی بہتر تھا کہ ایمبولینس کا تعاقب کر کے یہ دیکھیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال ہے یہ گرین کلب ہی جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''دن کا وقت ہے کلب میں بہت سے افراد ہوں گے ان کے درمیان سے مس جولیا کو اٹھا کر لے جانا انہیں مشکوک کر دے گا اس لئے ہوسکتا ہے کہ یہ گرین کلب کی بجائے مس جولیا کو کسی اور طرف لے جا رہے ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس نے کار سڑک پر لا کر اس طرف موڑ لی تھی جس طرف ایمبولینس گئی تھی۔ تیز رفتاری سے ڈرائیو کرتا ہوا کیپٹن شکیل کار ایمبولینس کے پیچھے لے آیا اور پھر وہ نہایت محتاط انداز میں ایمبولینس کا تعاقب کرنے لگا

''ہونہہ۔ گرین کلب کے عقب میں ایک اور عمارت ہے وہ عمارت بھی گرین کلب کی ہی ملکیت ہے۔ ہوسکتا ہے یہ مس جولیا کو وہیں لے جا رہے ہوں''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے سامنے آ جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''مگر یہ کیا چکر شروع ہو گیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''میں خود بھی حیران ہوں۔ سب سے زیادہ حیرت مجھے مس جولیا کے اغوا ہونے پر ہے۔ مس جولیا اتنی آسانی سے ان عام سے بدمعاشوں کے ہتھے کیسے چڑھ گئیں''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی حیران کن بات ہے۔ جولیا کے سامنے ایسے در بدمعاش بھی آ جائیں تو وہ انہیں کسی خاطر میں نہیں لاتی پھر انہوں نے جولیا کو بے ہوش کیسے کر لیا''...... تنویر نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''شکل و صورت سے یہ مقامی بدمعاش معلوم ہو رہے ہیں۔ آخر ان کا مس جولیا کو اغوا کرنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس بات کا جواب تو یہی دے سکتے ہیں جو جولیا کو اغوا کر کے لے جا رہے ہیں''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ یہ لوگ مس جولیا کا میک اپ کرنے کے لئے ہسپتال کیوں لائے تھے۔ کیا ان کے پاس ایسا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ یہ مس جولیا کو ڈائریکٹ وہاں لے جاتے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یہ عجیب و غریب اور انتہائی پراسرار چکر معلوم ہو رہا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''کیا ہمیں چیف کو مس جولیا کے اغوا کی خبر دے دینی چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے ہم یہ تو دیکھ لیں کہ آخر یہ جولیا کو لے کر کہاں جا رہے ہیں اور پھر ہمیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ انہوں نے جولیا کو اغوا کیوں کیا ہے''...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم مقامی نہ ہوں غیر ملکی ہوں اور انہوں نے مس جولیا کو اغوا کرنے کے لئے مقامی افراد کا میک اپ کیا ہو''...... کیپٹن شکیل نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال درست ہو کیونکہ میں نے ان کے چہرے غور سے نہیں دیکھے تھے۔ اگر دیکھ لیتا تو شاید پتہ چل جاتا کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں''...... تنویر نے کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ یہ مقامی افراد کا ہی گروہ ہو اور انہوں نے کسی غیر ملکی ایجنٹ یا ایجنٹوں کے کہنے پر مس جولیا کو اغوا کیا ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''بالکل ٹھیک۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ کسی غیر ملکی ایجنٹ ہی کے اشارے پر انہوں نے مس جولیا کو اغوا کیا ہو''...... تنویر نے کہا۔

ان کی کار ایمبولینس سے کافی فاصلے پر تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس ایک چوراہے پر آ کر جب دوسری سڑک پر مڑی تو تنویر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

’’کیا ہوا‘‘...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

’’یہ گرین کلب نہیں جا رہے ہیں۔ گرین کلبؒ کے لئے انہیں ادھر نہیں مڑنا چاہیئے تھا‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’اوہ۔ تو پھر یہ کہاں جا رہے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’کہیں ایسا تو نہیں کہ ان لوگوں نے تعاقب چیک کر لیا ہو‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’نہیں درجنوں کاروں کی موجودگی میں تعاقب چیک کرنا ممکن نہیں ہے اور پھر میں انتہائی احتیاط سے ان کے پیچھے جا رہا ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ انہیں اپنے تعاقب کا علم نہیں ہوا ہو گا‘‘...... کیپٹن شکیل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’پھر تو یہ بات یقینی ہے کہ یہ کہیں اور ہی جا رہے ہیں‘‘۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’لیکن کہاں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ کچھ دیر بعد وہ کار ایک نئی اور جدید کالونی میں داخل ہوئی اور پھر وہ جس عمارت کے سامنے رکی اسے دیکھ کر تنویر ہی نہیں کیپٹن شکیل بھی چونک پڑا تھا۔

’’کنگ لاج‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’ہاں یہ کنگ لاج ہی ہے مگر......‘‘ کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’مگر کیا‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’یہ عمارت ایک سفارت خانے کی ملکیت ہے‘‘...... کیپٹن شکیل

نے بتایا۔

’’تمہیں اچھی طرح معلوم ہے‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’ہاں‘‘...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا۔

’’لو وہ اندر گئے‘‘...... تنویر نے کہا۔ کیپٹن شکیل بھی کنگ لاج ہی کی جانب دیکھ رہا تھا جس کا گیٹ کھل گیا تھا اور وہ کار جس میں جولیا بے ہوش تھی کنگ لاج کے اندر داخل ہو گئی تھی۔

’’اب کیا کریں‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’تم ایک منٹ رکو۔ میں آتا ہوں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا اور کار سے اتر کر عمارت کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس کی واپسی چند لمحے بعد ہی ہو گئی تھی کیونکہ اس نے کنگ لاج کے برابر والی عمارت کے احاطے کی دیوار سے اندر جھانک کر دیکھا تھا اور وہیں سے واپس آ گیا تھا۔

’’کیا ہوا۔ کہاں گئے تھے تم‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’میں دوسری عمارت سے کنگ لاج دیکھنے گیا تھا۔ وہ لوگ مس جولیا کو عمارت کے اندر لے گئے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’مس جولیا کو ہوش آ گیا تھا یا نہیں‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’نہیں وہ بے ہوش ہی تھی۔ اسے دو عورتیں اٹھا کر عمارت میں لے گئی ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے بتایا۔

’’پھر اب کیا کرنا ہے‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’تم بتاؤ۔ تم کیا کہتے ہو‘‘...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"ہمیں اندر جا کر مس جولیا کو ان سے بچانا چاہئے۔ نجانے وہ مس جولیا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہتے ہیں"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمیں اندر داخل ہونے کی ضرورت نہیں۔ فی الحال نگرانی کرنا ہی مناسب ہے تاکہ اگر یہ لوگ مس جولیا کو کہیں اور منتقل کریں تو وہ جگہ ہمارے علم میں رہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آخر ان کا مس جولیا کو اس طرح اغوا کرنے کا مقصد کیا ہے۔ یہ مس جولیا کو جس سفارت کار کی عمارت میں لائے ہیں اسے دیکھ کر یہ لگ رہا ہے جیسے مس جولیا کو اغوا کرنے میں وہ خود بھی ملوث ہو۔ اگر ہم نے مس جولیا کو ان لوگوں سے چھڑا لیا تو سفارت کار اس بات کو جھٹلا دے گا کہ اس کے کہنے پر مس جولیا کو اغوا کیا گیا ہے۔ ہمیں اس وقت تک یہاں رکنا ہو گا جب تک وہ سفارت کار یہاں پہنچ نہیں جاتا۔ میں اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے مس جولیا کے اغوا کا مقصد پوچھا جا سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر انہوں نے مس جولیا کو نقصان پہنچایا تو"...... تنویر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم مسلسل مس جولیا کی نگرانی کریں گے۔ اگر انہوں نے مس جولیا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر ہم موت بن کر ان پر جھپٹ پڑیں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے ایک طویل

سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہمیں مس جولیا کے اغوا کے بارے میں چیف کو بتا دینا چاہئے"...... تنویر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ چیف سے بات کر کے ہم ان کے احکامات پر عمل کریں گے۔ اگر انہوں نے کہا کہ ہمیں مس جولیا کو یہاں سے نکالنا ہے تو پھر ہم چیف کے احکامات پر فوری عمل کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن شکیل واچ ٹرانسمیٹر پر چیف سے رابطہ کرنے لگا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ کا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ میرا چہرہ کس وجہ سے اتر سکتا ہے پھر بھی پوچھ رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ شاید مس جولیا کے اغوا کی وجہ سے پریشان ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ میری ہونے والی وہ تھی اور شادی کے عین وقت وہ اغوا کر لی جائے تو پھر ہونے والے دولہے کا کیا حال ہوتا ہے یہ تم کیا جانو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

"کیا آپ کو اس بات کا تھوڑا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ جولیا

کو اغوا کرنے والے کون تھے اور وہ انہیں کہاں لے گئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اگر اندازہ ہوتا تو میں یہاں آ کر جھک کیوں مارتا۔ ان کے پیچھے نہ چلا جاتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا ٹائیگر کو آپ نے بھیج دیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے راستے میں کال کر کے تفصیل بتا دی تھی۔ اب تک وہ وہاں پہنچ چکا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اسے سنجیدہ دیکھ کر بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں ہے پھر یہ اچانک جولیا کو اغوا کرنے والے کہاں سے آ گئے اور کیا جولیا ان کے لئے اتنی ہی تر نوالہ تھی کہ وہ اسے آسانی سے بے ہوش اور اغوا کر کے لے گئے"...... چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا کو اغوا کرنے کے لئے انہوں نے ریسٹورنٹ کے واش روم میں کلورو گیس پھیلائی تھی۔ اس واش روم سے مجھے کلورو گیس کے بم کا ایک ٹکڑا بھی ملا ہے۔ وہ شاید واش روم کے باہر موجود تھے۔ جیسے ہی جولیا واش روم سے نکلنے لگی ہو گی تو انہوں نے وہاں کلورو گیس کا بم پھینک دیا جس کے باعث جولیا فوراً بے ہوش ہو گئی ہو گی اور اسے بے ہوشی کی ہی حالت میں وہاں سے لے جایا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گیا ہو گا۔ کلورو گیس ایک لمحے میں اثر کرتی ہے اور تیزی سے پھیل کر طاقتور سے طاقتور انسان کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیتی ہے۔ جولیا کو بھی دوسرا سانس لینے کا موقع نہ ملا ہو گا اور وہ اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو کر گر گئی ہو گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن جن افراد نے جولیا کو اغوا کیا ہے کیا وہ یہ جانتے تھے کہ جولیا وہاں آنے والی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں شاید۔ جولیا اور سیکرٹ سروس کے دو تین ممبر اسی ریسٹورنٹ میں لنچ اور ڈنر کرتے ہیں۔ شاید جولیا کی ایکٹوٹیز پر نظر رکھی جا رہی تھی اور کسی کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ وہ اس ریسٹورنٹ میں لنچ اور ڈنر کرنے ضرور آتی ہے اور پھر جیسے ہی جولیا آئی انہوں نے اپنا کام کر دکھایا''...... عمران نے کہا۔

''کیا جولیا میک اپ میں نہیں تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ یہی اس کی حماقت ہے۔ میں نے انہیں کئی مرتبہ کہا ہے کہ وہ سب ہلکے پھلکے میک اپ میں رہا کریں لیکن کوئی میری بات سنتا ہی نہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ کی یا ایکسٹو کی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے یہ احکامات میں نے انہیں ایکسٹو کی حیثیت سے ہی دیئے تھے لیکن اس کے باوجود بعض اوقات وہ ایکسٹو کے احکامات ہوا میں اُڑا دیتے ہیں اور اپنی من مانیاں کرنا شروع کر دیتے ہیں

ں کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
ہا۔

''لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر وہ جولیا کو کیسے جانتے ہیں
، ان کا جولیا کو اغوا کرنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو
لے بات بدلتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بات نہ
لی تو عمران نے ایکسٹو کی حکم عدولی پر سیکرٹ سروس کے خلاف
ئی فیصلہ کر لینا ہے اور اس کا فیصلہ ان کے لئے ہمیشہ ہی سخت
ت ہوتا تھا۔

''کوئی تو گڑ بڑ ہے۔ ڈائریکٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی
ب کو اغوا کر لینا معمولی بات نہیں ہو سکتی۔ اس کے پیچھے اغوا
دگان کا یقیناً کوئی بڑا مقصد ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ جولیا کو اغوا کرنے والوں کا تعلق کسی پیشہ ور
ؤں کے گروپ سے ہو جو کسی کے بھی ہاتھ آ جانے کو غنیمت
ھ ہیں اور پھر اغوا کرنے والے کے گھر والوں سے رابطہ کر کے
ان طلب کرتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ تاوان طلب کرنے والے مجرم جس کسی کو بھی اغوا
تے ہیں اس کے بارے میں پہلے تمام معلومات حاصل کرتے
، اور پھر جب انہیں اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جسے اغوا
رہے ہیں اس کے گھر والے ان کو بھاری تاوان دے سکتے ہیں
ہی وہ اسے اغوا کرتے ہیں۔ جولیا کو جس انداز میں اغوا کیا گیا

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ہے اس کے پیچھے تاوان طلب کرنے والے مجرموں کا ہاتھ نہیں سکتا کیونکہ وہ اس طرح کلورو بم کا استعمال نہیں کرتے''...... عمرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ جنہوں نے جولیا کو اغوا کیا ہے جانتے ہیں کہ جولیا کا تعلق پاکیشیا سکرٹ سروس سے ہے''..... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے کسی خاص پلاننگ کے تحت جولیا کو اغوا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال کے مطابق ان کی کیا پلاننگ ہوسکتی ہے'' بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اب میں نجومی تو ہوں نہیں کہ زائچہ کھینچوں اور پتہ چل جا۔ کہ جولیا کو اغوا کرنے والوں کی کیا پلاننگ ہوسکتی ہے''...... عمرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا اس۔ اس کے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

''اب جولیا کو تلاش کرنے کے لئے کیا کرنا ہے کیا میں ا ممبران کو الرٹ کر دوں''...... بلیک زیرو نے چند لمحے توقف بعد پوچھا۔

''ہاں۔ ان سب سے کہو کہ وہ ہوشیار رہیں۔ ہوسکتا ہے کہ معاملہ محض جولیا کے اغوا پر ہی ختم نہ ہو بلکہ یہ سلسلہ چل نکلے اور چلے کہ ایک ایک کر کے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو ہی اغوا

جا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں کہ تمام ممبران کو اغوا کیا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری چھٹی حس خطرے کا الارم بجا کر مجھے یہ سب کہنے پر مجبور کر رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ آپ کی چھٹی حس جب بھی کسی خطرے کا الارم بجاتی ہے تو پھر خطرہ واقعی رونما ہو کر ہی رہتا ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ ممبران کو الرٹ کر دو اور ان سے کہو کہ وہ اپنے اردگرد پر گہری نظر رکھیں۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف ایک ٹرے لے کر اندر داخل ہوا تو اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ جوزف نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

''شب دیجور کی خوفناک اولاد تم یہاں کیا کر رہے ہو''۔ عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''باس جوانا نجی کام کے سلسلے سے پچھلے دو ہفتوں سے ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ رانا ہاؤس میں اکیلا رہ رہ کر میں بور ہو گیا تھا اس لئے میں نے طاہر صاحب سے اجازت لی اور پھر یہاں آ گیا''۔ جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ یہاں کیوں آ گئے۔ کیا تمہارے خیال میں بلیک زیرو

فارغ البال ہے جو تم سے باتیں کر کے یا تمہیں کمپنی دے کر تمہ بوریت دور کر سکتا ہے‘‘...... عمران نے ٹرے سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

’’نہیں باس ایسی بات نہیں ہے۔ میں یہاں آ کر طاہر صا کو پریشان نہیں کرتا۔ مجھے ان کے قیمتی وقت کا اندازہ ہے۔ آپریشن روم میں بھی نہیں آتا۔ باہر ہی رہتا ہوں صرف اس سے بور نہیں ہوتا کہ میں یہاں اکیلا نہیں ہوں اور بس‘‘...... جو نے کہا۔

’’کیوں۔ رانا ہاؤس میں اکیلا رہنے سے کیا تمہیں ڈر لگتا جو تم یہاں چلے آتے ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ مجھے ڈر لگتا ہے‘‘...... جوزف نے کہا اور ا بات سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

’’دوسروں کو ڈرانے والا کہہ رہا ہے کہ اسے ڈر لگتا ہے۔ ی کیا سن رہا ہوں جوزف‘‘...... عمران نے حیرت سے آ پھاڑتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں اکیلا ہونے کی وجہ اکثر ڈر جاتا ہوں‘‘...... جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

’’لیکن کیوں۔ اس دنیا میں ایسی کون سی مخلوق آ گئی ہے جیسی بدروحوں کو بھی ڈرا سکتی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔ اس کے میں واقعی حیرت تھی۔

’’مخلوق نہیں۔ مجھے فادر جوشوا نے الگ اور اکیلا رہنے سے منع کیا تھا باس‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’وہ کیوں‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’فادر جوشوا پچھلے چند روز سے مسلسل میرے خواب میں آ رہا ہے۔ وہ مجھ سے کہتا ہے کہ میں اکیلا نہ رہوں کیونکہ ان دنوں افریقہ کی کالی وادی کی کالی دلدلوں کی بدروحیں آزاد پھرتی ہیں اور پوری دنیا کے چکر لگاتی ہیں اور انہیں کسی گھر میں کوئی بھی اکیلا آدمی دکھائی دیتا ہے تو وہ اس پر حاوی ہو جاتی ہیں اور اسے بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ بے ہوش انسان کو وہ اپنے ساتھ کالی دلدلوں میں لے جا کر ان کی گردن کاٹتی ہیں اور پھر ان کا خون پی کر سو جاتی ہیں‘‘...... جوزف نے کہا تو عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

’’تو کیا کالی وادی کی کالی دلدلوں کی بدروحیں تم جیسے انسان پر بھی حاوی ہو سکتی ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یس باس۔ کالی بدروحیں انتہائی طاقتور ہوتی ہیں جن کا مقابلہ بڑے سے بڑا عالم بھی نہیں کر سکتا۔ وہ غیبی حالت میں ہوتی ہیں اور پھر انہیں جس انسان کو اغوا کرنا ہوتا ہے اس کے قریب چلی جاتی ہیں۔ کالی بدروحوں کے وجود سے پھوٹنے والی بو سے وہ انسان ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتا ہے اور پھر اسے کبھی اور کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آتا‘‘...... جوزف نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"تب تو تم نے یہاں آ کر بلیک زیرو پر بھی احسان کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"یہاں بے چارہ ایکسٹو تنہا رہتا ہے اور اگر کالی وادی کی کالی دلدلوں کی بدروحوں کو علم ہو جاتا کہ تم یہاں اکیلے ہو اور وہ یہاں آ کر تمہیں اغوا کر کے لے جاتیں تو بے چاری سیکرٹ سروس کا کیا بنتا۔ ساری کی ساری سیکرٹ سروس ایکسٹو کے سائے سے محروم ہو جاتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ مجھے تو تمہارے چہرے پر بھی پریشانی کی جھلک دکھائی دے رہی ہیں۔ کیا تم کسی مصیبت میں ہو"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ ایک مسئلہ ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے باس۔ مجھے بتاؤ"...... جوزف نے کہا۔

"بہت بڑا مسئلہ ہے جوزف"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا باس"...... جوزف نے پوچھا۔

"شادی کا مسئلہ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا بڑے صاحب نے پھر آپ سے شادی کا کہا ہے"...... جوزف نے چونک کر کہا۔

"ہاں مگر اب وہ میری شادی نہیں کرنا چاہتے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"پھر باس وہ کس کی شادی کا کہہ رہے ہیں"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ کسی اور کی شادی کرانا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس کی باس"...... جوزف نے پوچھا۔

"اس کی جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں باس۔ وہ کون ہے جو آپ کو سب سے زیادہ پیارا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف یکلخت اچھل پڑا۔

"مم مم۔ میں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ کیا بڑے صاحب میری شادی کرانا چاہتے ہیں مگر کیوں"...... جوزف نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کیوں کا جواب تو تمہیں ڈیڈی ہی دے سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ ایسا مت کہیں باس۔ شادی کا نام سنتے ہی مجھے بخار چڑھ جاتا ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کنگالی کی سبز اور نیلی بدروحیں چیختی چلاتی ہوئیں میرے سر پر کنگالا کا رقص کر رہی ہوں۔ ان کے تیز شور اور خوفناک چیخوں سے مجھے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"شادی کے بعد سب کو یہی احساس ہوتا ہے پیارے"۔ عمران

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر بڑے صاحب کا میری شادی سے کیا تعلق''...... جوزف نے کہا۔

''بہت گہرا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا باس''...... جوزف نے پوچھا۔

''ان کا کہنا ہے کہ اگر جوزف شادی کرنے پر راضی ہو جائے تو میری جان شادی سے بچ سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... جوزف نے حیرت سے کہا۔

''ڈیڈی بضد ہیں کہ میں شادی کر لوں اور اگر میں اب بھی شادی سے انکار کرتا ہوں تو پھر مجھے اپنی جان بچانے کے لئے جوزف کو قربانی کا بکرا بنانا پڑے گا۔ انہوں نے نیلے دانتوں والی اور ایک آنکھ والی گنجی بدروح کو قید کر رکھا ہے جس کے چار ہاتھ اور آٹھ ٹانگیں ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق وہ تمہارے لئے بالکل صحیح رہے گی''...... عمران نے کہا۔

''چنگالی۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو تم مجھے چنگالی کا حلیہ بتا رہے ہو باس۔ چنگالی یہاں کہاں سے آ گئی۔ وہ تو نیلی پہاڑیوں کے دامن میں سرخ دلدل میں سبز ناگن کے حلق میں رہتی ہے۔ بڑے صاحب نے اسے اپنے پاس کیسے قید کر لیا''...... جوزف نے بری طرح سے کانپتے ہوئے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا کہ ڈیڈی نے اس بھیانک بدروح کو کیسے قید

کیا ہے۔ تم بس جلدی سے چنگالی سے شادی کرنے کی حامی بھر لو ورنہ تمہاری جگہ مجھے اس سے شادی کرنی پڑے گی اور تم جانتے ہو کہ میں کسی انسان کو افورڈ کرنے کے قابل نہیں ہوں تو پھر اس بھیانک بدروح چنگالی کو اپنے پاس کیسے رکھ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''بس کرو باس۔ فار گاڈ سیک۔ بار بار اس منحوس اور بدشکل بدروح کا نام نہ لو ورنہ وہ پکارنے والے کے سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور پھر وہ واقعی اسی سے شادی کرتی ہے جو بار بار اس کا نام لے رہا ہوتا ہے۔ تم دو بار اس کا نام لے چکے ہو اگر تم نے غلطی سے بھی تیسری بار اس کا نام اپنی زبان سے نکالا تو پھر وہ یہاں پہنچ جائے گی اور تمہیں لے کر فوراً یہاں سے غائب ہو جائے گی اور وہ تمہیں لے کر کہاں جائے گی اس کے بارے میں تمہیں بھی پتہ نہیں چلے گا لیکن وہ تم پر ایسا سحر کر دے گی کہ تم اس سے شادی کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے اور پھر تمہیں ہمیشہ اسی کے ساتھ رہنا پڑے گا''...... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں باس۔ چنگالی تباہی اور بربادی کا دوسرا نام ہے۔ اسی طرح اس کا نام بھی منحوس ہے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھ سے زیادہ تو تم نے اس کا نام لیا ہے۔ پھر وہ اب تک یہاں آئی کیوں نہیں اور تمہیں لے کر غائب کیوں نہیں ہوئی''۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یس باس۔ میں تو تین بار سے زیادہ اس کا نام زبان پر لا چکا ہوں۔ وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتی ہے۔ فار گاڈ سیک باس۔ مجھے اس سے بچا لو۔ میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ وہ منحوس اور بدصورت بدروح ہے۔ اس سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاک کر لوں''۔ جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اگر تم چنگالی سے بچنا چاہتے ہو تو جاؤ اور دس گھنٹے آنکھیں بند کر کے سر کے بل کھڑے رہو۔ جس طرح لاحول پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے اسی طرح سر کے بل آنکھیں بند کرنے والے انسان سے چنگالی جیسی بدروحیں بھی ڈر کر بھاگ جاتی ہیں کیونکہ انہیں انسان کے پیروں کے جوتے دکھائی دیتے ہیں اور انہیں ڈر ہوتا ہے کہ وہ جوتے ان کے سر پر نہ برس پڑیں''...... عمران نے کہا تو جوزف اچھل پڑا۔

''اوہ یس باس۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو باس۔ چنگالی جیسی بدروحیں واقعی اس انسان کے قریب نہیں آتیں جو سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ میں ابھی باہر جا کر سر کے بل کھڑا ہو جاتا ہوں۔ دس گھنٹے تو کیا چنگالی جیسی بھیانک اور بدشکل بدروح سے بچنے کے لئے مجھے دس دن بھی سر کے بل کھڑا رہنا پڑے گا تو میں کھڑا رہوں گا''...... جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران

اس سے کچھ کہتا وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتے ہوئے انداز میں آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

''جوزف کو سنبھالنا آپ کا ہی کام ہے عمران صاحب۔ آپ ہی اس کی باتیں سمجھ سکتے ہیں۔ یہ جب مجھ سے ایسی باتیں کرتا ہے تو اس کی دقیانوسی باتیں سن کر میرے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے''۔ جوزف کو باہر جاتے دیکھ کر بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جب اس کی باتیں سن کر سر میں درد ہوا کرے تو تم بھی فوراً سر کے بل کھڑا ہو جایا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر کے بل۔ وہ کیوں''...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

''باتیں کرتے کرتے جب اچانک کوئی جوزف کے سامنے سر کے بل کھڑا ہو جائے تو یہ سمجھتا ہے کہ وہاں سرخ انڈے دینے والی نیلی ناگن کے ساتھ رہنے والی چپلاتی بدروح آ گئی ہے۔ اس لئے وہ فوراً وہاں سے بھاگ جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا آپ اس کے سامنے یہ نسخہ آزما چکے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جب میں اس کی باتیں سن سن کر تھک جاتا ہوں تو میں فوراً سر کے بل کھڑا ہو جاتا ہوں اور ناک سے ایسی آوازیں نکالتا ہوں کہ وہ مجھے الٹی بدروح سمجھ کر چیختا ہوا بھاگ نکلتا ہے''۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ رسیور اٹھاتے ہوئے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کیپٹن شکیل بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ کیپٹن شکیل کی آواز میں پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یس۔ کیوں فون کیا ہے“...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کرخت انداز میں کہا۔

”میرے پاس آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے چیف“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کیا تمہاری اطلاع جولیا کے اغوا کے سلسلے میں ہے“۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”اوہ۔ تو کیا آپ کو علم ہے چیف کہ مس جولیا کو اغوا کر لیا گیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں جانتا ہوں“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”تب تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا چیف کہ مس جولیا کو اغوا کرنے والے کون ہیں اور وہ انہیں لے کر کہاں گئے ہیں“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں جانتا ہوں۔ بہرحال تم اپنی رپورٹ بتاؤ“...... عمران نے کہا۔

”میں اور تنویر اپنے ایک مریض دوست کو دیکھنے نیشنل ہسپتال گئے تھے چیف وہاں ہمارے سامنے مس جولیا کو لایا گیا تھا۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں وہاں لایا گیا تھا اور ہسپتال لاتے ہی اسے ایک پرائیویٹ روم میں لے جایا گیا تھا جہاں ایک عورت اور ایک مرد پہلے سے موجود تھے“...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ پوری تفصیل بتاتا چلا گیا۔

”لیکن وہ جولیا کا میک اپ کرنے کے لئے اسے نیشنل ہسپتال کیوں لے گئے تھے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بات پر تو مجھے بھی حیرانی ہے چیف۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں ایسا محسوس ہوا ہو کہ کوئی ان کا تعاقب کر رہا ہے اس لئے وہ کہیں اور جانے کی بجائے نیشنل ہسپتال پہنچ گئے تاکہ ہسپتال کے کمرے میں آ کر مس جولیا کا میک اپ کیا جائے اور پھر انہیں وہاں سے نکال لیا جائے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے اور اس کام کے لئے انہوں نے یقیناً پہلے سے تیاری کر رکھی ہو گی اور ہسپتال میں ایک پرائیویٹ روم بک کرایا ہو گا تاکہ ضرورت کے وقت اسے استعمال میں لایا جا سکے“...... عمران نے کہا۔

”یس چیف“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

WAQAR AZEEMI PAKISTANIPOINT.COM

"جب جولیا کا میک اپ کیا جا رہا تھا تو کیا تب بھی وہ بے ہوش تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"یس چیف۔ مس جولیا سارے راستے بے ہوش ہی رہی ہیں۔ انہیں ایک بار بھی ہوش نہیں آیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اب وہ جولیا کو بے ہوشی کی حالت میں کنگ لاج لے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ مس جولیا اب بھی کنگ لاج میں ہی موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اور تنویر کنگ لاج کے سامنے ہی موجود ہیں چیف"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا تم نے کنگ لاج چیک کیا ہے۔ وہاں کتنے افراد موجود ہیں اور وہ کس قسم کے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اب تک ایک دو ملازموں کے علاوہ صرف وہ دو عورتیں نظر آئی تھیں جنہوں نے جولیا کو کار سے نکالا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ملازم مقامی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یس چیف"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لڑکی کے بارے میں جو تم نے بتایا ہے وہ دوبارہ بتاؤ مجھے"...... عمران نے کہا۔

"لڑکی کا نام عرشی ہے چیف۔ تنویر اسے پہچانتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس لڑکی کا تعلق گرین کلب سے ہے اور وہ کلب کے مالک رچرڈ کی گرل فرینڈ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لڑکی کے ساتھ جو تین افراد تھے کیا ان میں سے کسی اور کی شناخت نہیں ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔

"نو چیف"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب ہمارے لئے کیا حکم ہے چیف"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ تم دونوں کنگ لاج کی نگرانی کرو۔ اگر جولیا کو وہاں سے کسی اور جگہ منتقل کیا جائے تو تمہیں اس کا پتہ لگانا ہے۔ میں عمران یا کسی اور ممبر کو تمہاری مدد کے لئے بھیج دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسے آپ کا حکم۔ اور چیف میں آپ کو ایک بات بتانا بھول گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف یہ عمارت کنگ لاج۔ ایک سفارت خانے کے زیر استعمال ہے اور اس پر ایک کافرستانی سفارت کار کی نیم پلیٹ بھی لگی ہوئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگلے حکم تک نگرانی کرتے رہو مگر ہوشیاری سے ان لوگوں کو اس کا علم نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری جانب سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص سرد انداز میں پوچھا۔

"مس جولیا کو اغوا کر لیا گیا ہے چیف"...... صفدر نے کہا۔

"ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ سے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ تو کیا آپ اس واقعہ سے واقف ہیں"...... صفدر کی آواز میں بھی حیرت تھی۔

"ہاں تم تفصیلات بتاؤ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ جولیا کو اغوا کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اور مس جولیا ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ لنچ کے لئے گئے تھے چیف۔ جب ہم وہاں پہنچے تو پارکنگ میں ہمیں عمران صاحب اور سوپر فیاض کی کاریں دکھائی دیں۔ مس جولیا چاہتی تھیں کہ سوپر فیاض کو عمران کے پاس سے بھگا کر عمران صاحب کے ساتھ لنچ کیا جائے"...... صفدر نے بتایا۔

"اور اس کے لئے تم نے جولیا کو اکیلے ہال میں بھیج دیا تھا اور خود باہر ہی رک گئے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس چیف۔ اور یہ مس جولیا کی ہی تجویز تھی۔ مس جولیا کے جانے کے تھوڑی ہی دیر میں سوپر فیاض وہاں سے نکل گیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"پھر بھی تم ہال میں نہیں گئے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ میں جولیا کا منتظر تھا۔ اسی دوران میں نے ہوٹل کے واش روم والی سمت کے عقبی حصے سے ایک آدمی کو دوڑ کر پارکنگ کی طرف آتے دیکھا تھا۔ وہ آدمی ایک کار لے کر پھر اسی طرف چلا گیا تھا اور جب میں کار سے اتر کر اندر ہال کی جانب بڑھ رہا تھا تو میں نے اسی کار کی عقبی سیٹ پر مس جولیا کو پڑے دیکھا جو بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔ وہ کار تیزی سے میرے پاس سے گزر کر باہر کی سمت چلی گئی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"کیا تم نے اس کار کا تعاقب کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس چیف۔ وہ لوگ جولیا کو نیشنل ہسپتال لے گئے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہاں انہوں نے جولیا کو ایک اسٹریچر پر بے ہوشی کی حالت میں لٹایا تھا کیوں ٹھیک ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف"...... صفدر کی حیرت بھری آواز آئی پھر وہ مزید تفصیلات دوہرانے لگا تھا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

''ٹھیک ہے اس کار کے نمبر نوٹ کرو اور واپس آ جاؤ''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن چیف مس جولیا ابھی اسی ہسپتال میں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نانسنس۔ تم وہاں بیٹھے انتظار کرتے رہو۔ اغوا کنندگان جولیا کا میک اپ کر کے اسے وہاں سے لے کر نکل چکے ہیں''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف''...... صفدر کی آواز میں تحیر تھا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے اور اب جہاں جولیا کو لے جایا گیا ہے وہاں کیپٹن شکیل اور تنویر نگرانی کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ سب کچھ آپ پہلے سے ہی جانتے ہیں چیف''۔ صفدر نے حیرت سے کہا۔

''بیکار باتوں سے پرہیز کرو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس کار کا نمبر نوٹ کرو اور اب تم گرین کلب کے مالک رچرڈ کی نگرانی کرو گے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''کیا جولیا کے اغوا میں رچرڈ کا ہاتھ ہے چیف''...... صفدر نے متحیرانہ لہجے میں پوچھا۔

''ہاں نیشنل ہسپتال سے رچرڈ کی گرل فرینڈ عرشی اور اس کے

ساتھی جولیا کو میک اپ کر کے نکال کر لے گئے ہیں۔ عرشی کا ساتھ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس معاملے میں رچرڈ بھی ملوث ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے چیف۔ میں ابھی جا کر رچرڈ کی نگرانی شروع کر دیتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر رچرڈ تمہیں کلب میں نہ ملے تو پھر تمہیں پتہ کرنا ہے کہ وہ کہاں مل سکتا ہے۔ اسے تلاش کرنا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں چیف''...... صفدر نے کہا۔

''بس روانہ ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... صفدر نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ لیکن اس بار بھی وہی ہوا کہ اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر موجود واچ ٹرانسمیٹر سے ضربیں لگنے لگیں۔ عمران نے فوراً واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... واچ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چوکیدار سے ان دونوں افراد کی شناخت کروا لی ہے باس جو مس جولیا کو اغوا کر کے لے گئے تھے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون ہیں وہ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ رستم اور سہراب ہیں باس۔ دونوں انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں اور ان کا تعلق گرین کلب سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گرین کلب۔ جس کا مالک رچرڈ ہے۔ اوور"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ دیر پہلے بھی رپورٹ ملی تھی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر میرا یہاں آنا بے کار ثابت ہوا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارے ذریعے رچرڈ کے دو ساتھیوں کے نام معلوم ہو گئے ہیں۔ کیا تم انہیں ذاتی طور پر جانتے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ دونوں انتہائی کینہ پرور اور ہتھ چھٹ قسم کے بدمعاش ہیں جو چھوٹی موٹی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں سمجھ

میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ دونوں مس جولیا کے اغوا میں کیسے ملوث ہو سکتے ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جب چیونٹوں کے پر نکل آتے ہیں تو وہ اسی طرح اونچی اڑان بھرنے کی کوشش کرتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ واقعی انہوں نے اپنی حیثیت سے اونچی اڑان بھرنے کی ہی کوشش کی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"رچرڈ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اگر تم رستم اور سہراب کو جانتے ہو تو پھر ان کے گرو گھنٹال کے بارے میں بھی تمہیں پتہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ بھی ایک عام سا بدمعاش ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے لیکن وہ ایسے کاموں سے گریز کرتا ہے۔ اس کا دھندہ شراب اور منشیات ہے لیکن اگر اس معاملے میں اس کا ہاتھ ہے تو یہ میرے لئے واقعی نئی اور حیرت انگیز بات ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"شاید اس معاملے میں اس کے آدمی اور اس کا نام استعمال کیا جا رہا ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے کیونکہ میں رچرڈ کے بارے میں جانتا ہوں وہ ہاتھ پیر بچا کر کام کرنے والا انسان ہے اور اغوا اور قتل و غارت سے دور رہنا ہی پسند کرتا ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"پھر یقیناً اس کے پیچھے کوئی اور ہے جس نے یہ کام کرایا ہے۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم رچرڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرو پھر میں تم سے خود آ کر ملوں گا اور پھر دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"تو وہ لوگ جولیا کو کنگ لاج لے گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور چونکہ وہ عمارت کافرستانی سفارت خانے کی تحویل میں ہے اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ وہ جولیا کو وہاں سے بھی کہیں اور لے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیپٹن شکیل اور تنویر کنگ لاج کی نگرانی کر رہے ہیں پھر کیا فکر ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ لوگ جس طرح صفدر کو ڈاج دے سکتے ہیں کالے صفدر تو کیا وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو ڈاج نہیں دے سکتے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ممکن ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ایک کام کرو"...... عمران نے چند لمحے سوچتے رہنے کے

بعد کہا۔

"فرمائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس معاملے میں چونکہ کافرستانی سفارت خانے کے افراد ملوث ہیں اور ان کی عمارت استعمال کی جا رہی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ممبران کی بجائے تم جا کر اس عمارت کی نگرانی کرو لیکن اس طرح کہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں میں نہیں چاہتا کہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو تمہاری وہاں موجودگی کا علم ہو اور ان کی لاپرواہی کنگ لاج والوں کو چونکا دے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو یقین ہے کہ کنگ لاج والے اپنی نگرانی سے آگاہ ہو جائیں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس سفارت خانے کا تعلق کافرستان سے ہے ان کے بارے میں تم بھی جانتے ہو کہ وہ شاطر لوگ ہیں جو جولیا کو اغوا کر کے ڈائریکٹ سفارت خانے کی عمارت مین لے گئے ہیں۔ مجھے تو اب یہ چکر گہرا ہوتا ہوا معلوم ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی اس عمارت کی نگرانی کے لئے چلا جاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ضرورت کے وقت تم مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کر سکتے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

ہو“...... عمران نے کہا۔

”بہت بہتر جناب“...... بلیک زیرو نے کہا۔ عمران نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر بلیک زیرو اٹھ کر آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو چمکتا ہے بالکل ایسا ہی ایک روشن نقطہ جولیا کے دماغ میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور ساتھ ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پانی میں غوطے کھا رہی ہو۔ اسے اپنا جسم بھیگا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور ناک میں پانی نے گھس کر جلن سی پیدا کر دی تھی۔ دوسرے لمحے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن فوراً اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر مضبوط رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔

جولیا کے سامنے ایک آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھوں میں پانی کا جگ تھا اور وہ ہاتھ کے چلو میں پانی بھر بھر کر جولیا کے منہ پر پھینک رہا تھا۔ جولیا کو ہوش میں آتے دیکھ کر اس کا ہاتھ وہیں رک گیا تھا۔ جولیا خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

جیسے ہی جولیا کا شعور جاگا اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کی طرح چلنے لگا۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ صفدر کے ساتھ ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے گئی تھی اور پھر پارکنگ میں عمران کی کار دیکھ کر اس نے عمران کے ساتھ لنچ کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ عمران کے ساتھ سوپر فیاض موجود تھا اس لئے اس نے صفدر کو باہر ہی چھوڑ دیا تھا اور خود ہال میں عمران کے ساتھ موجود سوپر فیاض کو بھگانے اندر چلی گئی تھی۔

یہ اتفاق ہی تھا کہ سوپر فیاض کو سر عبدالرحمٰن کا فون آ گیا تھا اور وہ خود ہی اٹھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا ہینڈ بیگ عمران کے پاس چھوڑا اور خود واش روم چلی گئی تھی۔ واش روم سے نکل ہی رہی تھی کہ اچانک اندر ایک کین سا آ کر گرا اور دوسرے لمحے جولیا کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نادیدہ ہستی نے اس کی گردن دبوچ لی ہو۔ نہ صرف اس کا دم گھٹ گیا بلکہ ایک لمحے سے کم وقفے میں اس کے دماغ میں اندھیرے نے یلغار کر دی اور پھر اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔ اس وقت سے لے کر وہ اب تک بے ہوش رہی تھی اور اب اسے ہوش آ رہا تھا۔

اس کے سامنے آٹھ افراد کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک وہی تھا جو جگ سے اس پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا۔ اس کے پیچھے تین اور آدمی تھے جبکہ سائیڈوں میں دو دو مسلح افراد اس کی طرف مشین گنیں تانے کھڑے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم اور مجھے اس

طرح یہاں کیوں باندھا گیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کے سامنے سے پانی کے جگ والا آدمی ہٹ گیا اور اس کے پیچھے موجود تینوں افراد قدم اٹھاتے ہوئے جولیا کے سامنے آ گئے۔ چہرے مہروں سے وہ تینوں بدمعاش ٹائپ افراد دکھائی دے رہے تھے۔ وہ انتہائی مضبوط جسموں کے مالک تھے اور ان کے چہروں پر سختی ثبت دکھائی دے رہی تھی۔ ان میں سے ایک نے سفید سوٹ پہن رکھا تھا جبکہ باقی دو افراد عام غنڈوں جیسے لباسوں میں دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے جینز پہن رکھی تھی اور ان میں سے ایک نے سرخ شرٹ جبکہ دوسرے نے نیلی شرٹ پہن رکھی تھی۔ نیلی شرٹ والے نے سرخ رنگ کا رومال اپنے گلے میں باندھا ہوا تھا۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا''...... نیلی شرٹ والے نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم کون ہو''...... جولیا نے ان تینوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''فی الحال تو تم ہمیں اپنا خیر خواہ سمجھو لیکن اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی یا ہم سے تعاون نہ کیا تو ہم تمہارے سب سے بڑے اور خطرناک دشمن ثابت ہوں گے''...... سرخ شرٹ والے نے کہا۔ اس کا لہجہ بھی بے حد کرخت تھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''مجھے کیوں اغوا کیا گیا ہے''...... جولیا نے ان تینوں کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

''تم کیا سمجھتی ہو۔ کیوں اغوا کیا گیا ہے تمہیں''...... سرخ شرٹ والے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتی۔ تم بتاؤ''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''وقت مت ضائع کرو رستم اور سہراب۔ صرف کام کی بات کرو''...... سفید سوٹ والے نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس''...... سرخ شرٹ والے نے کہا۔

''مس جولیانا فٹز واٹر۔ یہی نام ہے نا تمہارا''...... سہراب نے جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تو تم مجھے جانتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نام بتانے کا مقصد یہی ہے کہ فضولیات میں وقت برباد نہ ہو''...... رستم نے کہا۔

''وقت تو تم برباد کر رہے ہو ورنہ اب تک بتا چکے ہوتے کہ مجھے کیوں اغوا کیا گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں پہچانتی ہو''...... سہراب نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ شکل و صورت سے تم تھرڈ کلاس بدمعاش معلوم ہو رہے ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پہچاننا اور اندازہ لگانا ایک ہی بات ہے''...... سہراب نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ میں جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو۔ کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ہم تم سے چند سوالات کریں گے مس جولیا اور ہمارا مشورہ ہے کہ تم صحیح جواب دے کر بہت سی دشواریوں اور مصیبتوں سے بچ سکتی ہو''...... سہراب نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو تم''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا تم اس بات سے انکار کرو گی کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... رستم نے پوچھا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے اغوا کرنے والے اس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ وہ جس طرح سے اسے اغوا کر کے لائے تھے اس سے جولیا کو یہ انداز لگانا مشکل نہ ہو رہا تھا کہ یہ تربیت یافتہ تو نہیں ہیں لیکن ان کے ارادے خطرناک ضرور ہیں اس لئے اس نے ان کے سامنے اداکاری نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اور سوچ لیا کہ وہ اس سے جو پوچھیں گے وہ اس کا انہیں مناسب جواب دے گی تاکہ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکے کہ اسے اغوا کرنے کا ان کا مقصد کیا ہے۔

''نہیں۔ میں انکار نہیں کروں گی''...... جولیا نے اطمینان بھرے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مانتی ہو کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہو''...... سہراب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں مانتی ہوں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے ناخنوں میں بلیڈ لگے ہوئے تھے۔ اس نے ناخنوں کو حرکت دیتے ہوئے بلیڈ ناخنوں سے باہر نکال لئے تھے اور اس کی انگلیاں رسیوں پر چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

''اگر تم اسی طرح ہمارے ہر سوال کا ٹھیک جواب دیتی رہو گی تو اس سے تمہیں ہی فائدہ ہو گا''...... باس نے کہا۔

''کیسا فائدہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم تمہاری جان بخش دیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم تمہیں یہاں سے جانے کی بھی اجازت دے دیں وہ بھی تمہیں کوئی نقصان پہنچائے بغیر''...... باس نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن مجھے اغوا کیوں کیا گیا ہے''...... لیا نے غرا کر کہا۔

''تم سے کچھ معلومات چاہئیں اور بس''...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسی معلومات''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ایکسٹو تمہارا چیف ہے نا''...... باس نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ہاں اور کچھ''...... جولیا نے کہا۔

''اسی طرح تعاون کرو گی تو تمہاری زندگی بچ جائے گی ورنہ......'' رستم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ورنہ کیا......'' جولیا نے غرا کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم ان دونوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں تم بس اس کا جواب دو''...... باس نے کہا۔

''ہونہہ۔ پوچھو''...... جولیا نے کہا۔

''سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے یہ بتا سکو گی''...... باس نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''بتاؤ پھر''...... باس نے دلچسپی سے پوچھا۔

''سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر وزارت خارجہ کی عمارت میں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہاں ایک کمرہ سیکرٹ سروس کے لئے مخصوص ضرور ہے مگر آج تک وہاں سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو بھی نہیں دیکھا گیا''۔ رستم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہیں ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے اور ہم وہیں جاتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ ہمیں جو اطلاعات دی گئی ہیں وہ غلط ہیں''...... باس نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں کیونکہ سیکرٹ سروس میں چوہے نہیں شیر ہیں شیر۔ ایسے شیر جن کی دھاڑ سن کر تم جیسے چوہے اپنے بلوں میں جا گھستے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"فضول بکواس مت کرو ورنہ ہم بھی اسی لہجے میں گفتگو شروع کر دیں گے"...... رستم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر مجھ سے بے تکے سوالات مت کرو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بے تکے سوالات نہیں ہیں سمجھی تم"...... رستم نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں خاموش رہو اور مجھے اس سے بات کرنے دو"۔ باس نے کرخت لہجے میں کہا تو دونوں یوں سہم گئے جیسے باس نے ان کے جسموں پر کوڑا مار دیا ہو۔

"ہاں۔ مس جولیا۔ تم بولو"...... باس نے کہا۔

"کیا بولوں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا تم بتا سکتی ہو کہ تمہارے چیف ایکسٹو کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور وہ اصل میں کون ہے"...... باس نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتی۔ ایکسٹو ایک ایسی ہستی کا نام ہے جس کے بارے میں اس ملک کا صدر تک نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور میں تو اس کی ایک ادنیٰ رکن ہوں میں بھلا تمہیں کیسے بتا سکتی ہوں کہ

چیف کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ڈپٹی چیف ہو اور تمہیں ایکسٹو اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... باس نے منہ بنا کر کہا۔

"جو سچ ہے میں تمہیں وہی بتا رہی ہوں اور یہ بات ساری دنیا کو معلوم ہے کہ ایکسٹو صرف ایک نام ہے۔ اسے نہ تو آج تک کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کون ہے اور اس کا ٹھکانہ کہاں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ مفروضہ ہم بہت عرصے سے سن رہے ہیں"...... باس نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مفروضہ نہیں حقیقت ہے تم چاہے اسے مانو یا نہ مانو یہ تمہاری مرضی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب تم کہو گی کہ تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کواٹر کے ارے میں بھی کچھ نہیں جانتی ہو"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم نہیں ہے"...... جولیا نے انکار میں سر ہلایا۔

"پھر احکامات تمہیں آسمان سے ملتے ہوں گے اور تمہاری میٹنگیں بھی بادلوں میں ہی ہوتی ہوں گی"...... رستم نے ایک بار رغراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"رستم۔ میں نے تمہیں خاموش رہنے کا حکم دیا ہے"...... باس

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

نے گرج کر کہا۔

''یس۔ یس باس۔ سوری باس''...... رستم نے خوف بھرے لہ
میں کہا اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر سہراب بھ
اس کے ساتھ پیچھے ہٹ گیا۔

''ہمیں فون پر احکامات ملتے ہیں یا کبھی کبھار ٹرانسمیٹر پر۔ رہ
بات میٹنگ کی تو اس کے لئے کسی بھی ہوٹل کا کوئی بھی کم
استعمال کر لیا جاتا ہے اور وہاں بھی چیف ہم سے ٹرانسمیٹر پر ہ
بات کرتا ہے۔ وہ کبھی ہمارے سامنے نہیں آیا ہے''...... جولیا
رستم کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس نے کبھی تم سے ویڈیو لنک سے بھی بات نہیں کی''
باس نے پوچھا۔

''نہیں۔ کبھی نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''گویا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ سیکرٹ سروس کا کوئی مستقل ہیڈ کوا
نہیں ہے''...... باس نے پوچھا۔

''تم ٹھیک سمجھے ہو۔ حقیقت یہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوچ لو۔ تمہارا یہ جھوٹ تمہارے لئے نقصان کا باعث ب
سکتا ہے''...... اس بار باس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کیسا نقصان''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ ہمیں اپنے سوالات کے جواب حاصل کرنے کے
تم پر تھرڈ ڈگری کا استعمال کرنا پڑے گا''...... باس نے اسے

گھورتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں تمہاری گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتی اور جو حقیقت
ہے وہ میں نے بتا دی ہے اب اگر تم یقین نہ کرو تو میں کیا کر سکتی
ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ دانش منزل کہاں ہے''...... باس نے چند
لمحے اسے گھورتے رہنے کے بعد اچانک پوچھا۔

''دانش منزل۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی منزل ہے''...... جولیا نے
یرت سے کہا۔ اس نے دانش منزل کا نام سن کر خود کو چونک پڑنے
سے بمشکل کنٹرول کیا تھا۔

''ہماری معلومات کے مطابق یہ عمارت دانش منزل سیکرٹ
روس کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... باس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ئے کہا۔

''اچھا۔ اگر ایسا ہے تو یہ میرے لئے اور سیکرٹ سروس کے
رے ممبران کے لئے بھی حیرت انگیز اطلاع ہے''...... جولیا نے
ا۔

''ہونہہ۔ اب تم ضرورت سے زیادہ ذہین بننے کی کوشش کر رہی
...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ وہم ہے تمہارا''...... جولیا نے کہا۔

''دیکھو مس جولیا تم ہمیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو
چیف کے بارے میں بھی جو جانتی ہو وہ بھی بتا دو تاکہ تم

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ہمارے ہاتھوں سے زندہ بچ جاؤ''...... باس نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''زندہ تو میں اب بھی ہوں مگر یہ بتاؤ کہ تم یہ سب معلومات کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے چیف ایکسٹو کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو تم کیا کہو گی''...... باس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو تمہارا یہ مشن ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس میں مسکرانے والی کیا بات ہے''...... باس نے کہا۔

''تم سے پہلے بھی بہت سے غیر ملکی ایجنٹ اور بے شمار غیر ملکی ایجنسیاں، سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کے خاتمے کے لئے یہاں آ چکے ہیں لیکن ان کی حسرت ان کے دلوں میں ہی رہ گئی تھی اور وہ خود موت کی آغوش میں پہنچ گئے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''تو تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہی ہو''...... باس نے کہا اس کے لہجے میں طنز تھا۔

''ہاں ان میں سے کچھ مارے گئے اور کچھ پاکیشیا کی جیلوں میں مشقت جھیل رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''بالکل ٹھیک کہا تم نے مس جولیا۔ ہم یہ سب باتیں بخوبی جانتے ہیں''...... باس نے کہا۔

''تو یہ جانتے ہوئے بھی تم نے مجھے اغوا کیا ہے اور سیکرٹ

سروس اور ایکسٹو کے خاتمے کے مشن پر یہاں آئے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں اور اس کی ایک خاص وجہ ہے مس جولیا''...... باس نے کہا۔

''اور وہ خاص وجہ کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کو ختم کرنے کے لئے اب تک جتنی بھی ایجنسیاں اور ایجنٹ یہاں آئے اور ناکام ہوئے ان سب کے ریکارڈ کا ہم نے بہت اچھی طرح سے جائزہ لیا ہے اور ان کی ناکامی کی وجہ ہماری سمجھ میں آ گئی ہے۔ انہوں نے بغیر پلاننگ کئے اور اندھا دھند تم پر حملے کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کی نامکمل پلاننگ اور ان کا جذباتی پن ہی انہیں لے ڈوبا تھا۔ اگر وہ جذباتی پن کی بجائے سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ کر کے اپنا کام کرتے تو اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو نجانے کب کے ختم ہو چکے ہوتے''...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور ان کے مقابلے میں تم خود کو بہت عقل مند سمجھتے ہو''۔ جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ہوں عقلمند اور میں جو بھی کرتا ہوں سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا ہوں۔ اس لئے میرا کوئی بھی پلان فیل نہیں ہوتا۔ میری سوچ، میری ذہانت اور میری پلاننگ میرے ہر مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ یہی دیکھ لو کہ میں نے تمہیں پاکیشیا

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

کے عام بدمعاشوں کی مدد سے کس طرح سے اغوا کرایا ہے اور اب تم میرے سامنے ہو۔ میں مکمل پلاننگ کرنے کے بعد ہی یہاں آیا ہوں۔ یہاں آنے کے بعد بھی میں نے تم سب کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اپنے سپیشل مشن کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں تم میرے سامنے ہو''...... باس نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے مجھے اس لئے اغوا کیا ہے تاکہ میرے ذریعے سیکرٹ سروس کے باقی ممبران اور ایکسٹو تک پہنچ سکو''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو میں نے اپنے جال میں پھنسانے کا انتظام کیا ہے۔ ایسا انتظام کہ وہ کسی بھی صورت میں اس جال میں پھنسنے سے خود کو نہ بچا سکیں گے اور ایک ایک کر کے خود ہی میرے جال میں آ کر پھنستے چلے جائیں گے''...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیسا جال''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہت جلد تمہیں جال کا بھی پتہ چل جائے گا۔ بس یہ جان لو کہ پہلے مرحلے میں، میں نے صرف تمہیں اغوا کرایا ہے۔ اب میں تم کو چارہ بنا کر سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کو باری باری اپنے اس جال میں پھانس لوں گا اور وہ سب آسانی سے میرے جال میں پھنستے چلے جائیں گے''...... باس نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ اب تک ایکسٹو کو میرے اغوا کی خبر مل چکی ہو گی''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تمہارے اغوا کی خبر جلد سے جلد تمہارے چیف کو مل جائے''۔ باس نے کہا۔

''چیف کے حکم سے میرے ساتھی حرکت میں آ چکے ہوں گے۔ وہ بہت جلد میرے اغوا کا سراغ لگا لیں گے اور یہاں پہنچ کر تمہاری گردن ناپ لیں گے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات صحیح ہو اور ایکسٹو بہت ذہین ہے کیونکہ تمہارے ساتھی واقعی حرکت میں آ چکے ہیں اور اس کا ثبوت ہمیں مل چکا ہے''...... باس نے کہا۔

''اچھا۔ کون سا ثبوت''...... جولیا نے کہا۔

''جب میرے ساتھی تمہیں بے ہوش کر کے ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ سے نکال کر لا رہے تھے تو تمہارے ایک ساتھی نے ان کا تعاقب کیا تھا وہ نیشنل ہسپتال تک تمہارے پیچھے پہنچ گیا تھا''۔ باس نے کہا۔

''نیشنل ہسپتال۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تمہیں پہلے وہیں ایک مریضہ کی حیثیت سے لے جایا گیا تھا جہاں ایک کمرے میں ہماری ایک ساتھی پہلے ہی سے ایڈمٹ تھی۔ تمہیں وہاں سے اسی ساتھی لڑکی کے میک اپ میں باہر نکالا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گیا تھا اس طرح ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ سے تعاقب کرنے والا تمہارا ساتھی وہاں رہ گیا اور تمہیں یہاں لے آیا گیا۔ تمہارا ساتھی ابھی تک اس ہسپتال میں ہی تمہیں تلاش کر رہا ہو گا''...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

''لیکن نجانے کس طرح تمہارے دو اور ساتھی اس کار کا تعاقب کرتے ہوئے اس عمارت تک پہنچ گئے جس میں تم اس وقت موجود ہو اور یہ واقعی تمہارے چیف کی ذہانت کا ثبوت ہے''...... باس نے کہا۔

''تب پھر سمجھ لو کہ چیف یہاں پہنچنے ہی والا ہے''...... جولیا نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس عمارت کے باہر ایک بڑی طاقت کے سفارت خانے کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... باس نے کہا۔

''سفارت خانہ۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''یہ تم نہ ہی سمجھو تو بہتر ہو گا رہی تمہارے ساتھیوں یا ایکسٹو کی بات تو انہیں اس عمارت میں داخل ہونے کے لئے خصوصی اجازت نامہ لینا پڑے گا اور جب تک یہ کارروائی ہو گی تم یہاں سے کہیں اور لے جائی جا چکی ہو گی''...... باس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو اس کام میں ایک غیر ملکی سفیر اور اس کا عملہ شامل

ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہ عمارت وہ سفارت خانہ چھوڑ چکا ہے جسے ہم نے حاصل کر لیا ہے مگر عمارت کے گیٹ سے ہم نے اس سفارت خانے کا بورڈ نہیں ہٹایا ہے''...... باس نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چیف بہت جلدی تم لوگوں تک پہنچ جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ضرور پہنچے گا مگر ہماری پلاننگ کے تحت اور اس وقت پہنچے گا جب سیکرٹ سروس کے تمام ممبر ہماری گرفت میں پہنچ چکے ہوں گے''...... باس نے مسکرا کر کہا۔

''خام خیالی ہے تمہاری''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''نہیں یہ خام خیالی نہیں۔ یہ میری مضبوط پلاننگ ہے جو ہر صورت میں کامیاب ہو گی''...... باس نے کہا۔

''اگر تمہیں اپنی پلاننگ پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو پھر تم مجھ سے ایکشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر اور چیف کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اس لئے کہ تم بھی غیر ملکی ہو اور ہم نہیں چاہتے کہ ان لوگوں کے ساتھ تم بھی بے موت ماری جاؤ''...... باس نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں پوچھا۔

''مطلب یہ کہ اگر تم ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

پتہ بتا دو تو ہم تمہیں نہایت عزت و احترام کے ساتھ تمہارے ملک سوئٹزر لینڈ پہنچا دیں گے اور وہاں سیٹل ہونے میں تمہاری پوری پوری مدد کریں گے''...... باس نے کہا۔

''اور نہ بتاؤں تو''...... جولیا نے پوچھا۔

''تب پھر ہم اپنا مخصوص طریقہ استعمال کریں گے کیونکہ ہم نے ہر حال میں تمہاری زبان کھلوانی ہے''...... باس نے کہا۔

''تم تشدد کر کے دیکھ لو ہو سکتا ہے کہ اس طرح تم میری زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جاؤ لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری یہ حسرت تمہارے دل میں ہی رہ جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ ایک غیر ملکی ہوتے ہوئے تمہیں اس ملک اور اس کے رہنے والوں سے اتنی ہمدردی کیوں ہے''...... باس نے پوچھا۔

''اس لئے کہ یہاں انسان دوست بستے ہیں جن کے سینوں میں دل اور دل میں ہمدردی اور محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور تمہارے دلوں میں نفرت، کدورت، دھوکا اور مکاری بھری ہوئی ہے۔ تم جیسے لوگ انسانیت کے دشمن ہیں جن سے میں سخت نفرت کرتی ہوں''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم ضرورت سے زیادہ بول رہی ہو جولیا''...... باس نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہی مجھے بولنے پر مجبور کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا یہ انداز تمہاری بھیانک موت کا باعث بن سکتا

ہے''...... باس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں''...... جولیا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''او کے۔ اب تم مجھے اپنا آخری فیصلہ بتاؤ''...... باس نے جولیا کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تم جو مرضی کر لو لیکن میں تمہیں اب کچھ نہیں بتاؤں گی''۔ جولیا نے نفرت سے گردن جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مس جولیا۔ اب تمہارے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو ایک عام مجرم سے کیا جاتا ہے۔ رستم، سہراب۔ اسے یہاں سے لے جاؤ اور سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ اب میں سپیشل پوائنٹ پر اس سے پوچھ گچھ کروں گا''...... باس نے پہلے جولیا سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔ اس کی انگلیاں بدستور رسیوں پر چل رہی تھیں لیکن نجانے یہ کس قسم کی رسیاں تھیں جو تیز بلیڈوں سے بھی کٹنے کا نام ہی نہ لے رہی تھیں اور ان رسیوں کے نہ کٹنے کی وجہ سے جولیا کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

صفدر نے کار گرین کلب کے سامنے روکی اور پھر وہ کار سے اترا۔ اسے لاک کیا اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ہال میں داخل ہوا تو اس کی ناک سے سستی شراب اور منشیات کی مخصوص بو ٹکرائی تو اس کا منہ بن گیا۔ ہال عام سے غنڈوں سے بھرا ہوا تھا جو شراب اور منشیات کا آزادنہ استعمال کر رہے تھے۔ دائیں طرف ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں کاؤنٹر مین ویٹروں کو شراب اور دوسرے لوازمات سرو کر رہا تھا۔

صفدر اطمینان بھرے انداز میں کاؤنٹر کے پاس سے گزرتا ہوا ہال میں ایک ایسی میز پر جا کر بیٹھ گیا جہاں سے وہ اس راہداری پر نظر رکھ سکتا تھا جس میں رچرڈ کا آفس تھا اور جہاں ایک مسلح آدمی نگرانی پر موجود تھا۔ میز پر بیٹھنے کے بعد وہ ہال میں چاروں طرف نظر دوڑانے لگا۔ اسی لمحے اس کے پاس ایک ویٹر آ کر کھڑا ہو گیا۔

''یس پلیز''...... ویٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کہا۔

''کیا مل سکتا ہے مجھے یہاں''...... صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جو آپ چاہیں جناب۔ یہاں ہر قسم کی شراب موجود ہے۔ منشیات کی بھی کوئی کمی نہیں ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''ریڈ پاؤڈر بھی مل سکتا ہے''...... صفدر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو ویٹر چونک پڑا۔

''ریڈ پاؤڈر۔ کیا مطلب''...... ویٹر نے بوکھلا کر کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی نے ریڈ پاؤڈر کا نام سن نہ لیا ہو۔

''مجھے پتہ چلا تھا کہ دنیا کا نایاب اور قیمتی ترین نشہ ریڈ پاؤڈر اسی کلب میں ملتا ہے اور تم ریڈ پاؤڈر کا نام سن کر یوں حیران ہو رہے ہو جیسے اس کے بارے میں جانتے ہی نہیں''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں مگر......'' ویٹر نے رک رک کر کہا۔

''مگر کیا''...... صفدر نے پوچھا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ ریڈ پاؤڈر یہاں دستیاب ہو سکتا ہے۔ کہیں تم سرکاری آدمی تو نہیں ہو''...... ویٹر نے اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں سرکاری آدمی نہیں ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر کون ہو تم اور ریڈ پاؤڈر کے بارے میں کس نے بتایا

ہے تمہیں۔ بولو''...... ویٹر نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرگوشیانہ تھا۔

''کوبرا نے بھیجا ہے مجھے''...... صفدر نے دارالحکومت کے مشہور بدمعاش کا نام لیتے ہوئے کہا جس کا انڈر ورلڈ میں خاصا شہرہ تھا اور صفدر جانتا تھا کہ یہ نام عمران کا شاگرد ٹائیگر استعمال کرتا تھا۔

''کوبرا۔ وہ انڈر ورلڈ کا پرنس راسکل جس کا نام سن کر بڑے بڑے بدمعاشوں کو پسینہ آ جاتا ہے''...... ویٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اسے کیسے جانتے ہو''...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہ میرا دوست ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کیا تمہیں واقعی ریڈ پاؤڈر کی ضرورت ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''ضرورت نہیں طلب کہو۔ مجھے ریڈ پاؤڈر کی طلب ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''تمہاری جیب میں نوٹ ہیں''...... ویٹر نے کہا۔

''وہ تو کافی ہیں''...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو واش روم کی طرف جاؤ۔ میں تم سے وہیں آ کر ملتا ہوں''...... ویٹر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر وہ صفدر کی بات سنے بغیر وہاں سے تیزی سے ہٹتا چلا گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لی اور ارد گرد دیکھنے لگا۔ اس کی ارد گرد کی میزیں خالی تھیں اسی لئے ویٹر نے اس سے یہ ساری باتیں کر لی

تھیں۔ اگر اس کے ارد گرد کی میزیں آباد ہوتیں تو پھر وہ شاید اس سے زیادہ بات نہ کرتا۔ صفدر چند لمحے وہاں بیٹھا رہا پھر وہ اٹھا اور ٹہلنے والے انداز میں ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک واش روم کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ اس طرف کوئی نہیں تھا۔ چند لمحوں بعد اسے وہی ویٹر اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا جس نے اس سے بات کی تھی۔ صفدر نے جان بوجھ کر اس سے ریڈ پاؤڈر کا تذکرہ کیا تھا۔ اس کی اطلاع کے مطابق ان دنوں مخصوص کلبوں اور باروں میں ریڈ پاؤڈر کا خاصا شہرہ تھا۔ یہ ایک خاص قسم کا نشہ تھا جو انتہائی تیز اور خطرناک تھا۔ اس نشے کو مشکل سے ہی کوئی انسان برداشت کر سکتا تھا ورنہ ریڈ پاؤڈر کا نشہ کرنے والا عام انسان دو تین روز سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا تھا اس لئے کلبوں اور باروں میں یہ نشہ مہنگے داموں اور خفیہ طور پر ہی فروخت کیا جاتا تھا۔ جن انسانوں کی صحت اس نشے کو برداشت کر جاتی تھی انہیں اس نشے کے علاوہ کسی شراب یا دوسرے کسی منشیات سے کوئی لطف محسوس نہیں ہوتا تھا۔

''ہاں۔ اب بولو''...... ویٹر نے اس کے قریب آ کر بے چین لہجے میں کہا۔

''بتایا تو ہے مجھے ریڈ پاؤڈر چاہئے۔ اگر یہاں مل سکتا ہے تو بتاؤ ورنہ میں کہیں اور چلا جاتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''کیا تم نے پہلے کبھی ریڈ پاؤڈر استعمال کیا ہے''...... ویٹر نے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں پچھلے تین ماہ سے استعمال کر رہا ہوں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تین ماہ۔ گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ریڈ پاؤڈر کے عادی ہو چکے ہو اور تمہارے جسم نے اسے قبول بھی کر لیا ہے''...... ویٹر نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو اب تک زندہ ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''کتنی مقدار استعمال کرتے ہو''...... ویٹر نے پوچھا۔

''روزانہ تین سے چار پیکٹ''...... صفدر نے جواب دیا تو ویٹر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''تین چار پیکٹ۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم روزانہ دو لاکھ روپے اس نشے میں اُڑا دیتے ہو''...... ویٹر نے کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس دولت کی کمی نہیں ہے''...... صفدر نے بے نیازی سے کہا۔

''پہلے کہاں سے لیتے تھے''...... ویٹر نے پوچھا۔

''میرا ایک دوست لا کر دیتا تھا لیکن دو روز سے وہ شہر میں نہیں ہے اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارا دوست کہاں سے لاتا تھا''...... ویٹر نے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا اور اب تم پولیس والوں کی طرح پوچھ گچھ ختم کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم مجھے پیکٹ دے سکتے ہو یا نہیں''...... صفدر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں ایک پیکٹ کی قیمت ساٹھ ہزار روپے ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے''...... صفدر نے کہا تو ویٹر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''کتنے پیکٹ چاہئیں تمہیں''...... ویٹر نے پوچھا۔

''مجھے ایک ہفتے کا کوٹہ چاہئے''...... صفدر نے کہا تو ویٹر اچھل پڑا۔

''ایک ہفتہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اٹھائیس پیکٹ''...... ویٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... صفدر نے کہا۔

''اتنی قیمت دے سکتے ہو''...... ویٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے تم سے کہا ہے نا کہ میرے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں ہے''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں یہاں سے مطلوبہ پیکٹ مل جائیں گے لیکن اس کے لئے تمہیں تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا اور پھر مجھے بھی تمہیں تھوڑا سا کمیشن دینا پڑے گا''...... ویٹر نے کہا۔

''کتنا کمیشن''...... صفدر نے پوچھا۔

''ایک ہزار فی پیکٹ''...... ویٹر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"مل جائے گا لیکن مجھے انتظار کیوں کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"پیکٹوں کی تعداد زیادہ ہے جو تمہیں پیٹر یا رستم ہی مہیا کر سکتے ہیں"...... ویٹر نے کہا۔

"اوکے"...... صفدر نے کہا۔

"اس بات کا تذکرہ کسی سے مت کرنا"...... ویٹر نے کہا۔

"وہ کیوں"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس لئے کہ ریڈ پاؤڈر کے سپلائر پیٹر اور رستم ہیں اور وہ اپنے مخصوص گاہکوں کے علاوہ کسی کو ریڈ پاؤڈر فروخت نہیں کرتے"۔ ویٹر نے کہا۔

"یہ کہاں ملیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"رستم تو آج نظر نہیں آیا البتہ پیٹر تمہیں کچھ دیر بعد مل جائے گا"...... ویٹر نے کہا۔

"پیٹر کے بجائے رچرڈ سے کیوں نہ بات کروں"...... صفدر نے کہا۔ اس کا مقصد یہ جاننا تھا کہ رچرڈ اپنے آفس میں موجود ہے یا نہیں تاکہ وہ اپنا لائحہ عمل بنا سکے۔

"باس کا پتہ نہیں کہ وہ آفس میں ہے بھی یا نہیں اور چونکہ یہ معاملہ رستم اور پیٹر سے تعلق رکھتا ہے اس لئے باس سے ملنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا وہ بھی تمہیں انہی کے پاس بھیجے گا"...... ویٹر نے بتایا۔

"لیکن یہ پیٹر کتنی دیر میں آئے گا"...... صفدر نے سر ہلایا۔

"پیٹر بس آنے ہی والا ہوگا"...... ویٹر نے کہا۔

"میں اسے کیسے پہچانوں گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"جب وہ آئے گا تو میں تمہیں بتا دوں گا"...... ویٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا کمیشن تمہیں ابھی اور اسی وقت ایڈوانس میں دینا ہوگا"۔ ویٹر نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر اسے دے دیئے۔ نوٹ دیکھ کر ویٹر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"یہ تیس ہزار ہیں۔ تمہاری کمیشن سے دو ہزار زائد"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کار ہے تمہارے پاس"۔ ویٹر نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس لئے کہ ریڈ پاؤڈر ہال میں سپلائی نہیں کیا جاتا۔ تم جا کر اپنی کار میں بیٹھ جاؤ۔ میں پیٹر یا رستم کو لے کر وہیں آ جاؤں گا اور وہ تمہیں پیکٹ دے کر وہیں تم سے رقم لے لیں گے"...... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم مجھے اپنی کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ بتا دو تاکہ میں پیٹر یا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

رستم کو لے کر سیدھا تمہارے پاس پہنچ جاؤں‘‘...... ویٹر نے کہا تو صفدر نے اسے اپنی کار کا نمبر، رنگ اور ماڈل بتا دیا۔

’’فی الحال تم جا کر ہال میں بیٹھو۔ جب پیٹر یا رستم آئے گا تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گا پھر تم اسی وقت اٹھ کر پارکنگ میں اپنی کار میں چلے جانا‘‘...... ویٹر نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ویٹر جانے کے لئے مڑ گیا۔

’’اپنا نام تو بتا دو‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ولیم۔ میرا نام ولیم ہے‘‘...... ویٹر نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ صفدر اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا ہال میں آ گیا اور وہاں موجود ایک خالی میز پر بیٹھ گیا۔ اس نے ولیم سے پیٹر اور رستم کے بارے میں براہ راست پوچھنا مناسب نہیں سمجھا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ولیم اس کی طرف سے مشکوک ہو کر اس کی اطلاع پیٹر یا رستم کو دے اور وہ اطلاع رچرڈ تک پہنچ جائے اگر ایسا ہوتا تو اس کا سارا پروگرام دھرے کا دھرا رہ جاتا کیونکہ اس نے یہ جاننے کے لئے کہ رچرڈ آفس یا عقبی حصے والی عمارت کے اپنے مخصوص کمرے میں موجود ہے یا نہیں ایک پروگرام ذہن میں ترتیب دیا تھا اور اس ویٹر ولیم سے گفتگو اسی سلسلے کی کڑی تھا۔

وہ ان کے کسی آدمی کو کلب سے باہر لے جانا چاہتا تھا تاکہ

WAQARAZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اس سے رچرڈ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کی جا سکے۔ صفدر چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے اسے یہ خدشہ نہیں تھا کہ بعد میں گرین کلب کا کوئی آدمی اسے شناخت کر لے گا۔ ویسے بھی وہ معلومات حاصل کر کے اسے بے ہوش کر دیتا۔ یا ممکن تھا کہ دانش منزل لے جاتا۔ وہ سوچتا رہا اور ہال کا جائزہ لینے کے ساتھ ہی ساتھ اس راہداری کی جانب بھی دیکھتا رہا جس میں رچرڈ کا دفتر تھا اچانک اس کے سر پر ایک اور ویٹر آ کر کھڑا ہو گیا۔

’’آپ نے کوئی آرڈر نہیں دیا سر‘‘...... ویٹر نے پوچھا۔

’’میں پیٹر اور رستم کا انتظار کر رہا ہوں‘‘...... صفدر نے بڑے اطمینان سے کہا تو ویٹر چونک پڑا۔

’’پیٹر، رستم مگر وہ دونوں تو یہاں نہیں ہیں‘‘...... ویٹر نے کہا۔

’’پھر کہاں ہیں‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’باس نے انہیں کسی کام سے باہر بھیجا ہوا ہے‘‘...... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’باس سے شاید تمہاری مراد رچرڈ ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ہاں‘‘...... ویٹر نے اثبات میں سر کر کہا۔

’’کیا رچرڈ آفس میں موجود ہے‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’پتہ نہیں‘‘...... ویٹر نے گول مول جواب دیا۔

’’تمہیں پتہ نہیں کہ رچرڈ آفس میں موجود ہے یا نہیں تو پھر تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا ہے کہ پیٹر اور رستم، رچرڈ کے ہی کسی کام

سے باہر گئے ہوئے ہیں''...... صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''باس نے صبح میرے سامنے انہیں ایک کام کے لئے کہا تھا اور اس کے بعد سے باس بھی نظر نہیں آیا اور اب دو گھنٹے سے پیٹر اور رستم بھی غائب ہیں جس سے میں نے یہی اندازہ لگایا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں باس کے صبح والے کام سے گئے ہوئے ہیں''۔ ویٹر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... صفدر نے سر ہلا کر کہا۔

''ہاں۔ اب تم بتاؤ تم نے یہ کیوں کہا کہ تم پیٹر اور رستم کا انتظار کر رہے ہو''...... ویٹر نے صفدر کو مشکوک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''اس لئے کہ ولیم نے مجھ سے یہی کہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا''...... ویٹر نے پوچھا۔

''کہ ریڈ پاؤڈر کے سلسلے میں پیٹر یا رستم سے ہی بات ہو سکتی ہے اور وہ جیسے ہی آئیں گے۔ ولیم انہیں میری طرف بھیج دے گا''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... ویٹر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''ہاں کیا اس نے غلط کہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں''...... ویٹر نے کہا۔

''کیا وہ پیٹر سے اس بارے میں بات کرے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں بشرطیکہ وہ آ جائے''...... ویٹر نے کہا۔

''اوہ''...... صفدر نے چہرے پر مایوسی طاری کرتے ہوئے کہا۔

''اگر کہو تو میں مدد کروں''...... ویٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ریڈ پاؤڈر کے سلسلے میں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں مگر فی پیکٹ پانچ سو روپیہ میرا کمیشن ہو گا''...... ویٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے جلدی سے کہا۔

''کار ہے تمہارے پاس''...... ویٹر نے پوچھا۔

''پارکنگ کھڑی ہے''...... صفدر نے کہا۔ لہجے سے بے تابی کا اظہار ہو رہا تھا جیسے اسے ریڈ پاؤڈر حاصل کرنے کی بے حد جلدی ہو۔

''بس تو تم باہر کار کے پاس جا کر رکو میں آتا ہوں''...... ویٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے کہا اور ویٹر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واپس چلا گیا۔ صفدر اٹھا اور بیرونی دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔ باہر آ کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھا اور پھر وہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ پارکنگ میں کوئی نہیں تھا۔ اب وہ ویٹر کا منتظر تھا۔ دس منٹ بعد وہ نظر آیا تھا۔ صفدر نے ہاتھ کے اشارے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

سے اسے اپنی جانب بلا لیا پھر جیسے ہی اس ویٹر نے دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کیا۔ صفدر کا مکا پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا اور وہ آواز نکالے بغیر سیٹ کی پشت سے ٹک گیا۔ صفدر کار حرکت میں لے آیا۔ پارکنگ سے کار نکالتے ہی صفدر کار سڑک پر لایا اور کچھ دور جانے کے بعد صفدر نے ایک ویران اور سنسان سڑک پر کار روکی اور ویٹر کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے ہوش آ گیا۔ وہ کسمسایا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں چند لمحے وہ پلکیں جھپکاتا رہا پھر بڑی تیزی سے وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ صفدر نے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

”کوئی غلط حرکت کی تو گولی کھوپڑی کے پار ہو جائے گی“۔ صفدر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے“...... ویٹر نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ریوالور دیکھ کر اس کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا۔

”یہ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے۔ اس پر سائیلنسر بھی لگا ہوا ہے۔ اگر میں نے اس کا ٹریگر دبا دیا تو اس سے نکلنے والی خاموش گولی تمہاری کھوپڑی میں گھس جائے گی اور تم فوراً ہی عالم بالا کی طرف روانہ ہو جاؤ گے“...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا تو وہ کانپ کر رہ گیا۔

”کک کک۔ کیا چاہتے ہو تم“...... ویٹر نے ہکلا کر کہا۔

”تمہارا تعاون“...... صفدر نے کہا۔

”تعاون۔ کیا مطلب۔ کیسا تعاون اور کون ہو تم“...... ویٹر نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”اپنا نام بتانا ہوتا تو تمہیں یہاں کیوں لاتا“...... صفدر نے غرا کر کہا۔

”کیا چاہتے ہو یہی بتا دو“...... ویٹر نے پوچھا۔

”رچرڈ کے بارے میں تھوڑی سے معلومات“...... صفدر نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب“...... ویٹر نے چونک کر کہا۔

”تم پہلے اپنا نام بتاؤ“...... صفدر نے کہا۔

”میرا نام ہیری ہے“...... ویٹر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ اس وقت رچرڈ کہاں ہے“...... صفدر نے کہا۔

”مجھے نہیں پتہ“...... ویٹر نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

”یہ کار چوری کی ہے سمجھے“...... صفدر نے غرا کر کہا۔

”پھر میں کیا کروں۔ یہ بات مجھے کیوں بتا رہے ہو“۔ ہیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ اگر میں تمہیں قتل کر کے کار سے اتر جاؤں تو کوئی زندگی بھر میرا سراغ نہیں لگا سکے گا“...... صفدر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''اوہ''...... ویٹر کے منہ سے نکلا۔

''اب سیدھی طرح میری بات کا جواب دو کہ رچرڈ اس وقت کہاں ملے گا''......صفدر نے پوچھا۔

''وہ کلب میں نہیں ہے''...... ہیری نے کہا۔

''تو پھر کہاں ہے وہ۔ بولو جلدی ورنہ اس بار میں سچ مچ ٹریگر دبا دوں گا''......صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر ہیری انتہائی خوفزدہ ہوگیا۔

''وہ۔ وہ اپنی رہائش گاہ میں ہے''...... ہیری نے جواب دیا۔

''کہاں ہے اس کی رہائش گاہ''...... صفدر نے اسی انداز میں پوچھا۔

''اس کی رہائش گاہ کلب کے عقب میں ہے''۔ ہیری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ رچرڈ آج کل کس کے لئے کام کر رہا ہے''......صفدر نے پوچھا۔

''میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا''...... ہیری نے کہا۔

''رچرڈ نے کسی کے اشارے پر آج ایک لڑکی اغوا کرائی ہے وہ کون ہے جس نے رچرڈ کو اس کام کے لئے ہائر کیا ہے''......صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ باس کوئی لڑکی اغوا نہیں کرا سکتا''۔ ہیری نے فوراً کہا۔

''تمہارے باس کے آدمیوں سہراب اور رستم نے لڑکی اغوا کی

تھی اور پھر اسے عرشی اور ایک اور آدمی کے حوالے کر دیا تھا جو اسے ساتھ لے گئے تھے''......صفدر نے کہا۔

''جب یہ سب جانتے ہو تو مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو''۔ ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ عرشی اور اس کا ساتھی اس لڑکی کو کہاں لے گئے ہیں''۔ صفدر نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... ہیری نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارے انداز سے مجھے صاف محسوس ہو رہا ہے کہ تم بہت کچھ جانتے ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ جو میں پوچھ رہا ہوں مجھے اس کا صحیح صحیح جواب دے دو ورنہ......'' صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ہیری ایک بار پھر اس کا سرد لہجہ سن کر کانپ کر رہ گیا۔

''مم مم۔ میں۔ میں کچھ نہیں جانتا''...... ہیری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکل گئی اور اس کا منہ دوسری طرف گھوم گیا۔ صفدر کا ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا۔

''بولو جلدی ورنہ......'' صفدر نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے علم نہیں ہے''...... ہیری نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا تو اس کے منہ پر ایک بار پھر

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

صفدر کا تھپڑ پڑا۔

''مجھے تشدد پر مجبور مت کرو۔ ورنہ......'' صفدر نے غرا کر کہا۔

''تمہارا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے'' ...... اچانک ہیری نے پوچھا۔

''ہم بھی اس لڑکی کو اغوا کرنا چاہتے تھے'' ......صفدر نے کہا۔

''اغوا۔ کیا مطلب'' ...... ہیری نے حیرت سے کہا۔

''ہاں اسے اغوا کر کے ہم ملک سے نکال لے جانا چاہتے تھے مگر تم لوگوں نے ہمارا کام خراب کر دیا'' ......صفدر نے کہا۔

''تم اس کا کیا کرتے'' ...... ہیری نے پوچھا۔

''کچھ بھی کرتے تمہیں مطلب نہیں ہونا چاہئے''۔صفدر نے کہا۔

''میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ لڑکی کون ہے اور اس کا کس سے تعلق ہے'' ...... ہیری نے کہا۔

''ہاں وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ ہمیں اس کا علم ہے اسی لئے ہم اسے اغوا کرنا چاہتے تھے'' ......صفدر نے کہا۔

''گویا تم غیر ملکی ایجنٹ ہو یا پھر ان کے آلہ کار ہو'' ...... ویٹر نے کہا۔

''کچھ بھی سمجھ لو تم صرف یہ بتا دو کہ عرشی اور اس کا ساتھی اسے لے کر کہاں گئے ہیں'' ......صفدر نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم'' ...... ہیری نے انکار میں سر ہلا کر کہا تو صفدر غرا کر رہ گیا۔

''اب تم اپنی موت کو آواز دے رہے ہو'' ......صفدر نے کہا اور ریوالور اس کے سر سے لگا دیا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں'' ...... ہیری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

کیا وہ اس لڑکی کو رچرڈ کی رہائش گاہ میں لے گئے ہیں''۔صفدر نے پوچھا۔

''نہیں لڑکی وہاں نہیں لے جائی گئی ہے'' ...... ہیری نے کہا۔

''پھر کہاں لے جائی گئی ہے'' ......صفدر نے پوچھا۔

''میں واقعی نہیں جانتا کہ اسے عرشی اور جیگر اغوا کر کے کہاں لے گئے ہیں'' ...... ہیری نے کہا۔

''پھر کون جانتا ہے اور یہ جیگر کون ہے'' ......صفدر نے پوچھا۔

''لڑکی کہاں گئی ہے اس کا جواب تمہیں رچرڈ ہی دے سکتا ہے اور جیگر، رستم اور سہراب کی طرح رچرڈ کا خاص آدمی ہے۔ عرشی کے ساتھ وہی گیا ہوا تھا'' ...... ہیری نے کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ اس لڑکی کو رچرڈ نے کس کے کہنے پر اغوا کیا ہے'' ......صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں'' ...... ہیری نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

''گڈ۔ بتاؤ کون ہے وہ'' ......صفدر نے پوچھا۔

''وہ روز کلب کا مالک پارکر ہے۔ باس کو پارکر نے ہی اس

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

لڑکی کو اغوا کرنے کا ٹاسک دیا تھا''...... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پارکر کا حلیہ بتاؤ''...... صفدر نے کہا تو ہیری نے اسے پارکر کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

''کیا اس سلسلے میں کہیں میرا نام تو نہیں آئے گا''...... ہیری نے صفدر کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ اس معاملے میں کہیں تمہارا نام نہیں آئے گا۔ یہ بتاؤ کہ پارکر نے رچرڈ کو لڑکی کہاں پہنچانے کے لئے کہا تھا''۔ صفدر نے پوچھا۔

''یہ بات صرف باس کو پتہ ہے''...... ہیری نے کہا۔

''رچرڈ کو''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں اسے بھی معلوم ہے''۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تم بہت کچھ جانتے ہو۔ رچرڈ کے آدمیوں میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ بولو''...... صفدر نے پوچھا۔

''جیگر، عرشی، سہراب اور رستم جیسے اختیارات میرے پاس بھی ہیں اور میں بھی باس رچرڈ کا خاص آدمی ہوں''...... ہیری نے کہا۔

''ریڈ پاؤڈر کے لئے تم مجھے اپنے ساتھ کہاں لے جانے والے تھے''...... صفدر نے پوچھا۔

''عقبی عمارت میں۔ ریڈ پاؤڈر وہیں سے سپلائی کیا جاتا ہے یا پھر پارکنگ میں پہنچا دیا جاتا ہے''...... ہیری نے بتایا۔

''کیا اس لڑکی کو بھی وہیں رکھا گیا ہوگا''...... صفدر نے پوچھا۔

''میں کہہ چکا ہوں کہ اسے وہاں نہیں لے جایا گیا ہے''۔ ہیری نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے''...... صفدر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''باس رچرڈ ہی کو علم ہوگا کیونکہ باس نے ہمیں صرف یہی بتایا تھا کہ پارکر نے ایک لڑکی کے اغوا کے لئے دس لاکھ ڈالرز کا سودا کیا ہے۔ باس کو پانچ لاکھ ڈالرز پارکر نے نقد ادا کر دیئے تھے''...... ہیری نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو تم واقعی کچھ نہیں جانتے''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے سچ بول رہا ہوں''...... ہیری نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے جواب دینے کے انداز سے صفدر سمجھ گیا کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے۔ پھر صفدر اس سے کرید کرید کر سوالات کرتا رہا اور پھر جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ ہیری مزید کچھ نہیں بتا سکے گا تو صفدر نے اس کی کنپٹی پر مکا مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔ اس بار اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ وہ صبح ہونے سے پہلے کسی حال میں بھی ہوش میں نہ آ سکے۔ پھر وہ کار سے اتر آیا اترتے ہوئے اس نے میک اپ ہٹا دیا تھا کچھ دیر بعد وہ پیدل ہی ایک جانب بڑھ رہا تھا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

تنویر اور کیپٹن شکیل پوری تندہی اور ذہانت سے کنگ لاج کی نگرانی کر رہے تھے۔ رات ہو چکی تھی، ہر طرف اندھیرا ہو گیا تھا اور کنگ لاج روشنیوں سے جگمگا اٹھا تھا۔

''ابھی تک تو مس جولیا اسی جگہ ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں شاید انہیں اس بات کا یقین ہو گا کہ سفارت خانے کی وجہ سے عمارت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں شاید''...... تنویر نے کہا۔

''چیف کا حکم نہیں ہے ورنہ......'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ورنہ کیا''...... تنویر نے پوچھا۔

''میں اندر جا کر حالات جاننے کی کوشش ضرور کرتا''...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کیسے حالات''...... تنویر نے پوچھا۔

''یہی کہ مس جولیا کو کیوں اغوا کیا گیا ہے اور اندر ان کے

ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرے خیال سے مس جولیا کو اغوا کرنے کا مقصد وہی ہے جو کئی بار پہلے بھی کچھ لوگ حاصل کرنا چاہتے رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''وہ کیا''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''چیف کا پتہ جاننا''...... تنویر نے کہا۔

''شاید ایسا ہی ہو اسی لئے میں اندر جانا چاہتا تھا کہ اگر مس جولیا پر تشدد کیا جا رہا ہو تو میں اس کی مدد کروں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ بات چیف کے ذہن میں بھی ہو گی''...... تنویر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مطلب یہ کہ چیف نے کچھ سوچ کر ہی ہمیں یہاں کی صرف نگرانی کا حکم دیا ہے ورنہ وہ یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ہم اندر جا کر جائزہ لیں اور ضرورت ہو تو مس جولیا کی مدد کریں''...... تنویر نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف کو یقین ہو گا کہ مس جولیا پر تشدد نہیں کیا جائے گا بلکہ یہاں سے انہیں کہیں اور لے جایا جائے گا اسی لئے اس نے صرف نگرانی کرنے کے لئے کہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ شاید ایسا ہی ہے''...... تنویر نے سر ہلایا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ارے یہ کیا''...... اچانک کیپٹن شکیل کے منہ سے نکلا۔ تنویر نے پلٹ کر دیکھا۔ کنگ لاج کے اندرونی دروازے سے دو عورتیں کسی کو سہارا دے کر لا رہی تھیں۔

''یہ تو کسی عورت کو باہر لا رہی ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ شاید مس جولیا ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے دونوں عورتوں نے لائی جانے والی عورت کو ایک کار میں بٹھا دیا پھر وہ واپس چلی گئیں اور ان کے بعد آنے والے دو آدمی کار میں سوار ہو گئے۔ ان دو میں سے ایک اگلی سیٹ پر اور دوسرا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تو کار گیٹ کی جانب بڑھنے لگی۔

''ہونہہ۔ تو یہ جولیا کو یہاں سے لے جا رہے ہیں''...... تنویر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں ان کا تعاقب کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن پہلے ان کی کار کو نکل جانے دو''...... تنویر نے کہا۔

''ظاہر ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ پھر جولیا کو لے جانے والی کار کے آگے جاتے ہی کیپٹن شکیل نے بھی کار آگے بڑھا دی تھی۔

''ہیڈ لائٹس مت جلانا ورنہ ان کو تعاقب کا پتہ چل جائے گا اور ان سے مناسب فاصلہ رکھو''...... تنویر نے کہا۔

''فاصلہ تو میں رکھ رہا ہوں لیکن ہیڈ لائٹس یہاں نہیں تو مین سڑک پر پہنچ کر جلانی ہی پڑیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ اور بات ہو گی''...... تنویر نے آگے جانے والی کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اگلی کار جیسے ہی مین روڈ پر پہنچی کیپٹن شکیل نے ہیڈ لائٹس آن کر دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار بڑھا دی۔

''اگر انہیں شک ہو گیا کہ ان کا تعاقب کیا جا رہا ہے تو وہ یقیناً ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کریں گے''...... تنویر نے کہا۔

''دیکھا جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن یہ مس جولیا کو اب کہاں لے جا رہے ہیں''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''جب یہ کہیں رکیں گے تو جا کر پوچھ لوں گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا مطلب''...... تنویر نے پوچھا۔

''مطلب یہ کہ احمقانہ سوال کیوں کر رہے ہو''...... کیپٹن شکیل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ بوریت سوار ہے اس لئے احمقانہ سوال زبان سے نکل رہے ہیں''...... تنویر نے دانت نکال کر کہا۔

''اب اس میں سوری کہنے والی کون سی بات ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''ہم ان کی کب سے نگرانی کر رہے ہیں کچھ احساس ہے''۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

تنویر نے کہا۔

''ہاں ہے اور شاید تمہیں اس کا احساس کچھ زیادہ ہو رہا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا نہیں ہونا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''ضرور ہونا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی تم سے کہا تھا کہ جا کر کچھ کھا پی لو مگر تم مانے ہی نہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس لئے نہیں مانا کہ میرے جاتے ہی اگر یہ لوگ روانہ ہو جاتے تو تم تعاقب میں چلے جاتے اور میں وہیں رہ جاتا اور چیف کی جھاڑیں کھاتا''...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

''تو تم بھی چیف کی جھاڑ سے ڈرتے ہو''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ چیف نجانے کس بلا کا نام ہے جو اچانک ہی وارد ہو کر کسی کی بھی گردن پکڑ سکتا ہے اسی لئے اس سے ڈر کر رہنا پڑتا ہے کہ اس کی گرفت میں آنے والی گردن میری ہی نہ ہو''...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اگلی کار اب شہر سے باہر جانے والے راستے پر دوڑ رہی تھی۔

''کہیں یہ تعاقب سے آگاہ تو نہیں ہو گئے''...... تنویر نے کہا۔

''فی الحال تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہاں ٹریفک کا رش بہت ہے اس لئے یہ چیک کرنا کہ کوئی کار تعاقب کر رہی ہے ممکن ہی نہیں ہو سکتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''تم بھی ٹھیک ہی کہہ رہے ہو مگر کچھ دیر بعد جب یہ مضافاتی علاقے میں پہنچیں گے تو ٹریفک نہ ہونے کے برابر رہ جائے گا اور اس وقت ان کے لئے تعاقب کا اندازہ لگانا مشکل نہ ہو گا''۔ تنویر نے کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھا جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے سر جھٹک کر کہا۔ تنویر کی بات معقول تھی لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ کچھ دیر بعد اگلی کار جس سڑک پر مڑی وہ سنسان تھی۔ ایک طرف میدان تھا اور دوسری جانب زیر تعمیر عمارتیں تھیں۔ اگلی کار اس سڑک پر پھر ایک موڑ مڑی۔ کیپٹن شکیل نے بھی موڑ عبور کیا اور چونک پڑا۔ کیونکہ اگلی کار موڑ سے چند گز ہی آگے رکی ہوئی تھی اور اس میں سے ایک آدمی اتر رہا تھا پھر دوسرا بھی اتر آیا۔ ان دونوں نے عقبی سیٹ سے اسے اتارا جسے وہ جولیا سمجھ رہے تھے۔ وہ کوئی عورت ہی تھی کٹے ہوئے بال اس کے شانوں پر نظر آ رہے تھے وہ اسے سہارا دے کر ایک جانب بڑھنے لگے۔

کیپٹن شکیل نے بھی کار روک دی اور حیرت سے ان کو دیکھنے لگا اور پھر وہ دونوں اچانک بری طرح چونک پڑے۔ انہیں عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتے اسی لمحے ان کے سروں سے مشین گنوں کی نالیں لگ گئیں اور وہ وہیں ساکت ہو گئے۔

''ہینڈز اپ''...... ایک کڑکتی ہوئی آواز نے کہا تو ان دونوں

نے طویل سانس لیتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر دونوں نے ہاتھ اٹھا لئے۔

''اب چپ چاپ کوئی حرکت کئے بغیر کار سے باہر نکلو۔ جلدی''...... تنویر کے سر پر کھڑے آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہونہہ''...... تنویر کے حلق سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔ وہ حیران تھے کہ جس کار کا وہ تعاقب کرتے ہوئے آئے تھے اس میں موجود دونوں آدمی اور عورت ان کے سامنے موجود تھے پھر یہ دونوں کہاں سے آگئے جنہوں نے انہیں کور کیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتے اگلی کار سے اتر کر عورت کو سہارا دینے والے بھی پلٹ پڑے تھے پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے عورت نے سر سے وگ اتار کر ایک جانب پھینک دی وہ عورت نہیں عورت کے لباس میں کوئی مرد تھا۔

عورت کی جگہ مرد کو دیکھ کر ان کے ذہن سنسنا کر رہ گئے۔ گویا انہیں ڈاج دیا گیا تھا اور ایک مرد، عورت کے حلیئے میں جان بوجھ کر ان کے سامنے عمارت سے نکل کر کار میں سوار ہوا تھا تا کہ وہ اسے جولیا سمجھیں اور وہ اس کے پیچھے آنے پر مجبور ہو جائیں اور ایسا ہی ہوا تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے اسے جولیا ہی سمجھا تھا اور ان کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے تھے جس کے نتیجے میں اب وہ دونوں ان پانچ افراد کے جال میں پھنس چکے تھے۔ اب ان تینوں کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں جو

انہوں نے کار کی سیٹوں کے نیچے سے نکال کر ہاتھوں میں لے لی تھیں اور پھر وہ مشین گنیں لئے ان کی کار کی طرف بڑھنے لگے۔

کیپٹن شکیل کا ذہن بڑی تیزی سے سچویشن کو کنٹرول کرنے کی پلاننگ کر رہا تھا۔

''ان لوگوں کے آنے سے پہلے کچھ کر گزرو''...... کیپٹن شکیل نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا اور تنویر نے خفیف سا سر ہلا دیا۔

''چلو اترو''...... ان میں سے ایک غرایا تھا۔

''اترنا ہی پڑے گا''...... کیپٹن شکیل نے مایوسی سے کہا۔ پھر اس نے بڑی تیزی سے دروازہ کھولا۔ مشین گن والے کا ہاتھ چونکہ کھڑکی سے اندر آیا ہوا تھا اس لئے تیزی سے دروازہ کھولنے پر نہ صرف اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا بلکہ اس کی مشین گن کی نال کیپٹن شکیل کی کنپٹی سے ہٹ گئی اور دروازہ پورے زور سے اس کے سینے سے ٹکرایا۔ وہ بری طرح سے لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل پھرتی سے باہر نکلا اور اس کے مشین گن والے ہاتھ کو پکڑ کر اس نے الٹی قلابازی کھائی۔ دوسرے ہی لمحے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہاں ایک دردناک چیخ بلند ہوئی تھی۔

کیپٹن شکیل کے زور دار جھٹکے نے اس آدمی کی کلائی توڑ دی تھی۔ اسی لمحے تنویر نے بھی تیزی سے دروازہ کھول کر اپنے سر پر کھڑے آدمی کو اچھال کر دور پھینکا اور پھر مشین گن بردار کے سڑک پر گرتے ہی وہ تیزی سے کار سے باہر نکلا اور پھر اس نے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

زمین پر گرے ہوئے آدمی پر یکلخت چھلانگ لگا دی۔ اس سے پہلے کہ زمین پر گرنے والا آدمی اٹھتا تنویر پوری قوت سے اس سے ٹکرایا اور اسے بری طرح سے رگیدتا چلا گیا۔ تنویر نے اس سے مشین گن چھینی اور پھر اسے ٹانگیں مار کر دور اچھال دیا۔ اسی لمحے سامنے سے آنے والے تینوں افراد نے ایک ساتھ ان پر فائرنگ کر دی۔ کیپٹن شکیل بھی اپنے مدمقابل سے مشین گن چھین چکا تھا۔ گولیاں ان دونوں کے اردگرد پڑیں تو وہ تیزی سے کروٹیں بدلتے چلے گئے۔ کیپٹن شکیل کار کے نیچے سے رینگ کر تنویر کی طرف آ گیا۔

”بھاگو“...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ایک طرف دوڑ پڑا۔ تنویر نے بھی حالات کے پیش نظر وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا تھا اور فوراً کیپٹن شکیل کے پیچھے دوڑ پڑا۔ وہ دونوں تیزی سے سامنے موجود ایک زیر تعمیر عمارت کی طرف دوڑ رہے تھے۔ فضا مسلسل مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہی تھی اور گولیاں ان دونوں کو اپنے سروں اور اردگرد سے گزرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے وہ عمارت کے پاس پڑے ہوئے پانی سے بھرے ہوئے ڈرموں کے پیچھے کود گئے اور پھر انہوں نے خود کو سنبھالتے ہی اس طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی جس طرف سے ان پر فائرنگ کی جا رہی تھی۔

ان کے فائرنگ کرتے ہی ایک چیخ ابھری اور انہوں نے ایک

آدمی کو اچھل کر نیچے گرتے جبکہ باقی دو افراد کو تیزی سے سائیڈوں کی طرف چھلانگیں لگاتے دیکھا۔ دونوں چھلانگیں لگاتے ہوئے سڑک کی نشیب میں اتر گئے تھے اور پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں ان دونوں میں سے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

”اب کیا کریں“...... تنویر نے پوچھا۔

”ان کے سامنے آنے کا انتظار جب تک وہ سامنے نہیں آ جاتے ہم یہاں سے ہل بھی نہیں سکتے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ ہم یہاں رکیں گے تو وہ پیچھے سے نکل کر آ جائیں گے اور ہمیں دیکھتے ہی ہم پر ٹوٹ پڑیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”تو پھر تم بتاؤ۔ کیا کرنا ہے“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”اس سے پہلے کہ وہ ایسا کریں۔ ہم تاریک عمارت کے پیچھے سے ہوتے ہوئے سڑک کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہ جیسے ہی دکھائی دیں گے ہم ان پر فائرنگ کر دیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ کچھ دیر ہم یہیں رک جائیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ان کے مخالف خاموش تھے۔ نہ کوئی آواز تھی اور نہ ہی ان کی جانب سے فائرنگ ہو رہی تھی۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

اچانک تنویر نے سر اوپر کر کے ان کا جائزہ لینا چاہا۔ لیکن جیسے ہی اس نے سر اوپر کیا مخالف سمت سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور کئی گولیاں تنویر کے عین سر کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔

''بیٹھے رہو۔ کیوں ٹارگٹ بننا چاہتے ہو''...... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا۔

''مجھے ایسا لگا تھا کہ اس طرف اب کوئی نہیں ہے''...... تنویر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہم پہلے ہی ان کے ڈاج میں آ کر چیف کے عتاب کو آواز دے چکے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یعنی مرد کو مس جولیا سمجھ کر''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں اگر ہم اس مرد کو مس جولیا سمجھنے کا دھوکہ نہ کھاتے تو ان کے تعاقب میں یہاں تک کیوں آتے''...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بات تو ہے''...... تنویر نے سر ہلا کر کہا۔ ٹھیک اسی لمحے انہوں نے وہ کار اسٹارٹ ہو کر آگے جاتے دیکھی جس کے تعاقب میں وہ یہاں تک آئے تھے۔ کار سیدھی ہی جا رہی تھی پھر اس کی عقبی سرخ روشنی ایک موڑ پر غائب ہو گئی۔

''شاید اب وہ نکل گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پتہ نہیں یہ دونوں یہاں کیسے پہنچ گئے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کا یہاں ہماری تاک میں ہونا ثابت کرتا ہے کہ انہیں علم تھا

کہ ہم یہاں آئیں گے یا آ رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''یقیناً ہو گا کیونکہ مرد کو عورت بنا کر کار میں بٹھانے کا مطلب یہی تھا کہ ہم اسے مس جولیا سمجھ کر اس کار کا تعاقب کریں اور وہ ہمیں یہاں لا کر ٹھکانے لگا دیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر تمہارا خیال صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ اپنے تعاقب سے آگاہ ہو چکے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''تعاقب نہیں نگرانی کہو۔ نگرانی سے آگاہ ہونے کے بعد ہی انہوں نے ہمیں وہاں سے ہٹانے کیلئے یہ ڈرامہ رچایا تھا تاکہ وہ جولیا کو کسی دوسری جگہ منتقل کر سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پھر اب کیا کرنا ہے''...... تنویر نے پوچھا۔

''ہمارے جانے کے بعد اب وہ مس جولیا کو اس عمارت سے نکال کر کہیں بھی لے جا سکتے ہیں۔ یہ بات چیف کسی بھی طرح برداشت نہیں کرے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ سب ہم نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا۔ ہم تو یہ سمجھ کر ہی ان کے پیچھے آئے تھے کہ یہ جولیا کو عمارت سے نکال کر کہیں اور شفٹ کر رہے ہیں۔ اگر چیف نے ہمیں ان کی نگرانی کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اب تک اس عمارت میں گھس کر ان سب کا خاتمہ کر کے جولیا کو وہاں سے نکال کر لے آیا ہوتا۔ چیف کو بھی نجانے کیوں مجرموں کو ڈھیل دینے کی عادت سی ہو گئی ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

اچانک انہیں کوئی چیز ڈرموں سے ٹکرا کر نیچے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے اچانک ایک زور دار دھماکا ہوا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ڈرموں کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہواؤں میں اُڑتے چلے گئے ہوں۔ دوسرے ہی لمحے ان کے ذہنوں میں یکلخت تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ جو شاید موت کی تاریکی تھی۔

صاحبِ طرز مصنف جناب ظہیر احمد
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
"گولڈن پیکیج"
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

بلیک زیرو کنگ لاج پہنچ گیا تھا اور عمارت کے سامنے موجود ایک چھوٹے سے پارک میں ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس جگہ وہ بیٹھا ہوا تھا وہاں سے کنگ لاج صاف نظر آتا تھا۔ نہ صرف کنگ لاج بلکہ اس کا بیرونی دروازہ بھی۔ تنویر اور کیپٹن شکیل اس سے کچھ ہی فاصلے پر ایک کار میں موجود تھے۔ انہوں نے کئی مرتبہ بلیک زیرو کی جانب دیکھا تھا مگر انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی تھی اور بلیک زیرو چاہتا بھی یہی تھا کہ وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہی ہوں۔ پھر بلیک زیرو نے وہاں سے ایک کار میں کسی عورت کو لے جاتے دیکھا۔ پہلے تو اس نے بھی یہی سوچا تھا کہ وہ لوگ شاید جولیا کو کہیں لے جا رہے ہیں اور اسے ان کا تعاقب کرنا چاہئے۔ مگر عمران کی جولیا کے اغوا کے کے بارے میں بتائی ہوئی تفصیلات ذہن میں ابھرتے ہی اس نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ ختم کر دیا تھا۔ وہ لوگ بڑی پلاننگ سے جولیا کو اغوا کر کے یہاں تک

لائے تھے اور راہ میں انہوں نے صفدر کو بڑی صفائی سے تعاقب سے جھٹک دیا تھا اس لئے اب بھی وہ دھوکہ دے سکتے تھے۔

ممکن تھا کہ ان لوگوں نے کیپٹن شکیل کی کار دیکھ لی ہو اور سمجھ گئے ہوں کہ کوئی ان کی نگرانی کر رہا ہے اس لئے جولیا کو کہیں اور لے جانے سے پہلے انہوں نے نگرانوں کو ہٹانے کا فیصلہ کیا ہو اور اس کے لئے کسی عورت کو کار میں کہیں لے جانے کا ڈرامہ رچا رہے ہوں تاکہ نگرانی کرنے والے اس کار کے پیچھے چلے جائیں اور راستہ صاف ہونے پر وہ جولیا کو وہاں سے نکال کر لے جائیں اس لئے اس نے وہیں رکنے کا فیصلہ کیا تھا پھر کنگ لاج سے نکلنے والی کار اور کیپٹن شکیل کی کار کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پارک کی سائیڈ میں کھڑی اپنی کار میں آ گیا۔

اس نے کار میں بیٹھتے ہی ڈیش بورڈ سے دوربین نکالی اور اسے آنکھوں سے لگا کر کنگ لاج کا جائزہ لینے لگا۔ اسی لمحے کنگ لاج کی اندرونی عمارت کے مین دروازے پر تین آدمی نمودار ہوئے وہ تینوں ہی غیر ملکی تھے انہوں نے ایک عورت کو سنبھال رکھا تھا وہ عورت اپنے پیروں پر چل رہی تھی مگر اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نشے کی حالت میں ہو۔ اس کے لڑکھڑاتے قدموں کو ان تین میں سے دو افراد سہارا دیئے ہوئے تھے۔

بلیک زیرو نے دوربین کو فوکس کیا۔ اب وہ اس عورت کو دیکھ

سکتا تھا وہ بلاشبہ جولیا ہی تھی اور اس کا یہ خیال صحیح نکلا تھا کہ وہ ایک بار پھر ڈاج دے سکتے ہیں۔ پہلے جانے والی کار میں یقیناً جولیا نہیں تھی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ سرے ہی سے اس میں کوئی عورت نہ رہی ہو اور جو عورت نظر آئی تھی وہ زنانہ لباس میں کوئی مرد ہو کیونکہ جولیا تو اب سامنے آئی تھی۔ اس طرح وہ لوگ کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے پیچھے لگا کر یہاں سے ہٹا لے گئے تھے۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان لوگوں نے جولیا کو ایک کار کی عقبی سیٹ پر بٹھا دیا پھر ان میں سے دو اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور ایک نے اسٹیرنگ سنبھال لیا چند لمحوں بعد وہ کار گیٹ سے نکل کر سڑک پر آ گئی۔ ان کی کار سڑک پر آتے دیکھ کر بلیک زیرو نے دوربین واپس ڈیش بورڈ میں رکھی اور اس نے اگنیشن میں لگی ہوئی چابی سے کار اسٹارٹ کی۔ جیسے ہی کنگ لاج سے نکلنے والی کار سڑک پر آگے بڑھی۔ بلیک زیرو نے کار اس کار کے پیچھے لگا دی۔

فاصلہ اس نے اتنا رکھا تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی اس کی موجودگی اور اپنے تعاقب سے آگاہ نہ ہو سکیں۔ کار مختلف راستوں پر دوڑتی ہوئی پہلے ہائی وے کراسنگ کی طرف گئی اور پھر آگے جاتے ہی ڈرائیور نے کار کا رخ مضافات کی طرف جانے والی سڑک کی طرف گھما دیا۔

بلیک زیرو انہیں مضافات کی طرف جاتے دیکھ کر ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ ان کے اس طرف مڑنے کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

تھا کہ وہ اپنے کسی اور ٹھکانے پر جولیا کو لے جا رہے تھے۔ ان کی کار تیز رفتاری سے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ یہاں چونکہ ٹریفک کا اژدہام نہیں تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ان سے مناسب فاصلہ رکھ کر ان کا تعاقب کر رہا تھا۔ جولیا کو لے جانے والی کار دو گھنٹوں تک دوڑتی رہی اور پھر بلیک زیرو نے کار کو کچی سڑک پر اتر کر ایک فارم ہاؤس کی طرف جاتے دیکھا۔ یہاں متعدد فارم ہاؤس تھے۔ بلیک زیرو نے کار سڑک کی سائیڈ پر موجود ایک ٹیلے کے پاس روکی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے باہر نکلا اور ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔

ٹیلے پر چڑھ کر وہ اس طرف دیکھنے لگا جس طرف جولیا کو لے جانے والی کار گئی تھی۔ کار تھوڑی دور موجود ایک فارم ہاؤس کے پاس جا کر رک گئی تھی۔ فارم ہاؤس کافی بڑا لگ رہا تھا اور اس کے گرد موجود چار دیواری پر خاردار تاروں کی باڑ تھی۔ وہ لوگ گیٹ سے اندر داخل ہو کر اس عمارت کی جانب چلے گئے تھے جو فارم ہاؤس کے احاطے میں نظر آ رہی تھی۔ عمارت کے برآمدے میں کم پاور کا بلب ٹمٹما رہا تھا۔ بلیک زیرو چونکہ ٹیلے کی چوٹی سے دیکھ رہا تھا اس لئے اسے عمارت کا بڑا سا احاطہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے انہیں کار برآمدے میں روک کر جولیا کو نکالتے اور اسے لے کر اندرونی حصے کی طرف بڑھتے دیکھا۔ برآمدے اور گیٹ کے سوا فارم ہاؤس کا زیادہ تر حصہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ بلیک زیرو

نے کچھ سوچا پھر جیب سے نقاب نکال کر چہرے پر لگایا اور ٹیلے سے دوسری جانب اترتا چلا گیا۔ نیچے آتے ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں فارم ہاؤس کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ سائیڈ دیوار کے قریب موجود ٹیلے پر چڑھ گیا اور پھر اس نے باڑ کے تار پکڑ کر کھینچے اور اوپر والا تار اس سے اوپر والے تار سے اور نیچے والا تار اس سے نیچے والے تار میں اٹکا دیا اور پھر وہ درمیان میں بننے والے خلا سے دوسری طرف کود گیا۔

اس نے جو جگہ اندر داخل ہونے کے لئے منتخب کی تھی وہاں خاصی تاریکی تھی۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا اور ٹھٹھک کر رک گیا۔ اسے یکلخت ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ آواز ایسی تھی جیسے کوئی خشک پتوں پر چل رہا ہو۔ اس نے زمین پر اکڑوں بیٹھتے ہوئے اندھیرے میں آواز کی سمت نظریں جما دیں۔ اچانک آواز اور واضح طور پر سنائی دی اور وہ چوکنا ہو گیا۔ یقیناً کوئی آس پاس موجود تھا۔ ممکن ہے وہ جو کوئی بھی تھا۔ بلیک زیرو کی آمد سے آگاہ ہو چکا ہو اور اب اس کی تاک میں ہو۔

''کون ہے ادھر''...... اچانک ایک کرخت آواز ابھری۔ بولنے والے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بھی اس طرف کسی کو موجودگی کا احساس تو ہوا ہو مگر یقین نہ ہو۔

''کون ہے بولو۔ ورنہ......'' کرخت آواز والے نے پھر کہا۔ اس ورنہ کے بعد خاموشی چھا گئی۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ ورنہ کے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

بعد چپ ہو جانا خاموش دھمکی ہے۔

”میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے اور تم میری مشین گن کی زد پر ہو۔ خاموشی سے ہاتھ اٹھا کر آگے آجاؤ ورنہ میں فائرنگ کرنے میں دیر نہیں کروں گا“...... وہی آواز پھر ابھری۔

ایک لمحے کے لئے بلیک زیرو نے سوچا کہ شاید اسے واقعی دیکھ لیا گیا ہے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا خیال خود ہی رد کر دیا۔ اس سے کہا گیا تھا کہ اسے دیکھ لیا گیا ہے اور تم میری مشین گن کی زد پر ہو۔ اگر وہ واقعی دیکھ لیا گیا ہوتا تو بولنے والا اس سے کہتا کہ ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ اور وہ مشین گن لے کر فوراً اس کے سامنے آجاتا جبکہ ایسا نہیں ہوا تھا۔

اس نے بلیک زیرو کو نہیں دیکھا تھا اور یہ جملہ اس نے بلیک زیرو کو محض ڈاج دینے کے لئے استعمال کیا تھا جبکہ وہ بلیک زیرو کو بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ بلیک زیرو کچھ اور نیچے ہو گیا اور اس نے اپنے کان آہٹوں پر لگا دیئے۔ چند لمحے بعد سرسراہٹ پھر ابھری ایسا ہی لگا جیسے کوئی گھٹنوں کے بل چل رہا ہو۔ بلیک زیرو محتاط ہی نہیں چوکنا بھی ہو گیا۔ سرسراہٹ قریب آتی جا رہی تھی پھر وہ شخص بلیک زیرو کے بے حد قریب آگیا۔

بلیک زیرو نے سانس تک روک لیا مبادا سانسوں کی بازگشت آنے والے کو اپنی جانب متوجہ نہ کر لے۔ آنے والا اب اس سے اتنے قریب تھا کہ وہ نہ صرف اس کے سانسوں کی بازگشت سن رہا

تھا بلکہ وہ ہاتھ بڑھا کر اسے چھو بھی سکتا تھا اس کے علاوہ اس کا سفید لباس بھی چمک کر اس کی موجودگی ظاہر کر رہا تھا جبکہ بلیک زیرو کا لباس سیاہ رنگ کا تھا جو اندھیرے کے باعث دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔ اس کے برعکس سفید لباس عمارت سے چھنکنے والی روشنی کے عکس میں چمک رہا تھا۔

وہ چند قدم آگے بڑھا پھر کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اس کے ہاتھ میں مشین گن دیکھی تھی۔ اچانک وہ ہوا جس کی بلیک زیرو کو ہرگز توقع نہیں تھی۔ اسے اپنے قریب ایک سانپ کی تیز پھنکار سنائی دی۔ سانپ کی پھنکار سن کر بلیک زیرو بے ساختہ اچھل پڑا اور اس اچھلنے سے پیدا ہونے والی آوازوں نے سفید لباس والے مشین گن بردار کو چونکا دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو سنبھلتا اسی لمحے سفید لباس والا اس پر تیزی سے جھپٹا۔ بلیک زیرو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر فوراً اور انتہائی پھرتی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ سفید لباس والا اس کی جگہ گرا جہاں ایک لمحہ پہلے بلیک زیرو موجود تھا۔

اس کے گرتے ہی بلیک زیرو نے پلٹ کر اس پر جست لگائی اور اس کی گردن دبوچ لی لیکن وہ خاصا طاقتور تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے بلیک زیرو کو اچھال کر دور پھینک دیا۔ پھر بلیک زیرو سنبھلا اور وہ ایک بار پھر اچھل کر اس پر آگرا۔ اس کا حریف اتنا تیز اور پھرتیلا تھا کہ بلیک زیرو بھی اس کی پھرتی اور تیزی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ بلیک زیرو نے اپنے حریف کو یکلخت دونوں

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ہاتھوں میں جکڑا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور سفید لباس والا اس کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا زور دار جھٹکے سے اس کے سامنے آ گرا۔

سفید لباس والا جیسے ہی نیچے گرا بلیک زیرو نے فوراً اس پر چھلانگ لگا دی لیکن سفید لباس والے نے فوراً کروٹ بدل لی۔ بلیک زیرو ٹھیک اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ قبل سفید لباس والا موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو سنبھلتا، سفید لباس والے نے کروٹ بدلی اور تیزی سے بلیک زیرو کے سینے پر آ گیا لیکن بلیک زیرو بھی عام فائٹر نہیں تھا۔ سفید لباس والا جیسے ہی اس کے سینے پر سوار ہوا بلیک زیرو نے ٹانگیں گھما کر اس کی گردن میں قینچی کی طرح پھنسائیں اور پھر اس کی ٹانگیں تیزی سے حرکت میں آئیں اور سفید لباس والا اس کی ٹانگوں کے زور سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیچے آتا بلیک زیرو کی ٹانگیں ایک بار پھر چلیں اور ٹھیک سفید لباس والے کے پہلو سے ٹکرائیں۔

سفید لباس والے کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ رول ہوتا ہوا سائیڈ میں جا گرا۔ بلیک زیرو اچھل کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے اس طرف لپکا جس طرف سفید لباس والا گرا تھا۔

سفید لباس والے نے شاید اس کا ہیولا دیکھ لیا تھا اس نے اچھل کر بلیک زیرو پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اسے دبوچنے کے لئے جیسے ہی بلیک زیرو کی طرف آیا۔ بلیک زیرو اچھلا اور اس نے

فلائنگ کک پوری قوت سے سفید لباس والے کے سینے پر ماری۔ دوسرے لمحے سفید لباس والے کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ہوا میں بلند ہو کر ایک بار پھر پیچھے جا گرا۔

بلیک زیرو ایک بار پھر اس کی طرف لپکا۔ سفید لباس والے نے اسے اپنے طرف آتے دیکھا تو وہ لیٹے لیٹے یوں اچھلا جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے۔ وہ اُڑتا ہوا جیسے ہی بلیک زیرو کی طرف آیا بلیک زیرو کے دونوں ہاتھ آگے بڑھے اور اس نے سفید لباس والے کو ہوا میں ہی دبوچا اور اس نے ہاتھوں کو گردش دیتے ہوئے سفید لباس والے کو اچھال کر دور پھینک دیا۔ بلیک زیرو بھی پوری قوت لگانے کی وجہ سے الٹ کر گر گیا تھا۔ جیسے ہی وہ گرا اسی لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ ایک ہولناک چیخ گونجی اور پھر ہر طرف آگ ہی آگ پھیلتی چلی گئی۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"اسے باندھ دو"...... جولیا کو لانے والوں میں سے ایک آدمی نے اپنے دوسرے ساتھی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"کیا ضرورت ہے باندھنے کی"...... دوسرے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ نانسنس"...... تیسرے آدمی نے غرا کر کہا جو ادھیڑ عمر غیر ملکی تھا۔

"سس۔ سس سوری باس۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اسے باندھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ نیم بے ہوش ہے اور......" دوسرے آدمی نے کہا۔

"اور کیا"...... اس کے خاموش ہونے پر باس نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں باس"...... اس نے کہا۔

"تو خاموش رہو نانسنس اور گلیم کی ہدایت پر فوراً عمل کرو"

باس نے غرا کر کہا۔

"یس باس"...... اس نے ہکلا کر کہا۔

"چلو۔ باندھو اسے کرسی پر"...... باس نے اسی انداز میں کہا۔

"یس باس"...... اس نے کہا۔

"رکو وکٹر۔ اسے میں اپنے طریقے سے باندھوں گا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد یہ خود کو آزاد نہ کرا سکے"...... پہلے آدمی نے کہا جس کا نام گلیم تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہی باندھ لو"...... وکٹر نے کہا تو گلیم آگے بڑھا اور اس نے فرش پر ایک جانب پڑی رسی اٹھائی اور جولیا کے قریب آ گیا پھر اس نے رسی کا پھندا سا بنا کر جولیا کی گردن میں ڈالنا چاہا کہ اچانک جولیا کی ٹانگ حرکت میں آئی اور گلیم چیختا ہوا آگے کی طرف جھکتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ جھکا اسی لمحے جولیا کا زوردار مکا اس کی گردن کے پچھلے حصے پر پڑا اور گلیم منہ کے بل جولیا کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا۔ خود جولیا بھی کھڑی نہ رہ سکی تھی کیونکہ مکا مارتے ہی اسے زوردار چکر آیا تھا اور وہ کرسی سے ٹکرا کر فرش پر گرتی چلی گئی۔

"نانسنس۔ ایک نیم بے ہوش لڑکی قابو میں نہیں آ رہی تو پھر اور کیا کرو گے تم لوگ"...... باس نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گا"...... گلیم نے اٹھ کر غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے جولیا کی جانب بڑھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"نہیں۔ وہ اب شاید مکمل طور پر بے ہوش ہو چکی ہے اس لئے اسے اٹھا کر کرسی سے باندھ دو"...... باس نے غرا کر کہا۔

"یس باس"...... گلیم نے کہا مگر اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے یہ سب کچھ اسے پسند نہ آیا ہو۔ اس نے جولیا کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور غصیلے انداز میں گھورتے ہوئے اسے رسی سے باندھنے لگا۔

"اس کا ہینڈ بیگ کہاں ہے"...... باس نے اچانک پوچھا۔

"معلوم نہیں باس۔ یہ جب لائی گئی تھی تو اس کے پاس سے ہمیں کوئی ہینڈ بیگ نہیں ملا تھا"...... وکٹر نے کہا۔

"تب شاید یہ اپنا ہینڈ بیگ ریسٹورنٹ میں عمران کے پاس چھوڑ آئی ہو گی کیونکہ رستم اور سہراب نے بتایا تھا کہ انہوں نے اسے ریسٹورنٹ کے واش روم میں شکار کیا تھا"...... باس نے کہا۔ اسی لمحے باہر اچانک ایک زور دھماکہ ہوا اور وہ اچھل پڑے۔ دھماکے کی آواز کہیں قریب ہی سے آئی تھی۔

"یہ کیا ہوا"...... وکٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں"...... گلیم نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم دونوں ہی نانسنس ہو۔ یہ بارودی سرنگ کے پھٹنے کا دھماکہ تھا"...... باس نے کہا تو وہ دونوں باس کی بات سن کر بری طرح سے اچھل پڑے۔

"مگر باس وہ تو ریموٹ......" گلیم نے کہنا چاہا۔

"شٹ اَپ یو نانسنس۔ آؤ میرے ساتھ"...... باس نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے لپکے۔ وہ راہداری میں دوڑنے کے سے انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔

"باس۔ آگ"...... گلیم نے راہداری کی بیرونی سمت کھلنے والی کھڑکی کی جانب دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس طرف عمارت سے کچھ ہی دور ایک سمت میں آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ وہاں آگ جھاڑیوں میں لگی ہوئی تھی۔ آگ دیکھتے ہی باس باہر جانے کی بجائے تیزی سے سائیڈ میں موجود لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن میں گھس گیا۔ کیبن میں ایک بڑی میز پر ایک بریف کیس نما ٹرانسمیٹر اور ایک عجیب سی مشین رکھی ہوئی تھی۔ مشین کا ایک سرخ بلب بار بار سپارک کر رہا تھا۔ وکٹر مشین کی طرف بڑھا اور اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین پر لگا ہوا سرخ بلب بجھ گیا اور مشین جو آن تھی وہ فوراً آف ہو گئی۔

"یہ کس نے آن کیا تھا۔ نانسنس"...... باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں نے باس"...... وکٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... باس اس کی جانب مڑتے ہوئے غرایا۔

"احتیاطاً باس"...... وکٹر جھجکتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ تمہیں علم نہیں تھا کہ باہر اپنے آدمی بھی موجود ہیں۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

نجانے کون شکار ہوا ہے"...... باس نے انتہائی خونخوار لہجے میں غرا کر کہا۔

"و۔ وہ۔ بب بب۔ باس"...... وکٹر ہکلا کر رہ گیا۔ ٹھیک اسی لمحے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ ابھری اور ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔

"باس باہر بارودی سرنگ پھٹ گئی ہے اور مارک اس کا شکار ہو گیا ہے"...... مسلح آدمی نے کہا۔

"آگ بجھانے کا انتظام کیا ہے تم نے"...... باس نے آنے والے مسلح آدمی سے پوچھا۔

"یس باس آگ بجھائی جا رہی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر کوئی اس طرف آیا اور اس نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو کیا جواب دو گے اسے"...... باس نے پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"نانسنس۔ دھماکے کی آواز دور تک گئی ہو گی اگر کوئی پولیس پٹرولنگ اسکواڈ کی کار نزدیک ہوئی تو اس نے دھماکہ ضرور سنا ہو گا"...... باس نے کہا۔

"یس باس میں سمجھ گیا"...... اس آدمی نے کہا۔

"اور وہ دھماکے کی وجہ جاننے ضرور آئیں گے تمہیں یہی بیان دینا ہے کہ دھماکے کی آواز سن کر تم باہر نکلے تو بھوسے میں آگ لگی ہوئی تھی اور ایک کار تیزی سے شہر کی جانب جا رہی تھی سمجھ

گئے"...... باس نے سے کہا۔

"یس باس"...... مسلح آدمی نے کہا۔

"مارک کی لاش اٹھوانے کا انتظام کرو"...... باس نے کہا۔

"باس لاش کے ٹکڑے ہو گئے ہیں"...... اس آدمی نے بتایا۔

"ٹھیک ہے تیزی سے ٹکڑے سمیٹ کر پلاسٹک کے بیگ میں بھر کر رکھ دو۔ بعد میں دفن کر دینا"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے سر ہلا کر کہا۔

"آؤ"...... باس نے کہا۔ وہ اس کمرے سے باہر آئے پھر راہداری کا باقی حصہ طے کر کے وہ باہر نکل آئے یہاں کئی آدمی آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ آگ بجھ گئی تھی البتہ کہیں کہیں سے دھواں نکل رہا تھا۔

"لاش کے ٹکڑے تلاش کرو اور انہیں تھیلے میں بند کر دو"۔ مسلح آدمی نے وہاں موجود افراد سے کہا۔

"لاش کا ایک ہاتھ نہیں مل رہا"...... وہاں موجود افراد میں سے ایک نے ان کے قریب آ کر کہا۔

"جلدی تلاش کرو۔ بڑی ٹارچیں اٹھا لاؤ"...... وہ غرایا اور پھر ایک آدمی تیزی سے عمارت کی جانب دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد چھ سات ٹارچیں اندھیرے میں چمکنے لگیں۔ مارک کا ہاتھ عمارت کے قریب ہی ایک کیاری سے ملا تھا۔ انہوں نے ہاتھ لا کر لاش کے ٹکڑوں کے ساتھ رکھ دیا پھر ان ٹکڑوں کو ایک تھیلے میں ڈالا

اور دو آدمی اسے اٹھا کر لے گئے باقی آدمی پورے احاطے اور فارم ہاؤس کا جائزہ لینے لگے۔ وہ چار دیواری کے ساتھ ہر طرف پھیل گئے تھے۔

''پورے فارم ہاؤس میں کوئی غیر آدمی نہیں ہے باس''...... دس منٹ بعد لاش کی اطلاع دینے والے نے آ کر کہا۔

''کیا تم نے اچھی طرح سے تسلی کر لی ہے''...... باس نے کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''اوکے''...... باس نے کہا۔

''اگر آپ کا حکم ہو تو فارم ہاؤس کے باہر کا بھی جائزہ لے لیا جائے''...... اطلاع دینے والے نے کہا۔

''نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک حادثہ تھا جو اپنے آدمی کی غلطی سے ہوا ہے''...... باس نے کہا۔

''دوسرے لوگ خوفزدہ ہیں باس وہ ڈر رہے ہیں کہ کہیں کوئی اور بارودی سرنگ نہ پھٹ جائے''۔ اطلاع دینے والے نے کہا۔

''ان سے کہو کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ بارودی سرنگیں مشین سے آپریٹ ہوتی ہیں اور میں نے بارودی سرنگوں کی آپریٹنگ مشین بند کر دی ہے''...... باس نے کہا۔

''یس باس''...... مسلح آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سب کو ان کی جگہوں پر بھیج دو۔ ہمارے لئے یہ دو دن بہت اہم ہیں''...... باس نے کہا۔

''یس باس''...... مسلح آدمی نے کہا۔

''اب جاؤ''...... باس نے کہا پھر وہ مڑا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا چند لمحوں کے بعد وہ اس کمرے میں موجود تھے جہاں جولیا بندھی بیٹھی تھی۔

''اس سے پوچھ گچھ کی جائے باس''...... وکٹر نے پوچھا۔

''نہیں''...... باس نے کہا۔

''کیوں باس۔ کیا اس سے معلومات حاصل نہیں کریں گے یہ بہت کچھ جانتی ہے''...... گلیم نے پوچھا۔

''ہاں جانتی ہے مگر''...... باس خاموش ہو گیا۔

''مگر کیا باس''...... وکٹر نے پوچھا۔

''یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تربیت یافتہ لیڈی ایجنٹ ہے۔ تم اس کے جسم کا ریشہ ریشہ بھی الگ کر دو گے تب بھی یہ زبان نہیں کھولے گی''...... باس نے کہا۔

''تشدد کے آگے سب ہی زبان کھول دیتے ہیں باس۔ آپ مجھے اجازت تو دیں''...... وکٹر نے کہا۔

''نہیں''...... باس نے انکار میں سر ہلایا۔

''کیوں باس''...... وکٹر نے پھر پوچھا۔

''اس لئے کہ پوچھ گچھ میں وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے حصے کا کام کرو''...... باس نے کہا۔

''وہ بھی ہو رہا ہے باس''...... وکٹر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران ان لوگوں میں سے ہیں جن کی ایک ایک بوٹی الگ کر دی جائے تب بھی وہ زبان بند ہی رکھیں گے"...... باس نے کہا۔

"ہونہہ۔ آپ جانتے ہیں باس کہ میں نے بڑوں بڑوں کی زبان کھلوائی ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں"...... باس نے سر ہلا کر کہا۔

"وہ مرد تھے جبکہ یہ ایک عورت ہے۔ ایک عام سی کمزور عورت جو میرے سامنے زیادہ دیر اپنی زبان بند نہیں رکھ سکے گی"...... وکٹر نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے۔ نانسنس"...... باس نے کہا۔

"آپ مجھے ایک موقع تو دیں باس"...... وکٹر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"فضول بحث کی ضرورت نہیں۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا سمجھے تم"۔ باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"لیس باس"...... وکٹر نے سر ہلا کر کہا۔

"اور جو کچھ کہا ہے اس پر عمل کرو اور جولیا کو کمرے میں بند کر کے چلنے کی تیاری کرو"...... باس نے کہا۔

"لیس باس"...... وکٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات تھے جیسے باس نے اس کی بات نہ مان کر اسے ذہنی کرب میں مبتلا کر دیا ہو۔

WAQARAZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

سر سلطان اپنے آفس میں بیٹھے روز مرہ کا کام کر رہے تھے کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"السلام علیکم۔ سر سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان نے انتہائی مدبرانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) باہوش و حواسِ خمسہ، بزبانِ خود بول رہا ہوں"...... دوسری جانب سے عمران کی شوخ آواز آئی۔

"عمران تم۔ کہاں تھے۔ کافی دنوں بعد فون کیا ہے"۔ سر سلطان نے بڑے محبت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ عمران نے بہت دنوں بعد فون کیا تھا۔

"میں آپ کے خوابوں اور خیالوں کے سوا کہاں ہو سکتا ہوں اب۔ اپنے اصل ٹھکانے کا تو میں کہہ نہیں سکتا کیونکہ میں

پاکیشیائی عوام کی فلاح کے لئے بھاگ دوڑ کر کے اپنی جوتیاں چٹخاتا رہتا ہوں۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میں ملک و قوم کو انسانیت کے دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہوں اور جب میں مشن مکمل کر کے کامیاب کامران واپس لوٹتا ہوں تو چیف مجھے ردی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھما دیتا ہے جسے اس نے چیک کا نام دیا ہوا ہے۔ چیک کو بنک میں کیش کرانے جاؤ تو اتنی رقم نہیں ملتی جتنی چیک کو ردی میں بیچ کر مل سکتی ہے۔ اس کے علاوہ......'' عمران کی زبان کا چرخہ چل پڑا پھر بھلا آسانی سے کہاں رکنے کا نام لے سکتا تھا۔ سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''چیف نے ظاہر ہے تمہیں اتنی مالیت کا چیک ہی دینا ہے جتنا تم کام کرتے ہو۔ اب یہ تو ممکن ہی نہیں کہ چھوٹے سے کام کے لئے چیف تمہارے لئے سرکاری خزانے کا منہ ہی کھول دے کہ لے لو جتنا لینا ہے''...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ میں تو سمجھا تھا کہ میں چیف کی آپ کو شکایت لگاؤں گا تو آپ اسے فوراً اپنے سامنے لائن حاضر ہونے کا کہیں گے اور اس کے کان کھینچیں گے الٹا آپ نے میرے ہی کان کھینچنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ تو ناانصافی ہے۔ سراسر ناانصافی''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ایسا تو خیر نہ کہو اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ نہ چیف تم سے ناانصافی کر سکتا ہے اور نہ میں''...... سر سلطان نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ بجا فرما رہے ہیں لیکن میں کیا کروں۔ میرے دیئے ہوئے چیک کو سلیمان دی گریٹ ردی کے ایک کاغذ کے سوا کچھ نہیں سمجھتا اور میری اکلوتی چائے بھی بند کرنے کی دھمکی دے دیتا ہے''...... عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''تو تم پانی سے کام چلا لیا کرو تمہیں کس نے کہا ہے کہ نوجوانی میں چائے بھی پیا کرو''...... سر سلطان نے کہا۔ چونکہ عمران نے انہیں کافی دنوں کے بعد فون کیا تھا اس لئے وہ اس کی باتوں میں دلچسپی لینے کے ساتھ ساتھ لطف بھی لے رہے تھے۔

''صرف پانی''...... عمران نے کہا۔

''چلو میں سلیمان سے سفارش کر دوں گا کہ وہ تمہیں چائے نہیں پلاتا تو کم از کم ایک گلاس دودھ ہی پلا دیا کرے۔ اب یہ تمہاری مرضی کہ تم دودھ گلاس میں پیو یا پھر کسی ننھے بچے کے فیڈر میں''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف عمران بھی سر سلطان کے برجستہ جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں گلاس سے ہی کام چلا لیا کروں گا کیونکہ میں اتنا کم ظرف نہیں کہ آپ کا فیڈر چھیننے آپ کے پاس آ جاؤں''...... عمران نے جوابی وار کرتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''میں نے فیڈر بچپن میں ہی چھوڑ دیا تھا''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''تو پھر دوبارہ کیوں شروع کر دیا''...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''نہیں۔ میں نے دوبارہ نہیں شروع کیا۔ تم بتاؤ کہ آج اتنے دنوں کے بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی''...... سر سلطان نے کہا۔

''ایجاد کی ماں نے یاد دلایا تھا مجھے''...... عمران نے کہا۔

''ایجاد کی ماں نے۔ کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''وہ کہتے ہیں نا کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو اس کی بات کا مطلب سمجھ کر سر سلطان ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں میری ضرورت تھی''...... سر سلطان نے کہا۔

''جی ہاں۔ تاکہ آپ یہ بتا سکیں کہ کنگ لاج آج کل کس کے استعمال میں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کافرستانی سفارت خانے کے استعمال میں ہے۔ کیوں کیا کوئی خاص بات ہے''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''مجھے اس کی تلاشی کا وارنٹ چاہئے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر چونک پڑے۔

''تلاشی کا وارنٹ۔ لیکن کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''۔ سر سلطان نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

''خاص بات نہ ہوتی تو وارنٹ کیوں طلب کرتا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا کافرستانی سفارت خانے والوں نے کوئی جرم کیا ہے''۔ سر سلطان نے اسی انداز میں کہا۔

''جی ہاں۔ ایک ناقابل تلافی جرم''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم مجھے اس جرم کے بارے میں بتاؤ گے''...... سر سلطان نے کہا۔ ان کے لہجے میں یکلخت پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''آپ اس بات سے باخبر ہیں نا کہ کافرستانی سفارت خانہ ماضی میں بھی پاکیشیا کے خلاف کام کرتا رہا ہے''...... عمران نے اسی سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ جانتا ہوں میں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اب پھر انہوں نے پاکیشیا کے خلاف ایک ایسا کام کیا ہے جو بہت بڑا جرم گردانا جا سکتا ہے اور چھوٹے موٹے جرائم کی تو معافی دی جا سکتی ہے لیکن بڑے جرم کی سزا ناقابلِ معافی ہوتی ہے''۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن انہوں نے کیا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو اس کا پتہ چلے''...... سر سلطان نے کہا۔

''بہت کچھ کیا ہے انہوں نے جناب۔ اگر فوراً ہی تلاشی لی جائے تو ان کے جرم کا ثبوت بھی مل جائے گا ورنہ......'' عمران

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کہتے کہتے رک گیا۔

''ورنہ کیا''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''وہ جرم کے ثبوت کو کسی اور جگہ منتقل کر دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے حیرت ہے کہ تمہیں تلاشی کے وارنٹ کی ضرورت ہے۔ مجھ سے زیادہ اتھارٹی تم خود......'' سر سلطان نے کہنا چاہا۔

''ارے ارے۔ خدا کا خوف کریں۔ ٹیلی فون کے بھی کان ہوتے ہیں جناب''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آئی ایم سوری۔ لیکن پھر بھی کوئی وجہ تو بتاؤ کیونکہ عام وارنٹ سے تو کام چلے گا نہیں۔ مجھے اس کے لئے صدر مملکت سے خصوصی اجازت نامہ لینا پڑے گا''...... سر سلطان نے جلدی سے کہا۔

''یہ سفارت خانہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہا ہے جناب اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس سفارت خانے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کو اغوا کر کے لے جایا گیا ہے۔ اس معاملے میں چیف خود مداخلت کرنے کی بجائے آپ کے ذریعے یہ کام کرانا چاہتا ہے تاکہ کسی بھی معاملے پر چیف پر کوئی حرف نہ آئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا یہ سچ ہے''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں اور یہ کام انتہائی راز داری سے کیا گیا ہے۔ مجھے

اندیشہ ہے کہ جولیا کو کسی خاص مقصد کے تحت اغوا کیا گیا ہے۔ آپ جلد سے جلد سرچ وارنٹ کے لئے کچھ کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈپٹی چیف سے ہی ہاتھ دھونے پڑ جائیں''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اللہ رحم فرمائے۔ میں کرتا ہوں کچھ''...... سر سلطان نے معاملے کی نزاکت دیکھتے ہوئے فوراً کہا۔

''آپ کتنی دیر میں وارنٹ بھجوا سکتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''میں بات کرتا ہوں تم ہولڈ کرو''...... سر سلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔ سر سلطان نے وہ رسیور کان سے ہٹا کر میز پر رکھا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ملٹری سیکرٹری تو پریذیڈنٹ ہاؤس''...... رابطہ ملتے ہی پریذیڈنٹ ہاؤس سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''سیکرٹری خارجہ سر سلطان بول رہا ہوں''...... سر سلطان نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمائیں جناب''...... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

''پریذیڈنٹ صاحب سے میری بات کرائیں''...... سر سلطان نے اسی انداز میں کہا۔

''آئی ایم سوری سر۔ پریذیڈنٹ صاحب اس وقت ایک اہم میٹنگ میں ہیں۔ ان کے ساتھ شوگران اور چند دوست ممالک کے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

سفارت کار موجود ہیں جن سے وہ خصوصی میٹنگ کر رہے ہیں''۔ ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ان کی میٹنگ کب ختم ہوگی''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''میٹنگ ابھی شروع ہوئی ہے اور صدر مملکت کو ان سے چند اہم ایشوز پر بات کرنی ہے اس لئے میٹنگ کا دورانیہ طویل ہو سکتا ہے''...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں بعد میں فون کرتا ہوں''...... سر سلطان نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سنے بغیر انہوں نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر انہوں نے مزید دو تین جگہوں پر فون کیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''عمران۔ کیا تم لائن پر ہو''...... سر سلطان نے پہلے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں ۔ گرین سگنل نہ ملنے کی وجہ سے میں ابھی تک لائن پر ہی موجود ہوں''...... عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صدر مملکت صاحب تو اس وقت میٹنگ میں ہیں اور ان کی میٹنگ طویل بھی ہو سکتی ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو پرائم منسٹر صاحب کی خدمات حاصل کریں۔ وہ بھی اتھارٹی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پرائم منسٹر سمیت چند دیگر اعلیٰ حکام سے بات کی ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیا جواب دیا ہے انہوں نے''...... عمران نے پوچھا۔

''پرائم منسٹر صاحب اور دیگر عہدے داروں کا کہنا ہے کہ کافرستان سے آج کل پاکیشیا کے تعلقات ٹھیک نہیں ہیں۔ انہی خراب تعلقات کی وجہ سے ان کے سخت احکامات ہیں کہ کافرستانی سفارت خانے والوں کے خلاف کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جس سے تلخی بڑھنے کا موقع پیدا ہو''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسی وجہ سے وارنٹ ایشو نہیں کیا جا سکتا''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے وزیر داخلہ سے بات کی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں اور وہ وزیر اعظم کے حکم کے سامنے بے بس ہیں''۔ سر سلطان نے کہا۔

''کیا ہم اب اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ جرم کرنے والے سفارت خانے کے خلاف کوئی کاروائی بھی نہیں کر سکتے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ بات نہیں ہے بیٹے''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہی بات ہے جناب۔ پچھلے دنوں بم دھماکوں اور تخریب کاری کے دیگر واقعات میں کافرستان اور اسی سفارت خانے کے ملک کی فوج سے تعلق رکھنے والے افراد بمعہ بھاری اسلحہ اور منشیات کے پکڑے گئے تھے''...... عمران نے تلخی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کہ ان پکڑے جانے والے کمانڈوز میں کرنل کے عہدے تک کے افراد تھے لیکن کیا ہوا۔ ایک دو بار اخبارات نے ان خبروں کو شائع کیا۔ میڈیا چیخا چلایا اور پھر ان کو ایسی خبروں کی اشاعت اور نشریات سے روک دیا گیا کہ اس سے پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان خلیج اور بڑھ سکتی ہے اور اس ملک سے ہمارے تعلقات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ سب غلط نہیں ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران پلیز......" سر سلطان نے کہنا چاہا۔

"یہی نہیں۔ ہماری حکومت میں کچھ ایسے بھی کرتا دھرتا موجود ہیں جنہوں نے بڑی ڈھٹائی سے پکڑے جانے والے ملک دشمن عناصر کو خفیہ طور پر ان کے ملک بھجوا دیا تھا"...... عمران نے بات کاٹ کر کہا۔

"عمران۔ تم فضول باتیں کر رہے ہو"...... سر سلطان غرائے۔

"اور اخبارات اور میڈیا کو یہ حکم دے دیا گیا کہ ان کے بارے میں ایسی خبریں دی جائیں کہ وہ سب بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے اور ہماری ایجنسیاں ان کے تعاقب میں ہیں۔ میڈیا کو یہ تک بتانے سے منع کر دیا گیا کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعلق کس ملک سے ہے"...... عمران نے جیسے سر سلطان کی غراہٹ سنی ہی نہیں تھی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

وہ کہتا چلا گیا۔

"بکواس بند نہیں کی تو میں فون رکھ دوں گا"...... سر سلطان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"بس اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ......" عمران نے پھر کہنا چاہا۔

"عمران"...... سر سلطان نے پھر بات کاٹی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب جو کچھ بھی ہو گا اس کی ذمے داری آپ پر ہو گی"...... عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم"...... سر سلطان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب صاف ہے۔ اب میں وہی کروں گا جو مجھے کرنا چاہئے۔ اب میں کسی کی نہیں سنوں گا۔ آپ کی بھی نہیں"۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں تم کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کرو گے۔ سمجھے تم۔ اس طرح معاملات بگڑ سکتے ہیں"...... سر سلطان نے عمران کی منت کرنے والے انداز میں کہا۔

"آئی ایم سوری سر سلطان صاحب۔ مجھ سے غلطی ہوئی جو میں نے آپ سے سرچ وارنٹ کی بات کی۔ مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے تھا کہ وارنٹ کے بجائے احکامات سننے کو ملیں گے اور ہاتھ باندھنے کی کوشش کی جائے گی"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو"...... سر

سلطان نے کہا۔

''میں نے جو سمجھنا تھا سمجھ لیا ہے جناب۔ اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ مجھ سے جو بھی ہو سکے گا میں ضرور کروں گا۔ میں ملک دشمن عناصر کو اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کسی سازش کی اجازت نہیں دوں گا۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کو نقصان پہنچائیں اور میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں''۔ عمران نے سرد اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران''...... سر سلطان نے کہا مگر دوسری جانب سے لائن بے جان ہو چکی تھی۔ انہوں نے کریڈل دبا کر فوراً ٹون کلیئر کی اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے لگے لیکن وہ وہاں نہیں ملا پھر انہوں نے ہر اس جگہ کال کی تھی جہاں عمران کے ملنے کی امید تھی مگر وہ نہیں مل سکا اور وہ انتہائی فکر مندانہ انداز میں کرسی کی پشت سے ٹک گئے۔

صفدر ایک بار پھر گرین کلب کے قریب موجود تھا۔ اس بار وہ گرین کلب کی عقبی گلی کے ایک تاریک حصے میں کھڑا اپنے چہرے پر ماسک چڑھا رہا تھا۔ ماسک ایڈجسٹ کرنے کے بعد وہ آگے بڑھنے لگا۔ ماسک میک اپ کی خوبی یہی تھی کہ چند لمحوں میں اسے چہرے پر چڑھایا جا سکتا تھا اور اس کے لئے روشنی یا شیشہ دیکھنا ضروری نہیں تھا۔ بس ماسک کو دونوں ہاتھوں سے تھپتھپا کر چہرے پر چپکانا پڑتا تھا۔

گرین کلب کی عقبی عمارت سے کچھ پہلے وہ رک گیا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔ یہ وہی عمارت تھی جس کے بارے میں اسے گرین کلب کے ویٹر ہیری نے بتایا تھا۔ بظاہر عمارت کے آس پاس کوئی نظر نہیں آ رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ عمارت کی حفاظت کے لئے مسلح افراد وہاں ضرور موجود ہوں گے۔

وہ دیوار سے چپک کر آگے بڑھنے لگا۔ پھر اس عمارت کے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ دروازہ بند ضرور تھا مگر اندر ہلکی سی روشنی ہو رہی تھی اور یہ روشنی دروازے کی جھری سے نظر آ رہی تھی۔ صفدر نے کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ یہ دروازہ ایک چھوٹی سی لابی میں کھلتا تھا وہیں سے زینے اوپر جاتے نظر آ رہے تھے اور دو دروازے بھی دکھائی دیئے تھے۔ درمیان میں میز کے گرد اسٹولوں پر دو مسلح آدمی بیٹھے تھے۔

صفدر چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کچھ پیچھے ہٹ کر عمارت کا جائزہ لیا۔ عمارت کی کھڑکیوں سے چند فٹ دور سے سیوریج پائپ گزر رہے تھے۔ وہ کچھ سوچ کر اس طرف بڑھا۔ وہ پائپ کے سہارے اوپر چڑھ کر آسانی سے کسی کھڑکی تک پہنچ سکتا تھا کیونکہ پائپ سے کھڑکیوں اور اس سے آگے تک کافی چوڑی کارنس تھی اور وہ اس کارنس پر چلتا ہوا کھڑکی تک جا سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر گرین کلب کے عقبی دروازے کا جائزہ لیا پھر اس عمارت کے دروازے اور کھڑکیوں کا جائزہ لینے لگا۔ پھر مطمئن ہو کر پائپ کی جانب بڑھنے لگا۔ پائپ سے وہ کارنس پر پہنچا، پھر کارنس پر چلتا ہوا وہ ایک کمرے کی کھڑکی کے پاس آ گیا۔ کھڑکی اندر سے بند نہیں تھی۔ اس کے ہاتھ لگاتے ہی دونوں پٹ ہلکی سی آواز سے کھلتے چلے گئے تھے۔

صفدر اچکا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ تاریک تھا اور کسی قسم کی کوئی آہٹ تک سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اندر داخل ہو کر

صفدر نے کھڑکی کے پٹ بند کر دیئے اور وہیں رک کر اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ چند لمحوں میں اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں۔ وہ جس جگہ کھڑا تھا اس سے چند ہی قدم کے فاصلے پر ایک لمبی سی میز پڑی تھی۔ یہ شاید ڈائننگ روم تھا۔ اگر وہ فوراً ہی آگے بڑھتا تو میز سے ٹکرا جاتا اور اس ٹکر کے نتیجے میں جو شور ہوتا وہ دوسرے کمروں میں موجود افراد کو چوکنا کر دیتا اور یہ اس کے حق میں اچھا نہ ہوتا۔ یہی سوچ کر صفدر فوراً آگے نہیں بڑھا تھا۔

اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوتے ہی وہ آگے بڑھا اور میز کے قریب سے گزر کر دروازے کی جانب بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ دروازے تک نہیں پہنچا تھا کہ چونک پڑا۔ اسے یکلخت کمرے کے باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔ آنے والے اسی جانب آ رہے تھے۔ صفدر ٹھٹھک گیا اور فوری طور پر چھپنے کے لئے جگہ تلاش کرنا اس کے لئے ممکن نہیں تھا۔ قدموں کی چاپ قریب سے قریب تر آتی جا رہی تھی صفدر نے دائیں بائیں دیکھا پھر وہ پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کے قریب جا کر دیوار سے چپک کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ دروازہ کھلنے پر وہ آڑ میں رہے۔ چند لمحے بعد دروازے کے پٹ کھلے اور کوئی اندر داخل ہوا آنے والا تنہا ہی تھا۔ صفدر نے سانس روک لیا اور آنے والے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کا ہاتھ جیب میں موجود ریوالور پر جم گیا۔ ایک لمحے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

بعد چٹ کی آواز ہوئی اور کمرے میں روشنی پھیلتی چلی گئی اب صفدر نے آنے والے کو دیکھا وہ گرین کلب ہی کا ایک ملازم تھا اور اس نے ہاتھوں میں ایک ٹرے پکڑی ہوئی تھی۔ ٹرے میں کھانے پینے کا بہت سا سامان بھرا ہوا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹرے میز پر رکھی اور پلیٹیں نکال نکال کر میز پر رکھنے لگا جس میز پر وہ کھانا لگا رہا تھا اس کے گرد چھ کرسیاں رکھی تھیں مگر وہ صرف دو افراد کے لئے کھانا لگا رہا تھا۔

صفدر نے اپنے آس پاس کا جائزہ لیا کیونکہ کھانا لگا کر جیسے ہی وہ پلٹتا صفدر اس کی نظروں میں آجاتا اور سردست وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ پھر اچانک صفدر کی نظر دروازے سے چند گز آگے رکھے صوفے پر پڑی۔ صوفے اونچی پشت والے تھے اور وہ اس صوفے کے پیچھے آسانی سے خود کو چھپا سکتا تھا۔ صفدر نے ایک نظر کھانا لگانے والے ویٹر کو دیکھا اور پھر اس کی توجہ میز کی طرف دیکھ کر وہ جھکا اور چوپایوں کی طرح بے آواز مگر تیز قدموں ۔ ، وہ صوفے کی جانب بڑھنے لگا لیکن ابھی صوفے تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ کھانا لگانے والا تیزی سے مڑا نجانے کس طرح اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے عقب میں کوئی موجود ہے۔ صفدر کو دیکھتے ہی ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے تھے۔ دوسرے ہی لمحے اس نے بڑی تیزی سے جست لگائی اور سیدھا صفدر پر آ گرا تھا۔ مگر صفدر غافل نہیں تھا اس نے ویٹر کو دونوں

ہاتھوں پر روکا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور ویٹر اس کے ہاتھوں سے نکل کر گھومتا ہوا پوری قوت سے فرش پر گرا۔

اس سے پہلے کہ وہ چیخ اٹھتا، صفدر اس پر جھپٹا اور اس نے فوراً ویٹر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ویٹر نے تڑپ کر خود کو صفدر کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے صفدر کا زور دار مکا اس کی کنپٹی پر پڑا۔ ویٹر کی ناک سے تیز آواز نکلی۔ اسی لمحے صفدر نے ایک بار پھر اس کی کنپٹی پر مکا مار دیا۔ دوسرا مکا پڑتے ہی ویٹر کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ صفدر نے احتیاطاً اس کے سر پر تیسرا مکا رسید کرنا چاہا لیکن اسی لمحے ویٹر تڑپا اور اس نے عقب سے ٹانگیں اٹھا کر صفدر کی کمر پر ماریں۔ صفدر کو اس حملے کی امید نہ تھی۔ وہ جیسے ہی آگے کی طرف جھکا اسی لمحے ویٹر نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے دور اچھال دیا۔

صفدر پشت کے بل فرش پر گرا ہی تھا کہ ویٹر جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور اس نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی یکلخت صفدر کی جانب چھلانگ لگا دی۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر صفدر فوراً کروٹ بدل گیا اور ویٹر ٹھیک اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ قبل صفدر موجود تھا۔ فرش پر گرتے ہی وہ ایک بار پھر اٹھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پھر صفدر پر چھلانگ لگاتا صفدر نے اپنا جسم تیزی سے گھمایا اور اس کی گردش کرتی ہوئی ٹانگیں پوری قوت

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

سے ویٹر کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور ویٹر اچھل کر نیچے گرا۔

اس سے پہلے کہ ویٹر اٹھتا صفدر نے لیٹے لیٹے چھلانگ لگائی اور ویٹر پر آ گرا۔ اس بار صفدر نے ویٹر کی پیشانی پر مکا مارا تو اس کا سر فرش سے ٹکرا گیا۔ اس کے منہ سے چیخ نکلنے ہی لگی تھی کہ صفدر کا ہاتھ تیزی سے اس کے منہ پر جم گیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ وہ ویٹر کی پیشانی کے مخصوص حصے پر لگاتار مکے برساتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں ویٹر نے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ صفدر نے اس پر قناعت نہ کی۔ اس نے فوراً ویٹر کی گردن پکڑی اور پھر دو انگلیوں کی مدد سے اس نے ویٹر کی گردن کی ایک مخصوص رگ دبا دی۔ اس رگ کے دبتے ہی ویٹر کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ اب بھی مکر کر رہا تھا لیکن صفدر نے جیسے ہی اس کی گردن کی مخصوص رگ دبائی وہ حقیقتاً بے ہوش ہو گیا۔

صفدر چند لمحے اس کے سینے پر بیٹھا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ویٹر واقعی بے حد جاندار اور مضبوط جسم کا مالک تھا جس نے اس کا بھرپور انداز میں مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن صفدر جیسے تربیت یافتہ ایجنٹ کے سامنے بھلا اس کی کیا چل سکتی تھی۔ صفدر نے اس کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے چکنے فرش پر گھسیٹتا ہوا بڑے صوفے کے پاس لے آیا اور اس نے بے ہوش ویٹر کو صوفے کے پیچھے ڈال دیا۔

ویٹر کو صوفے کے پیچھے ڈال کر وہ واپس میز کی طرف آیا اور غور سے میز پر رکھے ہوئے کھانے پینے کے سامان کو دیکھنے لگا۔ کچھ پلیٹیں ابھی رکھنا باقی تھیں اس نے کچھ سوچا پھر باقی رہ جانے والی پلیٹیں بھی میز پر لگانے لگا۔ ٹرے خالی ہو جانے پر اس نے ٹرے اٹھائی اور ایک صوفے کے نیچے کھسکا دی اور پھر اس نے فرش کا جائزہ لیا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ان کی مار دھاڑ کے نتیجے میں چیزیں ادھر ادھر تو نہیں ہو گئیں۔ وہ فرش پر ٹکرائے تھے اس لئے کوئی چیز اپنی جگہ سے نہیں کھسکی تھی اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور دروازے کی جانب بڑھا۔ اسی لمحے اسے ایک بار پھر باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے پلٹا اور جھپٹ کر صوفے کے عقب میں آ گیا اور اس صوفے کے پیچھے لیٹ گیا۔ ایک لمحے بعد ہی قدموں کی چاپ کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔ اس بار آنے والوں کی تعداد ایک سے زیادہ تھی۔ پھر صفدر نے کرسیاں کھسکنے کی آواز سنی۔

چند لمحے بعد صفدر نے سر اٹھا کر دیکھا وہ ایک عورت اور ایک مرد تھے جو دو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کی پشت صفدر کی ہی جانب تھی جبکہ ایک اور آدمی بھی وہاں موجود تھا۔ وہ تیسرا فرد کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک ریک سے شراب کی بوتلیں نکال رہا تھا۔ صفدر نے فوراً سر نیچا کر لیا تاکہ وہ دیکھ نہ لیا جائے۔ ایک لمحے بعد اس نے بوتل کھلنے کی آواز سنی تھی۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

”ہاں عرشی۔ اب بتاؤ۔ کوئی دشواری تو نہیں ہوئی“...... صفدر نے ایک مردانہ آواز سنی۔

”نو باس۔ کوئی دشواری نہیں ہوئی آسانی سے سارا کام ہو گیا تھا“...... عورت نے جواب دیا جسے عرشی کہا گیا تھا۔

”اسے کہاں لے جایا گیا ہے“...... اس آدمی نے پوچھا۔

”کنگ لاج“...... عرشی نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ جنہوں نے اس لڑکی جولیا کو میرے ذریعے اغوا کرایا ہے ان کا تعلق کافرستان سے ہے شاید وہ کافرستانی ایجنٹ ہیں“...... اس آدمی نے کہا۔

”یس باس۔ وہاں جن تین افراد سے میری ملاقات ہوئی تھی وہ تینوں غیر ملکی تھے اور میک اپ میں تھے لیکن ان کا تعلق کافرستان سے ہی معلوم ہوتا ہے“...... عرشی نے کہا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ کافرستانی ایجنٹ ہی تھے“...... اس آدمی نے پوچھا۔

”یس باس۔ لیکن انہوں نے اپنے نام بدلے ہوئے تھے جیسے وہ کافرستانی نہ ہوں بلکہ ان کا تعلق کسی یورپی ملک یا پھر ایکریمیا سے ہو۔ ان کے میک اپ بھی ایسے ہی تھے“...... عرشی نے جواب دیا۔

”تو پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ ان کا تعلق کافرستان سے ہے“۔ اس آدمی نے حیرت سے کہا جسے عرشی باس کہہ رہی تھی۔

”میں اور جیگر جب اس لڑکی کو کنگ لاج میں ان کے سپرد کر کے وہاں سے نکل رہے تھے تو میں نے ایک کمرے سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنی تھی۔ میں نے جیگر کو آگے جانے کے لئے کہا اور خود اس دروازے کے پاس رک گئی تھی۔ کمرے میں ان کا باس موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے میں نے اسے نہ صرف دیکھ لیا تھا بلکہ اس کی بات چیت بھی سن لی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر کال رسیو کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ میجر وکرم سنگھ بول رہا ہے جس کے جواب میں دوسری طرف سے بولنے والے نے اپنا نام آقا سنگرام بتایا تھا اور پھر ان کے درمیان کوڈ ورڈز کا تبادلہ ہونے لگا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اندر موجود میجر وکرم سنگھ کو شاید دروازے پر میری موجودگی کا علم ہو گیا تھا۔ اس نے آقا سنگرام کو ہولڈ کرنے کا کہا اور دروازے کی طرف آیا۔

میں فوراً وہاں سے ہٹ گئی۔ میجر وکرم سنگھ نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ میں نے چند لمحے توقف کیا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف گئی لیکن اندر سے اب کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ کمرہ شاید ساؤنڈ پروف تھا۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اندر سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اس لئے میں وہاں سے نکل آئی“۔ عرشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو انہوں نے ہمیں غلط بتایا تھا کہ ان کا تعلق یورپ سے ہے“...... اس آدمی نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"یس باس"...... عرشی نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کمرے میں سیل فون کی آواز سنائی دی تو صفدر چونک پڑا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کمرے میں اسی مرد کی آواز سنائی دی جو عرشی سے بات کر رہا تھا اور یہ سن کر کہ وہ رچرڈ ہے صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ رچرڈ کو کلب سے کال کیا گیا تھا۔ وہ چند لمحے سیل فون پر بات کرتا رہا پھر اس نے سیل فون آف کر دیا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے"...... عرشی نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"کون سی بات"...... رچرڈ نے پوچھا۔

"اگر ان کا تعلق کافرستان سے ہے تو پھر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لیڈی ایجنٹ جولیا کو اس عمارت میں ہی کیوں لے گئے ہیں جس کا تعلق کافرستانی سفارت خانے سے ہے"...... عرشی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ یہ بات میرے لئے بھی حیران کن ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو اس بات کا پتہ چل گیا اور وہ وہاں پہنچ گئے تو اس سے کافرستان کا نام ہی سامنے آئے گا۔ اگر ان کا تعلق واقعی کافرستان سے ہے تو پھر انہیں جولیا کو کنگ لاج میں لے جانے کی بجائے کسی اور جگہ لے جانا چاہئے تھا تاکہ اگر

وہ پکڑے بھی جاتے تو کافرستانی سفارت خانے کا نام بدنام نہ ہوتا"۔ رچرڈ نے کہا۔

"دوسری بات یہ کہ آخر انہوں نے ہمارے ذریعے جولیا کو اغوا کیوں کرایا ہے"...... عرشی نے کہا۔

"یہ بات میں نے ان سے پوچھی تھی لیکن ان کا کہنا تھا کہ مجھے آم کھانے سے مطلب ہونا چاہئے۔ اس لئے میں بھی خاموش ہو گیا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے جنہوں نے ہمارے ذریعے جولیا کو اغوا کرایا ہے ان کا تعلق کافرستان کی کسی بڑی ایجنسی سے ہو"...... عرشی نے کہا۔

"ایجنسی۔ کیا مطلب"...... رچرڈ نے چونک کر کہا۔

"وہ کافرستان کی کسی خفیہ ایجنسی کے ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں ورنہ کسی اور کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کو اغوا کراتے پھریں"...... عرشی نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے ہمیں ایک ٹاسک دیا تھا جس کا ہمیں منہ مانگا معاوضہ دیا گیا ہے اس لئے ہمیں اس معاملے میں اب بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... رچرڈ نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... عرشی نے کہا۔

"ہمیں بس اب اس بات کی فکر کرنی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایسا کوئی ثبوت نہ ملے کہ انہیں اس بات کا پتہ چل جائے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

کہ جولیا کے اغوا کے پیچھے ہمارا ہاتھ ہے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ جنوں اور بھوتوں کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائیں گے اور اس وقت تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ ہمیں قبروں میں نہ پہنچا دیں''...... رچرڈ نے کہا۔

''رستم اور سہراب نے ہاتھ پاؤں بچا کر کام کیا ہے۔ ایسی امید تو نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان تک پہنچ سکے۔ جب تک رستم اور سہراب ان کے ہاتھ نہیں آ جاتے اس وقت تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے بارے میں علم نہیں ہو سکے گا اور ان دونوں کو آپ ہلاک کر چکے ہیں بلکہ ان کی لاشیں تک جلا کر بھسم کر دی گئی ہیں۔ اب بھسم شدہ لاشیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارا پتہ بتانے سے رہیں''...... عرشی نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہاں۔ رستم اور سہراب ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتے تھے اس لئے ان کا خاتمہ ضروری تھا''...... رچرڈ نے کہا۔

''اس کے باوجود بھی اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ تک پہنچ گئی تو آپ کیا کریں گے''...... عرشی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''تو پھر مجھے جلد سے جلد یہاں سے اپنا بوریا بستر گول کر کے راہِ فرار اختیار کرنی پڑے گی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنا میرے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے''...... رچرڈ نے کہا۔

''تو کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اتنا خائف ہیں''۔ عرشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی ان سے ڈرتا ہوں اسی لئے تو میں اب تک ہاتھ پاؤں بچا کر یہاں کام کرتا رہا ہوں''...... رچرڈ نے کہا۔

''اگر آپ کو ان کا اتنا ہی خوف تھا تو پھر آپ نے کافرستانی ایجنٹوں کی بات کیوں مان لی اور جولیا کو اغوا کرانے کی حامی کیوں بھری تھی''...... عرشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ مجھے معاوضہ میری سوچ سے بڑھ کر دیا جا رہا تھا۔ اتنا معاوضہ میں سال بھر کی محنت سے بھی نہیں کما سکتا تھا''...... رچرڈ نے کہا۔

''اور اب وہی معاوضہ آپ کے گلے کا پھندہ بن گیا تو پھر کیا کریں گے آپ''...... عرشی نے پوچھا۔

''میں نے یہ سب سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ اگر مجھے کسی بھی مرحلے پر اپنی گردن پھنستی ہوئی محسوس ہوئی تو میں یہاں ایک منٹ کے لئے بھی نہیں رکوں گا اور فوراً اس ملک کو خیر باد کہہ کر نکل جاؤں گا۔ میں نے اس کا پیشگی بندوبست کر رکھا ہے''...... رچرڈ نے کہا۔

''کیا آپ اکیلے جائیں گے یہاں سے''...... عرشی نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں نے اپنے ساتھ تمہارا بھی انتظام کر رکھا ہے''...... رچرڈ نے ہنس کر کہا۔

''اور ہمارے باقی ساتھی''...... عرشی نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"وہ سب مقامی ہیں اور ہمیں ان کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے"......عرشی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے اور تمہارے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ جب تک یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا ہم دونوں انڈر گراؤنڈ رہیں۔ میں نے کلب کا انتظام جوزف کے سپرد کر دیا ہے۔ آج کے بعد وہی سارا سیٹ اپ سنبھالے گا۔ اگر عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سے کوئی بھی وہاں پہنچا اور انہوں نے میرے یا تمہارے بارے میں پوچھا تو ہم اسے خطرے کی فائنل گھنٹی سمجھیں گے اور فوری طور پر یہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں گے"...... رچرڈ نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا ہے"......عرشی نے کہا۔

"اب چھوڑو ان کی باتیں اور اطمینان سے کھانا کھاؤ۔ کیوں ان کی باتیں کر کے میرا خوف بڑھا رہی ہو"...... رچرڈ نے کہا تو عرشی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کے چہرے پر خوف دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے باس"۔ عرشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس کہنا بس کرو اب۔ میں تمہارے لئے رچرڈ ہوں صرف رچرڈ"...... رچرڈ نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

"اوکے ڈیئر رچرڈ"......عرشی نے کہا تو رچرڈ مسکرا دیا۔

"اب خاموشی سے کھانا کھاؤ"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عرشی نے کہا اور پھر وہ خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کرسیاں کھسکنے کی آواز سنی اور پھر قدموں کی چاپ سے صفدر نے محسوس کیا کہ وہ دونوں ڈائننگ روم سے واپس جا رہے تھے پھر دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو"...... اچانک کسی کی آواز ابھری اور صفدر اچھل پڑا پھر تیزی سے آواز کی سمت مڑا۔ وہ وہی تھا جو ریک سے شراب کی بوتلیں نکال رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ ریوالور دکھائی دے رہا تھا جس کا رخ صفدر کی جانب ہی تھا اور وہ اسے تیز نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"ارے مارنا مت"...... اچانک صفدر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس انداز میں اس کے عقب میں دیکھا جیسے وہاں کوئی موجود ہو جیسے ہی اس آدمی نے مڑ کر عقب میں دیکھا صفدر نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ پھر وہ مڑنے بھی نہیں پایا تھا کہ صفدر کی فلائنگ کک اس کے شانے پر پڑی۔ وہ اچھل کر اڑتا ہوا کھانے کی میز سے ٹکرایا اور میز الٹتی چلی گئی برتن پرشور آواز سے فرش پر گرے تھے۔ حریف زیادہ ہی چالاک اور پھرتیلا تھا وہ بجلی کی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

سی تیزی سے اٹھا اور پھر صفدر کو حملہ آور پا کر وہ ایک جانب ہٹتا چلا گیا۔ اس کے جگہ چھوڑ دینے کی وجہ سے صفدر فرش پر گرا اور پھر وہ ابھی اٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ حریف اس پر آ گرا وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے فرش پر لڑھکنے لگے۔ اسی طرح لڑھکتے ہوئے وہ دروازے کے قریب چلے گئے۔ دونوں ایک دوسرے کو بری طرح سے رگید رہے تھے اچانک صفدر نے اس شخص کے سینے پر سوار ہو کر اس کی گردن دبوچ لی مگر اس سے پہلے کہ صفدر گردن پر ہاتھوں کا دباؤ ڈالتا یکلخت اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے زخمی ناگ کی طرح پلٹنا چاہا لیکن اسی لمحے پیچھے سے اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ اس نے خود کو سنبھالنا چاہا لیکن دوسری ضرب نے اس کی آنکھوں کے ساتھ اس کے دماغ میں بھی اندھیرے کی دبیز چادر پھیلا دی اور وہ الٹ کر فرش پر گرتا چلا گیا۔

یہ ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا۔ جس میں چھ افراد موجود تھے۔ ان میں سے چار افراد نے سیاہ رنگ کے ایک جیسے سوٹ پہن رکھے تھے۔ چاروں سامنے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے سامنے دو افراد بیٹھے تھے جن میں سے ایک نے سفید رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا یہ ان کا آقا تھا اور دوسرے نے جس کا نام جیرٹ تھا لائٹ گرین کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ آقا کا چہرہ کافی بڑا تھا اور اس کے چہرے پر کرختگی اور سفاکی جیسے ثبت دکھائی دے رہی تھی۔

''یس بلیک ون۔ کیا رپورٹ ہے''...... آقا نے سامنے بیٹھے ہوئے سیاہ لباس والوں میں سے ایک کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''لڑکی کو تو یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے''...... ایک سیاہ سوٹ والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے رپورٹ مل چکی ہے''...... آقا نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''اور ان دونوں کو ہمارے آدمیوں نے پکڑ لیا ہے جنہوں نے ان کا تعاقب کیا تھا''...... جیرٹ نے کہا۔

''گڈ شو۔ وہ دونوں کون ہیں چیک کیا تھا''...... آقا نے پوچھا۔

''ہاں۔ ان دونوں کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ انہوں نے میک اپ کر رکھے تھے۔ ہم نے میک اپ واشر سے ان کو میک اپ صاف کرا لئے تھے اور ان کے اصل چہرے ہمارے سامنے آ گئے تھے''...... جیرٹ نے کہا۔

''ان کے نام''...... آقا نے پوچھا۔

''ہمارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جو فائل ہیں اس میں سیکرٹ سروس کے ممبران کی اصل تصاویر ہیں۔ ان تصاویر کے مطابق جو دو افراد ہمارے ہاتھ لگے ہیں ان میں سے ایک کا نام کیپٹن شکیل ہے اور دوسرے کا تنویر''...... جیرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے نام سن کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

''گویا اب تک سیکرٹ سروس کے تین ممبر ہمارے قابو میں آ چکے ہیں''...... آقا نے کہا۔

''لیس آقا''...... جیرٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ان دونوں کو کہاں رکھا گیا ہے''...... آقا نے پوچھا۔

''وہیں جہاں جولیا کو لے جایا گیا ہے مگر......'' جیرٹ نے کہا۔

''مگر کیا''...... آقا نے پوچھا۔

''وہاں ایک حادثہ پیش آ گیا ہے آقا''...... جیرٹ نے جھجکتے جھجکتے کہا۔

''حادثہ۔ کیا مطلب۔ کیسا حادثہ''...... آقا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہمارے ایک آدمی کی غلطی کی وجہ سے بارودی سرنگوں کی کنٹرولنگ مشین آن ہو گئی تھی اور ہمارے ایک آدمی کا پاؤں ایک بارودی سرنگ پر آ گیا تھا جس کے نتیجے میں ایک بارودی سرنگ ایکٹیو ہو کر بلاسٹ ہو گئی تھی اور اس بارودی سرنگ کے بلاسٹ ہونے سے ہمارا ایک اہم آدمی ہلاک ہو گیا ہے جس کا نام مارک تھا''...... جیرٹ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ حادثہ کیسے ہوا۔ کیا آپریٹس آف نہیں کیا ہوا تھا اور ہلاک کون ہوا ہے''...... آقا نے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

''پہلے آف تھا مگر جولیا کو وہاں لے جانے کے بعد کسی نے حفاظت کے خیال سے آپریٹس آن کر دیا تھا اور ہلاک ہونے والا ہمارا ساتھی مارک تھا''...... جیرٹ نے کہا۔

''بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ مارک واقعی ہمارا اہم آدمی تھا۔ بہرحال جو ہوا سو ہوا یہ بتاؤ کہ اور کوئی سرنگ تو نہیں پھٹی''۔ آقا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نو آقا۔ پہلے دھماکے کے بعد ہی آپریٹس آف کر دیا گیا تھا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اسی لئے مزید کوئی دھماکہ نہیں ہوا''...... جیرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ دھماکے کی آواز سن کر متعلقہ علاقے کی پولیس تو وہاں نہیں پہنچی''...... آقا نے پوچھا۔

''نو آقا''...... جیرٹ انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''لاش کا کیا کیا''...... آقا نے پوچھا۔

''اسے وہیں دفن کر دیا گیا ہے''...... جیرٹ نے کہا۔

''دھماکہ ہونا ہمارے لئے اچھی بات نہیں ہے''...... آقا نے کہا۔

''یس آقا''...... جیرٹ نے کہا۔

''رات نہ سہی صبح سہی جیسے ہی کسی پڑوسی نے پولیس کو اطلاع دی وہ وہاں پہنچ جائیں گے''...... آقا نے کہا۔

''شاید پولیس وہاں نہ پہنچے''...... جیرٹ نے کہا۔

''وہ۔ کیوں''...... آقا نے پوچھا۔

''کیونکہ اردگرد کے تمام پلاٹس ویران ہیں اور دوسرے پلاٹ خاصے دور ہیں وہاں تک یقیناً دھماکے کی آواز نہیں پڑی ہو گی''۔ جیرٹ نے کہا۔ اس دوران سیاہ لباس والے چاروں افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

''پھر بھی ان لوگوں کو چوکنا رہنے کی ہدایات دے دو''...... آقا نے کہا۔

''یہ ہدایات انہیں پہلے ہی دے چکا ہوں آقا''...... جیرٹ نے کہا۔

''او کے''...... آقا نے کہا۔

''اب باقی رہ جاتے ہیں چھ افراد۔ انہیں اغوا کرنے کے لئے ہمیں پلان نمبر ٹو پر عمل کرنا پڑے گا ورنہ وہ آسانی سے ہمارے قابو میں نہیں آئیں گے''...... جیرٹ نے کہا۔

''پلان نمبر ٹو۔ ٹھیک ہے مگر اس پر عمل کرتے ہوئے تمہیں بہت ہوشیاری سے کام لینا ہو گا جیرٹ''...... آقا نے کہا۔

''یس آقا''...... جیرٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تمہاری کیا رپورٹ ہے بلیک ون''...... آقا نے اس بار سیاہ لباس والوں کی طرف دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''رچرڈ کے بارے میں آقا''...... ایک سیاہ لباس والے نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں''...... آقا نے کہا۔

''اس کے آدمی واپس جا چکے ہیں''...... بلیک ون نے کہا۔

''ان لوگوں کے سامنے کون کون گیا تھا''...... آقا نے پوچھا۔

''ہم میں سے کوئی نہیں سوائے دو مقامی افراد کے اور ان افراد کو بھی ہم نے فارغ کر دیا ہے''...... بلیک ون نے جواب دیا۔

''ویری گڈ اور رچرڈ کو ادائیگی کر دی ہے''...... آقا نے پوچھا۔

''یس آقا''...... بلیک ون کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

نے کہا۔

"تم میں سے اب کس کا رچرڈ سے رابطہ ہے"...... آقا نے پوچھا۔

"ہم میں سے کسی کا رچرڈ سے کوئی رابطہ نہیں ہے آقا اور نہ ہی وہ ہماری اصلیت جانتا ہے۔ ہم نے اس سے میک اپ میں جا کر ملاقات کی تھی وہ میک اپ ہم نے ختم کر دیئے ہیں"...... بلیک ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران یا ایکسٹو جلد ہی رچرڈ تک پہنچ جائیں گے اور اگر تم میں سے کسی کا بھی اس سے رابطہ ہوا تو عمران اور ایکسٹو کو ہم تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی"...... آقا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کہیں تو ہم راستے کی اس آخری دیوار کو بھی گرا دیں آقا"...... بلیک تھری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ رچرڈ کو ہلاک کر دیا جائے"...... آقا نے چونک کر کہا۔

"یس آقا"...... اس نے کہا۔

"نہیں۔ جب تمہارا اس سے اب کوئی رابطہ ہی نہیں ہے تو پھر اسے ہلاک کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ رچرڈ ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتا کہ ہم کون ہیں اور ہمارا تعلق کس سے ہے"...... آقا نے کہا۔

"یس آقا لیکن......" بلیک ون کہتے کہتے رک گیا جیسے اسے آگے بولنے کی ہمت نہ ہو رہی ہو۔

"لیکن کیا۔ بولو"...... آقا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جیگر اور عرشی، کنگ لاج سے واقف ہیں۔ اگر انہوں نے عمران یا ایکسٹو کو مطلع کر دیا تو"...... بلیک ون نے کہا۔

"ضرور کریں گے مگر اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... آقا نے کہا۔

"وہ کیوں آقا"...... جیرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ کنگ لاج کسی عام غنڈے یا بدمعاش کا ٹھکانہ نہیں ہے جو کوئی بھی منہ اٹھا کر یہاں چلا آئے گا۔ کنگ لاج کی تلاشی لینے کے لئے پاکیشیا کی بڑی سے بڑی ایجنسی کو بھی صدر مملکت، پرائم منسٹر یا پھر عدالتی کمیشن سے اجازت اور سرچ وارنٹ لینا پڑے گا اور یہ ان کے لئے اتنا آسان نہیں ہو گا۔ لیکن پھر بھی ایسا ہوا تو ہمیں فوراً اس کی اطلاع مل جائے گی"...... آقا نے کہا۔

"مگر آقا وہ سرچ وارنٹ کا انتظام کیوں کریں گے"۔ جیرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... آقا نے پوچھا۔

"یہی کہ ضروری تو نہیں کہ وہ سرچ وارنٹ لے کر یہاں آئیں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ مجرموں کے روپ میں غیر قانونی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

طور پر یہاں پہنچ جائیں‘‘...... جیرٹ نے کہا۔

’’اس سے ان کو کچھ نہیں ملے گا‘‘...... آقا نے کہا۔

’’آقا۔ میری ایک تجویز ہے‘‘...... بلیک ون نے کہا۔

’’وہ کیا‘‘...... آقا نے پوچھا۔

’’کیوں نا ہم کنگ لاج چھوڑ دیں‘‘...... بلیک ون نے کہا۔

’’یس آقا۔ بلیک ون ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں واقعی وہ جگہ اب چھوڑ دینی چاہئے‘‘...... جیرٹ نے کہا۔

’’ویسے بھی ہمیں ان لوگوں سے براہ راست نہیں ٹکرانا اس جس رچرڈ سے معلومات حاصل کر کے وہ لوگ ادھر کا رخ کریں تو یہ جگہ انہیں خالی ملے‘‘...... بلیک ون نے کہا۔

’’عمران آفت کا پرکالہ ہے آقا۔ اس نے اب تک یقیناً جگر عرشی، سہراب اور رستم کی مدد سے رچرڈ کا پتہ لگا لیا ہو گا‘‘۔ جیر نے کہا۔

’’تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس سلسلے میں تم لوگوں سے ایک غلطی ہو ہے‘‘...... آقا نے کہا۔

’’غلطی۔ کیسی غلطی آقا‘‘...... جیرٹ نے چونک کر کہا۔ سیا لباس والے باقی چاروں افراد بھی چونک پڑے تھے۔

’’جس آدمی نے سہراب اور رستم کا ہسپتال تک تعاقب کیا اسے آزاد نہیں چھوڑنا چاہئے تھا وہ نجانے کیسے تمہارے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا‘‘...... آقا نے کہا۔

’’وہ سیکرٹ سروس کو چوتھا ممبر صفدر سعید تھا آقا‘‘...... جیرٹ جواب دیا تو آقا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ ایسے مجرم جو سیکرٹ سروس کے اصل نام جانتے تھے اور اب تک انہوں جو بھی بات کی تھی اس سے یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کا مد سیکرٹ سروس کے اغوا کا ہے۔ اب تک وہ جولیا سمیت تنویر کیپٹن شکیل کو اغوا کر چکے تھے اور اب ان کا باقی ممبران کو اغوا نے کے لئے پلان نمبر ٹو پر عمل کرنے کا پروگرام تھا اور ان کا ان نمبر ٹو نجانے کیا تھا۔

’’پھر تو اسے چھوڑ کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اس لئے اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ رچرڈ سے قطع تعلق کر لیا جائے تا ایکسٹو یا عمران، رچرڈ سے ملنے والی معلومات سے کوئی فائدہ نہ سکے‘‘...... آقا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ آقا نے جیرٹ کو اشارہ کیا اثبات میں سر ہلا کر اٹھا اور سائیڈ تپائی پر پڑے فون سیٹ کی بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور یس کہا۔ میں اسے کوئی آواز سنائی دی تو اس نے فون کرنے والے کو کرنے کے لئے کہا۔

’’بلیک ون۔ رچرڈ تم سے بات کرنا چاہتا ہے‘‘...... جیرٹ نے آقا سمیت وہ چاروں بھی چونک پڑے۔

’’کیا مطلب۔ تم نے اسے یہاں کا نمبر بھی دیا تھا‘‘...... آقا

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

نے غرا کر کہا۔

"یس آقا۔ سوری آقا"...... بلیک ون نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جا کر بات کرو اس سے۔ شاید اس کے پاس کوئی اہم اطلاع ہو"...... آقا نے کچھ سوچ کر کہا۔

"یس آقا"...... بلیک ون نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"محتاط رہ کر بات کرنا ایسا نہ ہو کہ دوسری جانب سے رچرڈ کی آواز میں کوئی اور بول رہا ہو"...... آقا نے کہا۔

"یس آقا"...... بلیک ون نے کہا پھر وہ فون والی میز کی جانب بڑھنے لگا۔ جیرٹ نے اسے رسیور تھما دیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"راڈش بول رہا ہوں"...... بلیک ون نے کرخت لہجے میں کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری جانب سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"کیوں فون کیا ہے"...... بلیک ون نے کہا۔

"اس لڑکی کا ایک ساتھی اور آیا ہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... بلیک ون نے چونک کر کہا۔

"وہ میری رہائش گاہ میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ شاید مجھ تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن میرے آدمیوں کی نظروں میں آ گیا جنہوں نے

اسے قابو کر لیا ہے اور اب وہ میرے سامنے رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اگر تمہیں اس کی ضرورت ہے تو جولیا کی طرح مجھے اس کا بھی معاوضہ ادا کرو تو اسے تمہارے حوالے کیا جا سکتا ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"کون ہے وہ۔ اس کا نام بتاؤ"...... بلیک ون نے کہا۔

"میں اس کا نام نہیں جانتا لیکن اس نے میک اپ کر رکھا تھا۔ میرے آدمیوں نے اس کا میک اپ صاف کر دیا ہے۔ اب وہ اصل چہرے میں ہے۔ میں تمہیں اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ اگر وہ تمہارے کام کا آدمی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں سے گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دیتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوکے۔ حلیہ بتاؤ اس کا"...... بلیک ون نے آقا کے اشارہ کرنے پر پوچھا تو دوسری طرف سے رچرڈ اس آدمی کا حلیہ بتانے لگا جسے اس کی آدمیوں نے قابو کیا تھا۔

"اوکے۔ انتظار کرو۔ میں تمہیں دوبارہ فون کرتا ہوں"۔ بلیک ون نے آقا کے اشارے پر کہا۔

"کتنی دیر میں کرو گے فون"...... رچرڈ نے پوچھا۔

"دس منٹ تک"...... بلیک ون نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا منتظر ہوں۔ اگر تم نے دس منٹ تک فون نہ کیا تو میں اس آدمی کو غیر اہم سمجھ کر ہلاک کر دوں گا ور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر اسے جلا کر بھسم کر دوں گا"۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ بلیک ون نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور قدم اٹھاتا ہوا واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔

''کس کا حلیہ ہے۔ کچھ پتہ چلا''...... آقا نے جیرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس آقا۔ رچرڈ نے جو حلیہ بتایا ہے ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ حلیہ صفدر سعید کا ہے''...... جیرٹ نے کہا۔ یہ افراد ضرورت سے زیادہ ہی سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں جانتے تھے۔

''کیا۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ صفدر ہے''...... آقا نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ان سب کے اصل چہرے اور نام میرے ذہن میں نقش ہیں''...... جیرٹ نے کہا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا کام آسان ہوتا جا رہا ہے اور ایک ایک کر کے سیکرٹ سروس کے ممبران ہمارے قبضے میں آتے جا رہے ہیں''...... اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تمام ممبرز ہمارے قبضے میں ہوں گے اور پھر ہم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھی اپنے قابو میں کر لیں گے''...... آقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس آقا''...... جیرٹ نے کہا۔

''او کے۔ بلیک ون۔ تم رچرڈ سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ وہ صفدر سعید کے لئے کیا ڈیمانڈ کرتا ہے''...... آقا نے کہا تو بلیک ون نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر ایک بار پھر فون کی طرف آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''فون کا لاؤڈر آن کر دو''...... آقا نے کہا تو بلیک ون نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''رچرڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

''راڈش بول رہا ہوں''...... بلیک ون نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ لیکن تم نے تو دس منٹ بعد فون کرنا تھا''...... دوسری طرف سے رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''مجھے وقت کی اہمیت کا اندازہ ہے رچرڈ اس لئے فضول باتیں چھوڑو اور کام کی بات کرو''...... بلیک ون نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے''...... رچرڈ نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ تمہاری ڈیمانڈ کیا ہے''...... بلیک ون نے پوچھا۔

''دو لاکھ ڈالرز''...... رچرڈ نے کہا تو بلیک ون یکلخت اچھل پڑا جیسے رچرڈ نے اس کی سوچ سے بہت زیادہ معاوضہ مانگ لیا ہو۔

''کیا۔ تم ہوش میں تو ہو۔ ایک آدمی کے لئے دو لاکھ ڈالرز''...... بلیک ون نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر تمہارے لئے جولیا اہم ہو سکتی ہے اور تم اس کے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

بدلے مجھے دس لاکھ ڈالرز دے سکتے ہو تو پھر سیکرٹ سروس کے دوسرے آدمی کے لئے دو لاکھ ڈالرز زیادہ نہیں ہیں''...... رچرڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ہولڈ کرو''...... بلیک ون نے کہا پھر وہ سر موڑ کر آقا کی طرف دیکھنے لگا۔

''اسے کہہ دو کہ ہمیں منظور ہے''...... آقا نے کہا۔

''مگر آقا......'' بلیک ون نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''جو کہا جا رہا ہے وہ کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ معاوضہ لے کر صفدر سعید کو ابھی ہمارے حوالے کر دے گا''...... آقا نے غرا کر کہا۔

''یس باس''...... بلیک ون نے کہا اور پھر اس نے رسیور سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''کیا تم رقم لے کر ابھی اس آدمی کو ہمارے حوالے کر سکتے ہو''۔ بلیک ون نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ میں اسے زیادہ دیر اپنے پاس رکھ کر کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو معاوضہ دے کر تم اسے یہاں سے لے جاؤ''...... رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہ مقام بتاؤ جہاں تم آسانی سے اسے لا سکتے ہو۔ میں معاوضہ لے کر وہیں پہنچ جاؤں گا''...... بلیک ون نے کہا

''گرین کلب کے عقب میں جہاں میری تم سے پہلی ملاقات

ہوئی تھی۔ اسی جگہ آ جاؤ''...... رچرڈ نے کہا۔

''اوکے۔ میں ایک گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں''...... بلیک ون نے کہا۔

''اوکے''...... رچرڈ نے کہا اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ بلیک ون نے بھی رسیور رکھا اور میز کی جانب پلٹ آیا۔

''اب کیا حکم ہے آقا''...... بلیک ون نے پوچھا۔

''ہم اس سے صفدر کو ضرور حاصل کریں گے''...... آقا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس آقا''...... بلیک ون نے مؤدبانہ لہجے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو تینوں سیاہ لباس والے اٹھے اور پھر وہ آقا کو سلام کرتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''جیرٹ''...... آقا نے جیرٹ سے مخاطب ہو کر کیا۔

''یس آقا''...... جیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پلان نمبر ٹو کے مطابق عمل شروع کر دو۔ تم اس کے انچارج ہو گے''...... آقا نے کہا۔

''یس آقا۔ تھینک یو آقا''...... جیرٹ نے کہا۔

''بس تو تم بھی روانہ ہو جاؤ''...... آقا نے کہا۔

''یس آقا''...... جیرٹ نے کہا اور پھر آقا کے کھڑے ہوتے ہی وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

عمران کے چہرے پر ایک خوفناک بدمعاش کا میک اپ تھا اور اس نے جینز اور گہرے نیلے رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے گلے میں سرخ رنگ کا ایک رومال بھی باندھ رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر اس قدر سفاکی اور درندگی دکھائی دے رہی تھی کہ اگر اسے کوئی خطرناک اور بے رحم قاتل بھی دیکھ لیتا تو وہ کانپ اٹھتا۔

عمران کے چہرے پر پرانے زخموں کے بے شمار نشان دکھائی دے رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔

اس نے خصوصی طور پر ایسا میک اپ کیا تھا اور پھر وہ دانش منزل سے نکل کر اپنی کار میں کنگ لاج کی طرف آ گیا تھا اور اس وقت وہ کنگ لاج کی عقبی گلی میں کھڑا اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا۔

رات ہو جانے کی وجہ سے یہاں سناٹا تھا ویسے بھی یہ تنگ گلی تھی اور یہاں کوڑا کرکٹ کے ڈرم رکھے ہوئے تھے اس لئے اس طرف

آمدورفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

عمران کچھ دیر اردگرد کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ کنگ لاج کی ایک دیوار کی طرف بڑھا جہاں ایک درخت دیوار کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا اوپر جا رہا تھا۔ درخت کا پھیلاؤ زیادہ تھا اس لئے اس کا اوپر والا خاصا حصہ عمارت کی طرف تھا اور درخت کا جھکاؤ بھی عمارت کے اندر کی طرف تھا۔ عمران بندروں کی سی پھرتی سے درخت پر چڑھا اور پھر وہ گھنے درخت پر چڑھ کر عمارت کے اندر کا جائزہ لینے لگا۔ اس طرف وسیع لان تھا اور اندر ہر طرف گہری خاموشی مسلط تھی۔ لان میں اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا البتہ عمارت کے رہائشی حصے میں اسے روشنی دکھائی دے رہی تھی جو کھڑکیوں اور روشن دانوں سے نکل کر باہر آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

لان میں کسی کو نہ پا کر عمران شاخیں پکڑتا ہوا دوسری طرف اترنے لگا۔ نیچے آتے ہی اس نے چھلانگ لگائی اور ہلکی سے آواز سے وہ زمین پر آ گرا۔ وہ جس جگہ گرا تھا وہاں مٹی خاصی نرم تھی۔ عمران چند لمحے وہاں کا جائزہ لیتا رہا پھر آگے بڑھنے لگا۔ رہائشی عمارت کے قریب پہنچ کر وہ دیوار کے ساتھ لگ گیا اور پھر ایک کھڑکی کی طرف بڑھا جو تقریباً تین فٹ بلند تھی۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور تاریک تھی۔ عمران نے کھڑکی سے کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ ایک عام سا کمرہ تھا جہاں چھوٹا موٹا ضرورت کا سامان رکھا ہوا تھا۔ عمران نے یہاں آنے سے پہلے دانش منزل کی لائبریری سے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

پرانے نقشوں میں سے کنگ لاج کا نقشہ بھی ڈھونڈ لیا تھا اور پھر وہ نقشہ دیکھ کر اور اسے ذہن نشین کر کے یہاں آیا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ وہ عمارت کے کس حصے میں ہے اور کہاں سے گزر کر کہاں جا سکتا ہے۔

خالی کمرہ دیکھ کر وہ اچھل کر اندر آیا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے کان لگا کر دوسری طرف کی سن گن لی لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا۔ دروازہ لاک نہ تھا اس نے احتیاط سے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ اس راہداری میں بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں کسی کو موجود نہ پا کر عمران اطمینان بھرے انداز میں کمرے سے نکل آیا اور بے آواز قدموں سے آگے بڑھنے لگا۔

راہداری سے گزر کر وہ ایک ہال میں آیا۔ ہال میں بھی کوئی نہیں تھا۔ سامنے سیڑھیاں تھیں جو بالائی منزل کی طرف جا رہی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ رکے بغیر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ ایک گیلری میں آیا۔ اس طرف دو کمرے تھے۔ ایک کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس کمرے میں تاریکی تھی جبکہ دوسرے کمرے میں روشنی ہو رہی تھی اور اس کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ لگ کر اس کمرے کی طرف

بڑھنے لگا۔ کمرے کے دروازے کے پاس آ کر وہ رک گیا اور اس نے احتیاط سے کھلے ہوئے دروازے سے اندر جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کہ کمرہ خالی نہیں تھا۔ وہاں صوفوں اور کرسیوں پر چھ افراد بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چند لمحے وہاں رکا رہا پھر وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھا۔

اس نے کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا عمران غڑاپ سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اسے آہستگی سے لاک لگا دیا۔ اندر چونکہ اندھیرا تھا اس لئے وہ دروازے کے پاس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے کہ کمرہ خالی تھا۔

کمرے میں اس ساتھ والے کمرے سے منسلک ایک روشن دان دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ روشن دان زیادہ بلندی پر نہ تھا۔ عمران روشندان کی جانب بڑھا جہاں سے وہ ساتھ والے کمرے میں موجود افراد کا جائزہ بھی لے سکتا تھا اور ان کی باتیں بھی سن سکتا تھا۔ ایک میز اور اس پر رکھی جانے والی کرسی نے اسے روشندان تک پہنچا دیا۔ وہ دوسری طرف جھانکنے لگا۔ اندر چھ افراد تھے اور وہ سب غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

چار افراد نے سیاہ رنگ کے ایک جیسے سوٹ پہن رکھے تھے جبکہ دو افراد میں سے ایک نے سفید اور دوسرے نے گرین کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ چونکہ سامنے کے رخ بیٹھے ہوئے تھے اس لئے عمران ان کے چہرے آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ان کی باتوں سے عمران نے اندازہ لگایا کہ گرین سوٹ والا ان کا آقا تھا۔ وہ سب اس سے مؤدبانہ انداز میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگا۔

وہ جولیا سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو اغوا کرنا چاہتے تھے اور وہ سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ عمران اور ایکسٹو کو بھی اغوا کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے جس کے لئے انہوں نے کسی پلان نمبر ڈ کا ذکر کیا تھا۔ پھر جب گرین کلب کے رچرڈ کا بلیک ون کو فون آیا تو عمران نے اس کی بھی ساری باتیں سنیں اور یہ سن کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ رچرڈ نے صفدر کو قابو کر لیا تھا اور وہ اسے دو لاکھ ڈالرز کے عیوض ان مجرموں کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔ جب ان کی میٹنگ برخاست ہوئی تو عمران فوراً نیچے اتر آیا۔

میز کرسی واپس اسی جگہ پر رکھی جہاں سے اس نے اٹھائی تھی اور پھرتی سے کمرے سے نکل آیا۔ اب وہ برآمدے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ برآمدے میں بڑے بڑے گملے رکھے ہوئے تھے۔ عمران ان گملوں کی آڑ لیتا ہوا نیچے اترا کیونکہ گیٹ پر مسلح آدمی نظر آ رہے

تھے۔ برآمدے کے پاس دو کاریں کھڑی تھیں۔

عمران ایک کار کی طرف بڑھا اور بے آواز انداز میں دروازہ کھول کر اندر گھسا اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر سیٹوں کی درمیانی خلا میں اس طرح لیٹ گیا کہ جھک کر دیکھے بغیر نظر نہ آسکے چند لمحے بعد اس نے ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی پھر کوئی اندر آ بیٹھا اور دروازہ بند ہو گیا۔ چند لمحے بعد کار حرکت میں آ گئی۔

عمران سیٹوں کی درمیانی خلا میں لیٹا رہا جب اسے یقین ہو گیا کہ ویگن کنگ لاج سے خاصی دور نکل آئی ہے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اب بھی کار ڈرائیو کرنے والا اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ عمران نے جیب سے ریوالور نکالا پھر آہستہ سے کھٹکا کیا بالکل ایسے جیسے کوئی چیز سیٹ سے گری ہو۔ توقع کے عین مطابق کار کی رفتار کم ہوئی اور پھر وہ رکتی چلی گئی جیسے ہی کار پوری طرح رکی عمران پھرتی سے اٹھا پھر اس سے پہلے کہ ڈرائیو کرنے والا کچھ کرتا عمران کا ریوالور والا ہاتھ حرکت میں آ گیا۔ ویگن ڈرائیو کرنے والا جیرٹ تھا۔ عمران کے ریوالور کے دستے کی بھرپور ضرب جیرٹ کی کنپٹی پر پڑی تھی۔ جیرٹ کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ سیٹ پر ہی ڈھلکتا چلا گیا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

بلیک زیرو گرا تو لڑھکتا ہی چلا گیا۔ وہ جس جگہ گرا تھا وہاں ڈھلان تھی اور وہ اسی پر لڑھکا تھا۔ دس بارہ فٹ نیچے جانے کے بعد اس کے قدم زمین سے ٹکرائے تھے اس نے سنبھل کر اوپر دیکھا اور چونک پڑا۔ اوپر آگ کے شعلے لپکتے نظر آئے تھے نجانے یہ دھماکہ کیسا تھا اور کس وجہ سے ہوا تھا۔

ممکن ہے اس کے حریف کی جیب میں کوئی دستی بم ہو اور اس کے اچھل کر گرنے سے پھٹ گیا ہو۔ ناقص یا پرانے ہو جانے والے بم تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے ہلکے سے جھٹکے سے بھی بلاسٹ ہو جاتے ہیں شاید یہ ویسا ہی کوئی ناکارہ بم ہو جو جھٹکا لگنے سے پھٹ گیا ہو اور حملہ آور اپنی موت آپ مر گیا ہو۔

بلیک زیرو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ سنبھل کر اوپر چڑھنے لگا۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی اوپر گیا ہو گا کہ اسے اوپر سے کئی افراد کے دوڑنے بھاگنے اور تیز تیز بولنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ اپنی جگہ

اکت ہو کر رہ گیا۔

ایک لمحے بعد ہی ایسا لگا جیسے کچھ لوگ ڈھلان پر موجود ہوں۔ ک زیرو زمین سے چپک گیا تھا تاکہ اوپر والے اسے نہ دیکھ یں۔ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو وہ اسے آسانی سے ٹارگٹ کر سکتے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہاں سناٹا چھا گیا۔ بلیک زیرو نے چند توقف کیا اور پھر وہ دوبارہ اوپر چڑھنے لگا۔ اوپر لگی ہوئی آگ ادی گئی تھی اور اب وہاں دھوئیں کے بادلوں کے علاوہ کچھ نظر آ رہا تھا۔ کچھ لوگ اس جگہ موجود تھے جہاں آگ لگی تھی اور بجھ جانے کے بعد شعلوں کے بجائے وہاں دھواں اٹھ رہا تھا۔ گ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

بلیک زیرو نے کان اسی جانب لگا دیئے۔ لیکن ایک لمحے بعد ہی چونکنا پڑا کیونکہ کسی نے ٹارچیں لانے کے لئے کہا تھا۔ یں آ جاتیں تو بلیک زیرو کو تلاش کر لینا مشکل نہ ہوتا کیونکہ یں منگوانے کا مقصد یہی تھا کہ انہیں یہاں کسی اور کی موجودگی کا بہ ہو چکا ہے اور وہ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ڈھلان ٹ کر محتاط انداز میں خاردار تاروں کی باڑ کے اسی حصے کی بڑھنے لگا جس طرف سے وہ اندر آیا تھا۔ تاروں کی باڑ کر وہ باہر نکل آیا۔ اب وہ کسی حد تک محفوظ تھا اس کے ہی دیکھے وہاں ٹارچوں کی تیز روشنیاں پھیلتی چلی گئیں۔ وہ بڑی سے کسی کو تلاش کر رہے تھے۔ دس بارہ منٹ بعد وہاں

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

خاموشی اور تاریکی دوبارہ چھا گئی۔ وہ سب ناکام ہو کر واپس عمار میں چلے گئے تھے۔ مگر نہیں وہ سب کہاں گئے تھے۔ ان میں ۔ تین چار مختلف جگہوں پر موجود تھے اور شاید نگرانی کر رہے تھے۔

بلیک زیرو سوچتا رہا کہ کیا کرے۔ اندر جائے یا باہر رہ کر نگر کرتا رہے لیکن اسے زیادہ دیر نہیں سوچنا پڑا۔ وہ لوگ ایک بار باہر نکل آئے تھے پھر انہوں نے عمارت کا دروازہ بند کیا اور ا باہر سے بڑا سا تالا لگا دیا اور اس کار کی جانب بڑھے جو وہاں سے موجود تھی۔

چاروں نگرانی کرنے والے بھی کار کے پاس سمٹ آئے تھے ان میں سے ایک وہاں رہ گیا اور باقی کاروں میں سوار ہو گ ایک کار وہ تھی جس میں جولیا کو لایا گیا تھا دوسری وہاں پہلے موجود تھی۔ ان کے چلے جانے کے بعد بلیک زیرو نے اس آد دیکھا جو وہاں رک گیا تھا۔ وہ آدمی برآمدے کی سیڑھی کے کھڑا سگریٹ سلگا رہا تھا۔

بلیک زیرو دوبارہ خاردار تار پھلانگ کر اندر آیا اور پھر وہ سے زمین پر لیٹ کر کرالنگ کرتا ہوا عمارت کی جانب بڑھنے مسلح آدمی برآمدے کی سیڑھیوں پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا سگریٹ کے کش لگاتا ہوا دھویں کے مرغولے اُڑا رہا تھا۔ بلیک اندھیرے میں اس کے قریب سے گزرتا ہوا عقبی حصے کی جانب اور کھڑا ہو کر کھڑکیوں کو دیکھنے لگا۔ ایک کھڑکی اسے کھلی ہوئی

تھی۔ مسلح آدمی کو اس طرف توجہ نہ پا کر وہ اچھلا اور کھڑکی کی چوکھٹ پکڑ کر کھڑکی سے کود کر اندر آ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو خالی تھا۔

بلیک زیرو نے کمرے کا جائزہ لیا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ عمارت میں تاریکی تھی صرف برآمدے کا بلب روشن تھا۔ بلیک زیرو نے پن ٹارچ نکال کر روشن کر لی۔ پھر وہ عمارت کے ایک ایک حصے کا جائزہ لینے لگا۔ ایک کمرے میں اسے جولیا بندھی ہوئی ملی تھی۔ وہ نہ صرف بندھی ہوئی تھی بلکہ بے ہوش بھی تھی۔ بلیک زیرو دوسرے کمروں کی جانب بڑھا پندرہ منٹ میں اس نے پوری عمارت کی تلاشی لے لی لیکن اسے یہاں کوئی ایسی چیز نہ ملی جو اس کے نقطہ نظر سے کارآمد ہو۔ پھر وہ دوبارہ اس کمرے میں آ گیا جہاں جولیا بندھی ہوئی تھی۔ اس نے جولیا کی رسیاں کھول دیں۔ پھر اس نے جھک کر جولیا کی ایک ٹانگ دیکھی وہاں پنڈلی پر تسمہ تو بندھا ہوا تھا مگر اس میں ریوالور نہیں تھا بلیک زیرو نے اپنا ریوالور نکال کر جولیا کی پنڈلی کے تسمے سے کس دیا۔ پھر اس نے جیب سے ایک شیشی نکال کر جولیا کی ناک سے لگا دی چند سیکنڈ بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے جیب میں ڈال کر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا۔ دروازے سے باہر نکل کر اس نے دروازہ پہلے کی طرح بند کیا اور کی ہول سے جھک کر اندر جھانکنے لگا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANPOINT.COM

پوری عمارت میں جولیا والا کمرہ ہی ایسا تھا جہاں روشنی موجود تھی اس نے جولیا کو کسمسا کر آنکھیں کھولتے دیکھا تو وہ سیدھا کھڑا ہو گیا چند لمحے بعد وہ پھر عمارت کے باہر تھا۔ خاردار تاروں کی باڑ عبور کر کے وہ احاطے سے نکلا ہی تھا کہ شہر کی سمت سے کسی کار کے ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی ابھری اور بلیک زیرو چونک پڑا پھر وہ بڑی تیزی سے وہاں پڑے جھاڑ جھنکار کی آڑ میں ہو گیا۔ آنے والی کار قریب آتی جا رہی تھی۔ پھر وہ بڑی تیزی سے اس کے سامنے سے گزری چلی گئی وہ کوئی غیر متعلق کار تھی۔ بلیک زیرو نے طویل سانس لیا اور اپنی جگہ سے باہر نکل آیا پھر وہ اس طرف بڑھا جس طرف اس نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ شہر کی جانب اڑا چلا جا رہا تھا۔

نعمانی نے اکتائے ہوئے انداز میں طویل سانس لی پھر ویٹر کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔ چکن سوپ وہ ختم کر چکا تھا اور اب وہ ویٹر کو محض اس لئے تلاش کر رہا تھا کہ وہ کھانا لگا سکے۔ پھر وہ اردگرد کے ماحول پر نظر ڈالنے لگا۔ ہر طرف رنگین آنچل سرسرا رہے تھے۔ نقرئی قہقہے گونج رہے تھے۔

اس نے گردن جھٹکی بے ساختہ یہ خیال ذہن میں ابھرا تھا کہ اس ہوٹل میں موجود ہر فرد خوشی سے سرشار نظر آ رہا ہے اگر کسی ہسپتال میں چلے جاؤ تو وہاں بیماروں اور بیماری سے تڑپتے ہوئے لوگوں کی آمدورفت دیکھ کر یہی پتہ چلے گا کہ ساری دنیا بیمار ہے۔ البتہ مسجدوں کا رخ کرنے کے بعد احساس ہو گا کہ وہ مسجدیں کسی بڑے شہر کی نہیں بلکہ ایسے گاؤں اور دیہات کی ہیں کہ جہاں دو چار سو سے زیادہ آبادی نہیں ہے۔ وہ سوچتا رہا پھر اپنے ہی خیالات پر مسکرا دیا۔ ایک تلخ سی ہنسی اس کے لبوں پر ابھر آئی تھی۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اسی لمحے خاور تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔ خاور اس کے ساتھ ہی تھا اور وہ دونوں یہاں ڈنر کے لئے آئے تھے خاور کچھ دیر پہلے واش روم گیا تھا اور اب واپس آ رہا تھا۔

”کیا ہوا۔ کیا سوچ رہے ہو“...... خاور نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں۔ یہاں کی رنگینیاں دیکھ رہا ہوں“...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”رنگینیاں۔ کیا مطلب“...... خاور نے چونک کر کہا تو نعمانی نے اسے اپنے ذہن میں آنے والے خیالات کے بارے میں بتا دیا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو یہاں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ جہاں لوگ ہر طرف خوشیاں مناتے پھرتے ہیں وہاں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو بھوک پیاس اور افلاس کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اگر کہیں خوشیاں ہیں تو اس دنیا میں ایسے بھی گھر موجود ہیں جو بھوک اور افلاس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں لیکن ہمارے حکمرانوں کو ان کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہے“...... خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مہنگائی نے پاکیشیا کی عوام کی کمر توڑ رکھی ہے اور لوگ افلاس کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے“...... نعمانی نے کہا۔

”ہاں۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم سے جس قدر ممکن ہوتا ہے

ہم بھوک و افلاس میں مبتلا لوگوں کی مدد کر دیتے ہیں لیکن کس حد تک۔ ہم گنے چنے لوگوں کی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ کاش کہ ہمارے اختیار میں ہوتا تو ہم پاکیشیا سے بھوک اور افلاس کے ساتھ ہر اس انسان کے دکھ درد کا بھی مداوا کر سکتے جو درد اور تکلیف کی زندگی بسر کر رہا ہے“...... خاور نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کھانا لا کر میز پر لگا دیا اور وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ اچانک وہ دونوں چونک پڑے۔ قریب کی میز سے آنے والی ایک آواز نے انہیں چونکنے پر مجبور کیا تھا۔ انہوں نے احتیاط سے گردن موڑ کر دیکھا تو انہیں ساتھ والی میز پر دو افراد بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ دیکھنے میں وہ دونوں مقامی معلوم ہو رہے تھے لیکن وہ ڈچ زبان میں باتیں کر رہے تھے جیسے ان کے خیال کے مطابق یہاں ایسا کوئی نہیں تھا جو ڈچ جانتا ہو۔ نعمانی اور خاور نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے کھانا کھاتے ہوئے اپنے کان ان دونوں افراد کی طرف لگا دیئے۔

”نہیں ایکسٹو بہت چالاک ہے“...... ان میں سے ایک نے کہا اور اس کے منہ سے ایکسٹو کا نام سن کر ان دونوں کو دوسرا جھٹکا لگا تھا۔

”تو اس سے کیا ہوتا ہے“...... دوسرے نے جواباً کہا۔

”ہو گا یہ کہ اگر ہمارا پلان فیل ہو گیا یا کسی وجہ سے ہم اس کے قابو میں آ گئے تو وہ ہمیں کسی بھی قیمت پر زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

ہمیں بھیانک موت مارے گا''...... پہلے شخص نے کہا۔

''مگر ایسا ہو گا ہی کیوں۔ تمہارا کیا خیال ہے ہم آسانی سے اس کے قابو میں آ جائیں گے''...... دوسرے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے مارش۔ میں تمہیں ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی حقیقت بتا رہا ہوں۔ وہ ہماری توقع سے کہیں زیادہ شاطر اور ذہین ہیں۔ ہم کسی بھی طرح ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''یہ تمہارا وہم ہے یا پھر شاید تم ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران سے ڈر رہے ہو جیکب''...... پہلے آدمی نے کہا جس کا نام مارش تھا۔

''ایسی بات نہیں ہے''...... جیکب نے کہا۔

''تو پھر تم کیوں نروس ہو رہے ہو''...... مارش نے کہا۔

''تم ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو نہیں جانتے اس لئے ایسا کہہ رہے ہو جبکہ میں نے ان کے کارناموں کی تفصیل پڑھی ہے۔ انہیں قابو یا اغوا کرنا انتہائی مشکل ہے''۔ جیکب نے کہا۔

''میں نے بھی فائلوں میں ان کے کارناموں کی تفصیل پڑھی ہیں اور مجھے وہ سب جھوٹ کا پلندہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ان فائلوں کے مطابق تو ایکسٹو اور اس کی ٹیم کے تمام ممبر مافوق الفطرت مخلوق ہیں''...... مارش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ہاں اور یہ سب غلط بھی نہیں ہے''...... جیکب نے پوچھا۔

''تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جیکب۔ دنیا میں سب انسان برابر ہیں۔ ان کی ذہانت اور شاطرانہ انداز کے بارے میں تو تم کہہ سکتے ہو لیکن اس دور میں کوئی انسان مافوق الفطرت ہو یہ میں کبھی نہیں مان سکتا''...... مارش نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہارے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو حقیقت ہے''...... جیکب نے کہا۔

''تو کیا تم اب ان کے خلاف کام نہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو''...... مارش نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا''...... جیکب نے کہا۔

''تو پھر تمہاری ان باتوں کا کیا مطلب ہے''۔ مارش نے کہا۔

''آقا کے حکم کے تحت ہمیں یہ کام کرنا ہے۔ اس کام میں ہماری جان بھی جا سکتی ہے۔ میں بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بہت ہوشیاری سے اور انتہائی احتیاط سے یہ کام کرنا ہے اور ایک ایک کر کے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو اغوا کرنا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ہمارا ان سے ٹکراؤ نہ ہو ورنہ ہم ان پر کسی بھی طرح قابو نہ پا سکیں گے''...... جیکب نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب تو ہے۔ لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا کہ ہمارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ ہو گا''...... مارش نے کہا۔

''تمہارا یہ سوچنا ہی غلط ہے''...... جیکب نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب"...... مارش نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ ایکسٹو اور اس کی ٹیم سے ٹکرائے بغیر ہمارا مشن مکمل نہیں ہو سکتا"...... جیکب نے کہا۔

"یہ محض تمہاری سوچ ہے"...... مارش نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جیکب نے پوچھا۔

"ہم ایکسٹو اور اس کے کسی ساتھی سے ٹکرائے بغیر ہی مشن مکمل کر لیں گے"...... مارش نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو تمہاری یہ سوچ ہی احمقانہ لگ رہی ہے"...... جیکب نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا تم نے آقا کے پلان پر غور نہیں کیا ہے"...... مارش نے پوچھا۔

"ہونہہ۔ مجھے تو اس پلان میں کوئی خاص بات دکھائی نہیں دیتی۔ آقا کا یہ پلان انتہائی سادہ اور بچگانہ سا ہے"...... جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات تم نے آقا کے سامنے کہی ہوتی تو اب تک تمہاری لاش اس کے قدموں میں پڑی ہوتی"...... مارش نے غرا کر کہا۔

"تو تم کیا سمجھتے ہو کہ کیا آقا کا یہ پلان قابلِ عمل ہے اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے"...... جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ مجھے اس پلان میں کوئی خامی محسوس نہیں ہو رہی۔ اگر ہم آقا کی پلاننگ پر ان کی ہدایات پر عمل کریں گے تو ہمارا کام

آسان ہو جائے گا اور ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... مارش نے کہا۔

"اور مجھے یہ سب ہوتا ممکن دکھائی نہیں دیتا کیونکہ ہر بار خوش قسمتی ساتھ نہیں دیتی"...... جیکب نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... مارش نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ اگر مشن مکمل کرنے کے بجائے اسے یہیں ختم کر دیا جائے گا تو اسی میں بہتری ہے"...... جیکب نے کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو"...... مارش نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ تم مجھے پاگل کہہ سکتے ہو مگر میرا مشورہ بالکل صحیح ہے"۔ جیکب نے کہا۔

"پھر تم نے یہ مشورہ آقا کو کیوں نہیں دیا"...... مارش نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"اگر یہ بات میں آقا کے سامنے کہہ دیتا تو وہ مجھے بزدل سمجھتا اور مجھے گولی مار کر ہلاک کر دیتا"...... جیکب نے کہا۔

"یہ تو میں بھی کہہ رہا ہوں"...... مارش نے کہا۔

"تمہارے اور باس کے کہنے میں بہت فرق ہے"...... جیکب نے کہا۔

"ہونہہ۔ چھوڑو ان فضول باتوں کو اور بے فکر ہو کر کام کرو۔ اب ہم کامیابی سے زیادہ دور نہیں ہیں"...... مارش نے سر جھٹکتے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ہوئے کہا۔

''کام تو میں کر ہی رہا ہوں مگر مشن ناکام رہے گا''...... جیکب نے کہا۔

''جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل ہمارے قبضے میں ہیں۔ اس کے باوجود تم کہتے ہو کہ مشن ناکام رہے گا''...... مارش نے کہا تو اپنے ساتھیوں کے نام سن کر نعمانی اور خاور بری طرح سے اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت لہرانے لگی اور وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔ ان لوگوں نے کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کو پکڑ لیا ہے مگر کیوں اور وہ تینوں ان کے قابو میں آ کیسے گئے۔ کیپٹن شکیل، تنویر یا جولیا یہ آسانی سے قابو آنے والوں میں سے نہیں تھے پھر کس طرح جیکب اور مارش نے ان کو قابو کیا ہے اور وہ سیکرٹ سروس کی ساری ٹیم اور ایکسٹو کو بھی اغوا کرنے کی باتیں کر رہے تھے جو ان کے لئے باعث حیرت تھا۔

''ہاں۔ یہ لوگ خوش قسمتی سے ہم لوگوں کے قابو میں آ گئے ہیں تو ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم ان سے زیادہ ذہین اور چالاک ہیں''...... جیکب نے کہا۔

''ہاں۔ ہم اور ہمارا آقا، ایکسٹو سے زیادہ ذہین ہے۔ اسی لئے اس کے ایک پلان نے ان تینوں کو ہمارا قیدی بنا دیا ہے وہ بھی بغیر کسی ہنگامے اور فساد کے''...... مارش نے کہا۔

''اسی لئے خود کو خوش قسمت کہہ رہا ہوں''...... جیکب نے کہا۔

''بس تو خوش قسمتی اب بھی ہمارے ساتھ ہے ہمیں اب آقا کی دوسری پلاننگ پر عمل شروع کر دینا چاہئے''...... مارش نے کہا۔

''وہ تو کرنا ہی پڑے گا۔ آقا کے حکم کی خلاف ورزی کر کے مجھے مرنا نہیں ہے''...... جیکب نے کہا۔

''بس تو ہم آج ہی اپنے کام کو مکمل کر لیتے ہیں۔ کیا خیال ہے''...... مارش نے پوچھا۔

''اس وقت دو بجے ہیں کیا اتنے کم وقت میں کام مکمل ہو جائے گا''...... جیکب نے کہا۔

''ہاں بشرطیکہ ڈرے اور جھجکے بغیر کام کیا جائے''...... مارش نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی''...... جیکب نے جواباً اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ خاموش ہو گئے مگر یہ گفتگو نعمانی اور خاور کے ذہنوں میں ہیجان برپا کرنے کے لئے کافی تھی۔ وہ سوچنے لگے کہ یہ لوگ یقیناً غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کو اغوا کرنے یا پھر کسی خاص مشن پر آئے ہوئے ہیں اور آتے ہی ان لوگوں نے جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کو قید کر لیا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی نگرانی کرنا بے حد ضروری ہے۔ یہ اتفاق ہی تھا یا پھر ان کی خوش قسمتی کہ ان دونوں نے ان لوگوں کی باتیں سن لی اور اس طرح یہ لوگ ان کی نظروں میں آ گئے تھے۔

اب ان کا فرض تھا کہ وہ اس بارے میں موقع ملتے ہی چیف کو

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

مطلع کرتے اور ساتھ ہی ان لوگوں کی نگرانی بھی کرتے۔ یوں تو ابھی واش روم جا کر واچ ٹرانسمیٹر پر چیف سے رابطہ قائم کر کے اسے اطلاع دی جا سکتی تھی لیکن وہ پہلے ان کا تعاقب کر کے یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخر یہ دونوں ہیں کون اور ان کا تعلق کس ملک سے ہے۔ یہ بات ان دونوں کے لئے روح فرسا ہی تھی کہ جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر ان کے قبضے میں تھے۔ اس لئے وہ دونوں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے مشورہ کر رہے تھے کہ وہ جو کچھ بھی کریں گے انتہائی احتیاط اور پلاننگ سے کریں تاکہ انہیں ان دونوں کے بارے میں علم نہ ہو جائے کہ ان دونوں کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔

چیف کو مطلع کرنے سے پہلے وہ اس بات کا پتہ لگانا چاہتے تھے کہ انہوں نے جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں کھانا کھا کر اسی ٹھکانے پر جاتے جہاں انہوں نے جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کو رکھا ہوا ہو۔ اس لئے وہ پہلے اپنے ساتھیوں کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے وہ بدستور خاموش بیٹھے رہے۔ جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کے دشمنوں کے قبضے میں ہونے کا سن کر ان دونوں کی بھوک پیاس اُڑ گئی تھی لیکن ان دونوں کو ان پر شک نہ ہو اس لئے وہ آہستہ آہستہ زہر مار کرنے والے انداز میں کھانا کھاتے رہے تھے۔

ویٹر نے ان دونوں کو بھی کھانا سرو کر دیا تھا اور وہ خاموشی سے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔ خاور اور نعمانی نے کھانا ختم کیا اور پھر انہوں نے چائے منگوا لی۔ چائے کے سپ لیتے ہوئے وہ بدستور ان دونوں پر نظریں رکھے ہوئے تھے جو کھانا ختم کر چکے تھے اور اب کافی پی رہے تھے۔

”میں آقا سے بات کر آؤں“..... کافی ختم کر کے جیکب نے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کس بارے میں“..... مارش نے چونک کر پوچھا۔

”جو کام ہمارے ذمے لگایا گیا ہے اس کے بارے میں“۔ جیکب نے کہا۔

”کیا بات کرنا چاہتے ہو“..... مارش نے پوچھا۔

”یہی کہ وقت کم ہے کیوں نا یہ کام کل کر لیا جائے“۔ جیکب نے کہا۔

”اوہ۔ تو میری بات تمہاری سمجھ میں آ ہی گئی ہے“..... مارش نے مسکرا کر کہا۔

”ہاں“..... جیکب نے سر ہلایا۔

”تو جاؤ کر آؤ بات“..... مارش نے کہا۔

”ابھی آیا“..... جیکب نے کہا پھر وہ اٹھا اور تیزی سے کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ نعمانی اور خاور نے سر ہلائے اور کاؤنٹر کی جانب دیکھنے لگے۔ مارش نے کاؤنٹر پر جا کر کسی کو فون کیا۔ چند لمحے بات کرتا رہا پھر واپس اسی جانب آنے لگا ان کے قریب سے

گزر کر وہ اپنی میز پر جا بیٹھا۔

''کیا رہا''...... مارش نے پوچھا۔

''میں نے آقا کو حالات بتا دیئے ہیں''...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر آقا نے کیا کہا ہے''...... مارش نے پوچھا۔

''اس نے ایک خوشخبری سنائی ہے''...... جیکب نے کہا۔

''کیسی خوشخبری''...... مارش نے چونک کر پوچھا۔

''سیکرٹ سروس کا ایک اور ممبر قابو آ گیا ہے''...... جیکب نے کہا تو اس کی بات سن کر خاور اور نعمانی چونک پڑے۔

''گڈ۔ وہ کون ہے''...... مارش نے چونک کر پوچھا۔

''اس کا نام صفدر سعید ہے''...... جیکب نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور اور نعمانی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان کے چہروں پر غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے لیکن وہ جذبات میں آ کر ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے جس سے انہیں یا ان کے ان ساتھیوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچے جو ان کے قبضے میں تھے۔

''اوہ۔ وہ کیسے ہاتھ لگا''...... مارش نے پوچھا۔

''اسے رچرڈ نے پکڑا تھا۔ وہ رچرڈ کا شکار کرنے گیا تھا لیکن الٹا وہ خود اس کا شکار ہو گیا''...... جیکب نے بتایا۔

''چلو اچھا ہوا۔ اب ہمیں صرف چار افراد کے لئے ہی کام کرنا

پڑے گا''...... مارش نے کہا۔

''ہاں۔ کیا تم ان کے نام جانتے ہو''...... جیکب نے کہا۔

''ہاں۔ جانتا ہوں۔ ان میں ایک کا نام چوہان ہے، دوسرے کا خاور۔ تیسرے آدمی کا نام نعمانی ہے اور چوتھا صدیقی ہے۔ ان کے بارے میں ہمارے پاس جو معلومات ہیں ان کے مطابق یہ فور سٹارز ہیں جن کا باس صدیقی ہے''...... مارش نے کہا تو خاور اور نعمانی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ دونوں ان کے بارے میں ضرورت سے زیادہ ہی جانتے تھے۔

''ہاں۔ یہی چار ہیں البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے صالحہ نامی ایک لڑکی بھی کام کرتی ہے لیکن وہ ان دنوں کسی نجی کام کے لئے بیرون ملک گئی ہوئی ہے۔ اگر وہ ہوتی تو ہمیں اسے بھی اغوا کرنا پڑتا''...... جیکب نے کہا۔

''اب آقا کا کیا حکم ہے''...... مارش نے پوچھا۔

''آقا نے ہمیں فوری طور پر اس ٹھکانے تک پہنچنے کا حکم دیا ہے جہاں ان جاسوسوں کو قید کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کی نگرانی کرنی ہے۔ آقا دو گھنٹوں تک وہاں آئیں گے اور پھر وہ ہمیں بتائیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے''...... جیکب نے کہا۔

''ویری گڈ۔ تو چلو دیر کیوں کر رہے ہو''...... مارش نے کہا۔

''ہاں چلو۔ بل دے دیا''...... جیکب نے کہا۔

''نہیں''...... مارش نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

اس نے جیب سے پرس نکالا اور پرس سے دو بڑے نوٹ نکال کر میز پر رکھے ہوئے کافی کے مگ کے نیچے رکھے اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ نعمانی اور خاور انہیں بیرونی دروازے کی طرف جاتے دیکھتے رہے پھر وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ نعمانی نے بھی جیب سے نوٹ نکال کر چائے کے کپ کے نیچے رکھے اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تم جا کر پارکنگ سے کار نکال لاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کہاں جا رہے ہیں"...... نعمانی نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے سے نکل کر باہر آئے تو نعمانی آگے بڑھ گیا جبکہ خاور پارکنگ جانے والے راستے کی طرف مڑ گیا۔

مارش اور جیکب آپس میں باتیں کرتے ہوئے بیرونی سڑک کی طرف جا رہے تھے۔ سڑک کے دوسرے کنارے پر سیاہ رنگ کی ایک کار کھڑی تھی۔ وہ دونوں اسی کار کی طرف جا رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں نعمانی نے ان دونوں کو اس کار میں سوار ہوتے دیکھا۔ مارش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ جیکب سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ وہ کار میں بیٹھ تو گئے تھے لیکن انہوں نے ابھی کار اسٹارٹ نہیں کی تھی۔

نعمانی سائیڈ فٹ پاتھ پر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد خاور پارکنگ سے کار نکال کر لے آیا۔ اس نے کار نعمانی کے پاس لا کر

روکی تو نعمانی فوراً سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کس طرف گئے ہیں وہ"...... خاور نے پوچھا۔

"وہ ابھی یہیں ہیں۔ وہ سامنے سیاہ کار دیکھ رہے ہو۔ یہ انہی کی کار ہے"...... نعمانی نے کہا تو خاور چونک کر اس سیاہ کار کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے سیاہ کار سٹارٹ ہوئی اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سڑک پر آئی اور پھر اس کی رفتار تیز ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر خاور نے بھی اپنی کار اس کے پیچھے لگا دی۔

"یہ سارا چکر کیا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"میں خود بھی نہیں جانتا۔ جو کچھ بھی تم نے سنا ہے میں نے بھی تمہارے ساتھ ہی سنا ہے"...... نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"شکل و صورت سے تو یہ مقامی معلوم ہو رہے ہیں لیکن میں نے ان کے چہروں کو غور سے دیکھا تھا۔ وہ دونوں میک اپ میں ہیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ان کا میک اپ میں نے بھی چیک کیا ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"تمہارے خیال میں یہ کس ملک کے ایجنٹ ہو سکتے ہیں اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیوں اغوا کرنا چاہتے ہیں"۔ خاور نے کہا۔

"مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ ان کے لہجے بھی بگڑے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ جان بوجھ کر بگڑے ہوئے لہجے میں باتیں کر رہے ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANPOINT.COM

"کیا ان کے بارے میں ہمیں چیف کو اطلاع دینی چاہئے یا نہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے یہ تو دیکھ لو کہ یہ جاتے کہاں ہیں۔ تم نے سنا نہیں تھا جیکب، مارش کو بتا رہا تھا کہ آقا نے انہیں اس ٹھکانے پر پہنچنے کی ہدایات دی ہیں جہاں مس جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کو رکھا گیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ سنا تھا"...... خاور نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پہلے ہم ان کے پیچھے جائیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دیکھیں گے اور اگر ممکن ہوا تو ہم پہلے اپنے ساتھیوں کو چھڑائیں گے اور پھر چیف کو مطلع کریں گے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"تو پھر اپنے سیکنڈ چیف کو بتا دیتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے فور سٹار کے چیف صدیقی کو"...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے ایکسٹو کے بعد فور سٹار کا چیف صدیقی ہی ہے"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے نا کہ پہلے ہمیں اپنے ساتھیوں کی فکر کرنی ہے جنہیں انہوں نے نجانے کس مقصد کے لئے اغوا کیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... خاور نے کہا۔ کئی سڑکوں سے گزر کر بلیک کار مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔

خاور نے بھی اسی جانب کار موڑ لی۔ تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے مارش کی کار کچے راستے پر اترتے دیکھی جہاں دونوں اطراف میں فارم ہاؤس موجود تھے۔ ایسے ہی ایک فارم ہاؤس کے پاس جا کر مارش کی کار رک گئی۔ لیکن وہ کار فارم ہاؤس کے احاطے میں نہیں گئی تھی اور نہ ہی وہ کار سے باہر نکلے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ یہاں کیوں رک گئے ہیں اور کار سے باہر کیوں نہیں آ رہے ہیں"...... نعمانی نے ہونٹ بھینچ کر انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہو تو میں جا کر ان سے پوچھ آؤں"...... خاور نے شوخ لہجے میں کہا۔

"یہ مذاق کرنے کا وقت نہیں ہے خاور۔ حالات کی سنگینی کا احساس کرو اور سنجیدہ ہو جاؤ"...... نعمانی نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے انہیں عقبی سیٹ پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ دونوں تیزی سے پلٹے اور پھر یہ دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کہ پچھلی سیٹ پر ایک آدمی بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اس کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہا تھا۔ وہ شاید عقبی سیٹ کے درمیان میں چھپا ہوا تھا۔ چونکہ ان دونوں کی ساری توجہ مارش اور جیکب کی کار پر مرکوز تھیں اس لئے انہیں اپنی کار کے اندر موجود اس شخص کی موجودگی کا احساس تک نہ ہو سکا تھا یا پھر وہ آدمی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

ضرورت سے زیادہ ہی ذہین اور شاطر تھا جس نے انہیں اپنی موجودگی کا علم ہی نہ ہونے دیا تھا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ ان دونوں کی جانب کر رکھا تھا۔

"کیسے ہو دوستو"...... اس آدمی نے مسکرا کر لیکن انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم"...... نعمانی نے غرا کر کہا۔

"میں بھی انہی کا ساتھی ہوں جنہوں نے تمہارے چار ساتھیوں کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو نعمانی اور خاور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا مطلب"...... خاور نے غرا کر کہا۔

"مطلب یہ کہ سیکرٹ سروس کے دو اور ممبران ہمارے جال میں آ گئے ہیں اور تم دونوں ہو"...... اس نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کب سے ہماری کار میں موجود ہو"...... نعمانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس وقت سے جب تم دونوں نے کار ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں پارک کی تھی۔ اب تو سیٹ کے نیچے لیٹے لیٹے میری کمر بھی اکڑ گئی ہے"...... اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہمیں پہچانتے ہو"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ اگر نہ پہچانتا ہوتا تو تمہاری کار میں یوں چھپ کر کیوں

بیٹھا بلکہ لیٹا رہتا"...... اس نے اسی انداز میں کہا تو خاور اور نعمانی غرا کر رہ گئے۔

"کیا چاہتے ہو"...... نعمانی نے پوچھا۔

"فی الحال تم دونوں شرافت سے کار سے باہر نکلو"۔ اس نے کہا

"نہ نکلیں تو"...... خاور نے غرا کر کہا۔

"تو پھر میں شرافت چھوڑ دوں گا اور میرے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں تم دونوں کا یہیں خاتمہ کر دیں گی اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں ماہر نشانہ باز ہوں۔ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا"...... اس آدمی نے کہا۔

"اطلاع کا شکریہ"...... نعمانی نے منہ بنا کر کہا اور پھر اس نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اشارہ کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں اپنی سائیڈوں کے دروازے کھول کر کار سے باہر نکل آئے۔ اسی لمحے انہوں نے وہاں موجود جھاڑیوں اور فارم ہاؤس کے عقب سے دس مسلح افراد کو نکل کر تیزی سے اس طرف آتے دیکھا۔ ان کے قریب آتے ہی وہ پھیل گئے اور انہوں نے ان دونوں کو اپنی زد میں لے لیا۔ اسی لمحے بلیک کار کا دروازہ کھلا اور مارش اور جیکب مسکراتے ہوئے کار سے نکل کر باہر آئے اور پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔

"ہیلو دوستو"...... جیکب نے ان کے قریب آ کر انتہائی طنزیہ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

لہجے میں کہا تو وہ دونوں طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''ہونہہ تو تم دونوں نے ہمیں پھانسنے کے لئے یہ سارا چکر چلایا تھا''...... نعمانی نے ان کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں لیکن ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران اس قدر احمق ہوں گے کہ اتنی آسانی سے ہمارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائیں گے۔ ہم نے جان بوجھ کر وہاں ایسی باتیں کی تھیں تا کہ تم ہماری طرف متوجہ ہو جاؤ اور پھر ہمارے پیچھے یہاں تک چلے آؤ اور یہاں تم دونوں کو ہمارے ساتھی آسانی سے گرفت میں لے سکیں''...... مارش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم تمہارے دھوکے میں یہاں آئے ہیں''...... اچانک خاور نے مسکرا کر کہا تو مارش اور جیکب چونک پڑے۔

''ہاں۔ یہی ہوا ہے۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... مارش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کہ ہم اکیلے نہیں ہیں۔ تمہارے پیچھے آنے سے پہلے ہم نے اپنے ایک ساتھی کو سب کچھ بتا دیا تھا اور ہم نے اس سے کہا تھا کہ وہ ہمارے تعاقب میں آئے تا کہ اگر ہم پھنس جائیں تو وہ ہماری مدد کے لئے چیف کو اطلاع دے سکے اور باقی ممبران ہماری مدد کے لئے پہنچ جائیں''...... خاور نے کہا۔

''اوہ۔ تم نے اپنے کس ساتھی کو اپنے پیچھے بلایا تھا''...... جیکب

نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''صفدر کو''...... خاور نے کہا۔

''تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو دوست۔ تم واقعی شاطر انسان ہو۔ بہت بڑے شاطر''...... مارش نے یکلخت قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... خاور نے چونک کر پوچھا۔

''مطلب یہ کہ تمہارا ساتھی صفدر اور اس کے ساتھ کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا حقیقتاً ہمارے قیدی ہیں۔ ان کے بارے میں ہم نے تمہارے سامنے جو بھی باتیں کی تھیں وہ سب درست تھیں''۔ مارش نے کہا۔

''اوہ''...... نعمانی کے منہ سے نکلا۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔

''چلو ادھر''...... ان کے پیچھے کھڑے اسی مشین پسٹل والے نے کرخت لہجے میں کہا جو ان کی کار میں ہی چھپا ان کے ساتھ آیا تھا۔

''وکٹر۔ ان کے ہاتھ باندھ دو تا کہ یہ کوئی شرارت نہ کر سکیں''۔ جیکب نے کہا تو مشین پسٹل والے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر اس نے جیب سے دو ہتھکڑیاں نکال لیں۔

''اپنے منہ دوسری طرف گھماؤ''...... وکٹر نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے نعمانی کو پکڑ کر اسے زبردستی بائیں سمت

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گھمانا چاہا تاکہ عقب سے اس کے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا سکے مگر نعمانی اس سنہری موقعے کو کیسے ضائع کر دیتا۔ وہ جھٹکے سے گھوما۔ اس کی گھومتی ہوئی لات وکٹر کے سینے پر پڑی۔ وکٹر کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر خاور نے بھی مارش اور جیکب پر چھلانگ لگا دی۔ وکٹر ابھی سنبھلنے بھی نہیں پایا تھا کہ نعمانی نے اچھل کر فلائنگ کک وکٹر کے سینے پر مار دی۔ وکٹر ایک بار پھر اچھل کر کار کے بونٹ پر گرا اور پھسلتا ہوا دوسری جانب جا گرا۔

فلائنگ کک مارنے کے بعد نعمانی بھی گرا تھا۔ خاور نے بھی مارش اور جیکب کو ککس لگا کر نیچے گرا دیا تھا۔ وہ دونوں اٹھ کر ان کی طرف بڑھے ہی تھے کہ مسلح افراد نے آگے بڑھ کر مشین گنوں کی نالیں ان کے جسموں سے لگا دیں اور وہ وہیں ٹھٹھک گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کرتے اچانک ان کے عقب میں موجود مشین گن بردار نے ان کے سروں پر زور دار انداز میں مشین گنوں کے دستے مار دیئے۔ خاور اور نعمانی لڑکھڑائے۔ ابھی وہ سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ ایک بار پھر ان کے سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی اور دوسرے لمحے ان کی آنکھوں کے سامنے سورج سے روشن ہو گئے اور پھر مشین گنوں کے دستوں کی تیسری ضرب نے ان کے دماغوں میں ایک ساتھ تاریکی پھیلا دی اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح زمین پر گرتے چلے گئے۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

گرین کلب کی عقبی گلی میں ایک کار ٹھیک اس جگہ آ کر رکی جہاں گرین کلب کے مالک رچرڈ کی رہائش گاہ تھی۔ جیسے ہی کار رکی اسی لمحے عمارت کا ذیلی گیٹ کھلا اور ایک آدمی نکل کر باہر آیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا کار کے پاس آ کر رک گیا۔

”کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو“...... اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”رچرڈ سے کہو راڈش آیا ہے“...... ڈرائیور نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”راڈش“...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جلدی کرو میرے پاس وقت نہیں ہے“...... راڈش نے غراتے ہوئے کہا۔

”یہاں کوئی کام جلدی نہیں ہوتا مسٹر“...... اس آدمی نے کہا۔

”مسٹر کے بچے اگر دیر ہوئی تو یہ خود رچرڈ کے لئے برا ہو گا

جاؤ جا کر فوراً رچرڈ کو اطلاع دو''...... راڈش نے غرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ انتظار کرو۔ میں باس سے جا کر پوچھتا ہوں۔ اگر اس نے اجازت دی تو میں تمہیں اندر لے جاؤں گا ورنہ......'' اس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھا اور پھر وہ ذیلی گیٹ سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔

''آ جاؤ باس تمہارا انتظار کر رہا ہے''...... اس نے کہا اور دوبارہ ذیلی گیٹ سے اندر چلا گیا اور پھر اس نے بڑا گیٹ کھولا تو راڈش کار اندر لے گیا۔ اندر آٹھ دس مسلح افراد موجود تھے جو عمارت کے ہر حصے میں پھیلے ہوئے تھے۔ سامنے پورچ تھا جہاں پہلے سے تین گاڑیاں کھڑی تھیں۔ راڈش نے پورچ میں ایک کار کے پیچھے لے جا کر اپنی کار روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

وہ آدمی اسے لے کر سائیڈ میں موجود زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ زینے چڑھ کر وہ پہلی منزل پر پہنچ کر وہ اسے ایک بڑے کمرے میں لے گیا۔ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کی طرز پر سجا ہوا تھا۔

''بیٹھو۔ باس ابھی تھوڑی دیر میں آ جائیں گے''...... اس آدمی نے کہا تو راڈش سر ہلا کر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں لحیم شحیم اور مضبوط جسم کا مالک ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''تو تم آ گئے''...... آنے والے نے راڈش کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... راڈش نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ وہ آدمی آگے بڑھا اور راڈش سے ہاتھ ملائے بغیر اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''صفدر سعید کہاں ہے''...... راڈش نے پوچھا۔

''میں نے اسے تیار کرا رکھا ہے۔ وہ بدستور بے ہوش ہے۔ تم آسانی سے اسے لے جا سکتے ہو''...... رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے کار میں پہنچا دو''...... راڈش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مگر میرا معاوضہ''...... اس آدمی نے کہا جو گرین کلب کا مالک اور جنرل مینیجر رچرڈ تھا۔ اس کی بات سن کر راڈش نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چیک نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ کیا۔ چیک کیوں لائے ہو۔ مجھے نقد چاہئے''...... رچرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اتنی بڑی رقم میں ساتھ نہیں لا سکتا تھا۔ آقا نے مجھے چیک دیا ہے اور یہ عام چیک نہیں گارنٹڈ چیک ہے''...... راڈش نے کہا۔

رچرڈ چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر راڈش سے چیک لے لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ اس بار تو میں تم سے چیک لے لیتا ہوں لیکن آئندہ جب بھی تم سے ڈیل ہو گی میں اس کی تم سے نقد پے منٹ

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

لوں گا“...... رچرڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... راڈش نے کہا۔ رچرڈ نے جیب سے سیل فون نکالا اور نمبر پریس کرنے لگا پھر اس نے سیل فون کان سے لگا لیا۔

”سنو مارٹن۔ مجھے پے منٹ مل گئی ہے۔ تم اس بے ہوش آدمی کو اس کی کار کی ڈگی میں ڈال دو۔ ابھی۔ فوراً“...... رچرڈ نے سیل فون پر اپنے کسی ساتھی کو حکم دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر کے سیل فون اپنی جیب میں رکھ لیا۔

”کچھ منگواؤں تمہارے لئے“...... رچرڈ نے سیل فون جیب میں رکھتے ہوئے راڈش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میرے پاس وقت نہیں ہے“...... راڈش نے کہا۔

”ایک کپ کافی تو پی سکتے ہو اور پھر مجھے تم سے ایک بات بھی کرنا تھی“...... رچرڈ نے کہا۔

”کون سی بات“...... راڈش نے پوچھا۔

”سیکرٹ سروس کے ممبروں کو اغوا کر کے تم کیا کرنا چاہتے ہو“...... رچرڈ نے پوچھا۔

”اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے“...... راڈش نے غرا کر کہا۔

”مطلب ہے کیونکہ ایکسٹو انتہائی ذہین اور خطرناک انسان ہے“...... رچرڈ نے کہا۔

”تو پھر“...... راڈش نے پوچھا۔

”پھر یہ کہ وہ کسی بھی وقت مجھ تک پہنچ سکتا ہے“۔ رچرڈ نے کہا۔

”اس سے کیا ہو گا“...... راڈش نے پوچھا۔

”بہت کچھ۔ ایکسٹو مجھے تمہارا ساتھ دینے پر ہلاک بھی کر سکتا ہے“...... رچرڈ نے کہا۔

”کیا چاہتے ہو پھر“...... راڈش نے پوچھا۔

”اگر ایکسٹو یا عمران مجھ تک پہنچ گیا تو وہ میری زبان کھلوانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں اور اگر انہوں نے تشدد کیا تو میری زبان کھل بھی سکتی ہے مگر......“ رچرڈ نے کہا۔

”مگر کیا“...... راڈش نے پوچھا۔

”اگر تشدد برداشت کرنے کی قوت عطا کر دی جائے تو زبان ہمیشہ بند بھی رہ سکتی ہے“...... رچرڈ نے کہا۔

”کیا مطالبہ ہے یہ بھی بتا دو“...... راڈش نے کہا۔

”جسمانی طاقت اور زبان بندی کے لئے اگر دس لاکھ ڈالرز اور مل جائیں تو پھر عمران اور ایکسٹو تو کیا کوئی بھی میری زبان نہیں کھلوا سکے گا“...... رچرڈ نے مکاری سے ہنستے ہوئے کہا تو راڈش کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

”اور کچھ“...... راڈش نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں اس کے بعد کچھ نہیں پھر ہمیشہ کے لئے رچرڈ پاکیشیا سے غائب ہو جائے گا اور راز راز ہی رہے گا“...... رچرڈ نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

"ہونہہ"...... راڈش نے ہنکارہ بھرا۔ پھر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی ٹرے میں کافی کے دو کپ لئے اندر داخل ہوا اس نے کافی کے کپ ان کے سامنے رکھے اور واپس چلا گیا اس کے کمرے سے نکلتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

"کیا خیال ہے تمہارا"...... رچرڈ نے پوچھا۔

"تم بہت مکار ہو رچرڈ"...... راڈش نے کہا۔

"مگر تم سے کم۔ تم تو پوری سیکرٹ سروس کا صفایا کر کے بہت بڑا مفاد حاصل کرو گے میں نے تو صرف دس لاکھ ڈالرز مانگے ہیں جو زیادہ نہیں ہیں"...... رچرڈ نے عیارانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو"...... راڈش نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب میں دوستی کے ناطے کہہ رہا ہوں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میرا اور کوئی مطالبہ نہیں ہو گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"سنو رچرڈ تم اب بھی پاکیشیا سے غائب ہو سکتے ہو اپنے مطالبے کے بغیر اور وہ بھی بڑی آسانی سے"...... راڈش نے سفاکی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... رچرڈ نے چونک کر کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا۔

"نہیں ہاتھ جیب سے دور رکھو ورنہ گولی وقت سے پہلے ہی تمہاری کھوپڑی میں اتر جائے گی"...... راڈش نے کہا اور یہ دیکھ کر رچرڈ کا رنگ اڑ گیا کہ راڈش نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے

ہوئے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ اس کی جانب کر دیا تھا۔ ریوالور پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔

"ہونہہ۔ تم نے ریوالور نکال کر غلطی کی ہے راڈش۔ تم شاید بھول رہے ہو کہ تم میری رہائش گاہ میں موجود ہو"...... رچرڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی لالچی انسان ہو اور ہر لالچی انسان لالچ کے ہاتھوں ہی مارا جاتا ہے اور یہی تمہارا بھی انجام ہو گا"...... راڈش نے جواباً غرا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... رچرڈ کے منہ سے نکلا۔ پھر اس نے کچھ کہنے یا چیخ کر اپنے آدمیوں کو بلانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ راڈش کے ہاتھ میں موجود خاموش ریوالور کی گولی رچرڈ کی کھوپڑی میں اترتی چلی گئی۔ وہ منہ کھولے اوندھے منہ زمین پر گرتا چلا گیا تھا۔ راڈش نے آگے بڑھ کر زمین پر گرے ہوئے رچرڈ کی تلاشی لی اور پھر اس نے رچرڈ کی جیب سے وہ چیک نکال لیا جو اس نے اسے دیا تھا۔ راڈش نے چیک اپنے کوٹ کی جیب میں رکھا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ باہر نکلا تو باہر ایک آدمی موجود تھا۔

رچرڈ میرے آقا سے ضروری بات کر رہا ہے۔ اس کا حکم ہے کہ جب تک وہ خود باہر نہ آئے کوئی اندر نہیں جائے گا"۔ راڈش نے اس آدمی سے کہا اور رکے بغیر تیز تیز چلتا ہوا پورچ کی طرف

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں تھا۔ کار کی عقبی سیٹ پر ایک نوجوان بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ راڈش نے اطمینان بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کار کو گیٹ کی طرف بیک کرنے لگا۔ گیٹ پر موجود آدمی نے اس کے لئے گیٹ کھولا تو وہ کار باہر لے آیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی کار حرکت میں آئی اور تیزی سے سڑک کی جانب دوڑنا شروع ہو گئی۔

چوہان اور صدیقی کو علم ہی نہیں تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبروں پر کیا گزر رہی ہے وہ اپنے معمولات میں مشغول تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت وہ ہوٹل تاج کے ڈائننگ ہال میں اطمینان سے بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔

''آج کل کام نہ ہونے کی وجہ سے ہم سب ہی عیش کر رہے ہیں''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... صدیقی نے بھی جواباً مسکرا کر کہا۔

''نجانے مجرم کہاں جا سوئے ہیں۔ کافی دنوں سے ہاتھ پیر ہلانے کا موقع ہی نہیں ملا''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی فارغ رہ رہ کر بور ہو گیا ہوں''...... صدیقی نے کہا۔

''اب کیا کیا جائے''...... چوہان نے ہنس کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہم چیف کے حکم کے پابند ہیں جب تک سیکرٹ

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

سروس کے میعار کا کیس نہیں آتا ہم اس وقت تک کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ فور سٹارز کی حیثیت سے بھی ہم مخصوص کیسوں پر کام کر سکتے ہیں عام مجرموں کے خلاف نہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے۔ اس بوریت سے تو میں مر جانے کی حد تک عاجز آ گیا ہوں''...... چوہان نے کہا۔

''تم بتاؤ ایسی صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں مس جولیا سے جا کر بات کرنی چاہئے۔ جب تک کوئی کیس شروع نہیں ہو جاتا ہمیں ان لمحات کا بھرپور انداز میں فائدہ اٹھانا چاہئے''...... چوہان نے کہا۔

''کیسا فائدہ''...... صدیقی نے پوچھا۔

''سیر وتفریح کی جائے۔ ہم سب مل کر کسی پرفضاء مقام پر جا سکتے ہیں اور وہاں بھرپور لطف اٹھا سکتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ایسی خواہش نعمانی اور خاور نے بھی کی تھی۔ وہ دونوں مجھ سے اجازت لے کر مس جولیا کے پاس گئے تھے''...... صدیقی نے کہا۔

''تو پھر مس جولیا نے کیا جواب دیا تھا انہیں''...... چوہان نے پوچھا۔

''مس جولیا تو مان گئی تھی لیکن چیف نے انکار کر دیا تھا''۔ صدیقی نے پوچھا۔

''کیوں۔ چیف نے کیوں انکار کیا تھا''...... چوہان نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف کا کہنا تھا کہ جس طرح موت کا پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کب آ جائے اسی طرح کسی مجرم کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کب یہاں وارد ہو جائے اس لئے تمام ممبران کا ایک ساتھ سیر وتفریح کے لئے جانا غلط بات ہے۔ یہاں چند ممبران کو رکنا چاہئے تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں انہیں آنے والے کسی بھی مجرم کے خلاف حرکت میں لایا جا سکے''...... صدیقی نے کہا۔

''چیف کی بات بھی درست ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم سیر وتفریح کے لئے جائیں اور یہاں اچانک کوئی ایسا خطرناک ایجنٹ پہنچ جائے جو پاکیشیا کی سلامتی کے لئے خطرہ بن جائے۔ ہم ادھر سیر وتفریح کا لطف اٹھاتے رہیں اور یہاں وہ ایجنٹ اپنا کام کر کے واپس چلا جائے''...... چوہان نے کہا۔

''چیف نے مس جولیا سے کہا تھا کہ اگر آدھے ممبران کہیں جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں ان کی واپسی کے بعد باقی ممبران بھی جا سکتے ہیں لیکن مس جولیا نے انکار کر دیا تھا۔ وہ سب کو ساتھ لے جانا چاہتی تھی جس پر چیف نے ظاہر ہے انکار ہی کرنا تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''تب پھر ہمارا بھی مس جولیا کے پاس جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ انہوں نے چیف سے بات کرنی ہے اور چیف نے وہی جواب دینا ہے جو وہ پہلے دے چکے ہیں''...... چوہان نے ایک

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''......صدیقی نے کہا۔

''اچھا ایک بات بتاؤ''...... چوہان نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''پوچھو''......صدیقی نے کہا۔

''یہ عمران صاحب ہمیشہ پراسرار کیوں بنے رہتے ہیں''۔ چوہان نے کہا۔

''پراسرار۔ کیا مطلب''......صدیقی نے چونک کر کہا۔

''اس طرح کہ بعض اوقات وہ عین اس لمحے ڈرامائی انداز میں سامنے آتے ہیں جب ہم لوگ موت کے منہ میں پہنچ چکے ہوتے ہیں اور بچنے کی کوئی امید نہیں ہوتی اور پھر وہ ہمیں موت کے منہ سے صاف نکال لے جاتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''انہیں تم پراسرار کیوں کہہ رہے ہو''......صدیقی نے پوچھا۔

''اس لئے کہ عمران صاحب ہمارے بے حد قریب رہتے ہیں اور ہر مشکل وقت میں مدد کو آموجود ہوتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ٹھیک ہے آگے کہو''......صدیقی نے کہا۔

''اور چیف کا بھی یہی کہنا ہے کہ وہ ہمارے بہت قریب رہتے ہیں اور ان کی آنکھیں ہر وقت ہماری نگران ہوتی ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''بالکل ٹھیک۔ اس میں شک بھی کیا ہے''......صدیقی نے کہا۔

''شک ہے اور وہ یہ کہ اگر چیف کی بات سچ مان لی جائے تو مجھے نجانے کیوں ایسا لگتا ہے کہ چیف کوئی اور نہیں بلکہ عمران صاحب ہی ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''احمقانہ خیال ہے''......صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔

''احمقانہ نہیں۔ حالات کا تجزیہ کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے۔ تم خود غور کر لو''...... چوہان نے کہا۔

''یہ ضرور ہے کہ ہر بار عمران صاحب ہی عین وقت پر مدد کے لئے آموجود ہوتے ہیں مگر انہیں وہاں بھیجنے والا کون ہوتا ہے۔ صرف چیف جس کی فراہم کردہ معلومات سے وہ فائدہ اٹھا کر ہم لوگوں کی نظروں میں پراسرار بن جاتے ہیں''......صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ بہت سے ایسے مواقع تھے جب چیف ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا تھا۔ تب بھی عمران صاحب ہی کام آئے تھے''۔ چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہوا ہے لیکن عمران صاحب وہاں بھی اکیلے نہیں ہوتے''......صدیقی نے کہا۔

''تو پھر کون ہوتا ہے ان کے ساتھ''...... چوہان نے چونک کر کہا۔

''عمران صاحب کے ساتھ چیف کا دماغ وہاں موجود ہوتا ہے۔ چیف ہی عمران صاحب کو ہمیشہ گائیڈ کرتے ہیں اور عمران صاحب

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

چیف کے احکامات کے مطابق ہی ہمیں لیڈ کرتے ہیں اور پھر اپنی ذہانت اور صلاحیتوں سے کام لے کر وہ ہمیں مشکلوں سے بچاتے بھی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کامیابیوں سے بھی ہمکنار کرتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ عمران صاحب کی ذہانت کا واقعی کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا“...... چوہان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے اس کی نظر مین دروازے پر پڑی جہاں سے ایک غیر ملکی لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ چہرے سے وہ کچھ پریشان سی نظر آ رہی تھی۔

”یہ خاتون کچھ پریشان نظر آ رہی ہے“...... چوہان نے اس عوت کی طرف دیکھ کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

”کچھ نہیں۔ کافی پریشان ہے یہ“...... صدیقی نے کہا۔ لڑکی نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے ایک خالی میز کی طرف بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ میز پر پانی سے بھرا ہوا جگ پڑا ہوا تھا اور ایک گلاس پڑا تھا۔ اس لڑکی نے جگ اٹھایا اور پھر یہ دیکھ کر نہ صرف صدیقی اور خاور بلکہ وہاں موجود افراد بھی حیران رہ گئے کہ لڑکی نے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر پینے کی بجائے جگ کو ہی منہ لگا لیا تھا اور وہ یوں پانی پینے لگی جیسے صدیوں کی پیاسی ہو۔ اس نے جگ اس وقت منہ سے ہٹایا جب جگ میں موجود پانی کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔ اسی لمحے دروازے سے ایک لحیم و

شحیم اور انتہائی طاقتور نوجوان ہال میں داخل ہوا۔ اس نوجوان کے چہرے پر سختی اور کرختگی ثبت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ شکل وصورت سے ہی پرلے درجے کا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا اور اس کے چہرے پر جا بجا زخموں کے پرانے نشان تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔

وہ ہال میں داخل ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے اسے کسی کی تلاش ہو۔ وہ دو قدم اور آگے بڑھا اور پھر اس کے لبوں پر انتہائی زہر انگیز اور سفاکی سے بھرپور مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ ایک میز کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا۔ چوہان نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور چونک پڑا۔ کیونکہ جس میز کو وہ گھور رہا تھا اس میز پر وہی غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو خوفزدہ انداز میں اندر داخل ہوئی تھی۔ لڑکی کی نظریں جیسے ہی اس بدمعاش پر پڑیں وہ یکلخت اچھل پڑی اور دوسرے لمحے صدیقی اور چوہان نے اس لڑکی کا جسم بری طرح سے کپکپاتے دیکھا۔

”اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لڑکی اس بدمعاش سے خوفزدہ ہے“...... چوہان نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”مگر یہ لڑکی خوفزدہ کیوں ہے“...... چوہان نے کہا۔

”پوچھ آتا ہوں“...... صدیقی نے کہا پھر اس طرح پہلو بدلا جیسے اٹھ کر حقیقتاً اس لڑکی سے خوفزدہ ہونے کی وجہ پوچھنے جانے

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

والا ہو۔

"ارے ارے بیٹھو"...... اسے اٹھتے دیکھ کر چوہان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... صدیقی نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔ لڑکی اب اس بدمعاش کی جانب سے منہ موڑ کر دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔ بدمعاش ڈائریکٹ اس لڑکی کے پاس جانے کی بجائے اس کے قریب والی میز پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور وہ بدستور لڑکی کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اس لڑکی کے وہیں ٹکڑے اڑا کر رکھ دے۔ دو تین بار اس لڑکی نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا اور بے چینی سے چاروں طرف دیکھا پھر صدیقی اور چوہان پر اس کی نظر جم سی گئی انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو۔

"میرا خیال ہے وہ اسی طرف آنے والی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں اس کے تیور یہی بتا رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"پھر کیا کریں"...... چوہان نے پوچھا۔

"خاموشی سے بیٹھے رہو۔ اگر وہ آئی تو دیکھا جائے گا اور پھر اس کے خوفزدہ ہونے کی وجہ تو معلوم ہو ہی جائے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"لو وہ آ رہی ہے"...... چوہان نے کہا۔ صدیقی نے دیکھا وہ

لڑکی اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کی جانب آ رہی تھی پھر وہ پوچھے بغیر ہی ایک کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھ گئی اس کے چہرے پر اب بھی خوف کی چھائیاں لرز رہی تھیں۔

"پپ پپ۔ پلیز میری مدد کریں"...... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا چاہتی ہو"...... صدیقی نے پوچھا۔

"مدد۔ وہ مجھے مار ڈالنا چاہتا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"وہ کون"...... چوہان نے انجان بن کر پوچھا۔

"وہی جسے اس کام پر مقرر کیا گیا ہے"...... لڑکی نے اسی طرح انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلیاں مت بجھوائیں محترمہ اور اطمینان سے بتائیں کہ کیا ہوا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"کون ہے جو تمہیں مار ڈالنا چاہتا ہے"...... صدیقی نے بھی پوچھا۔

"ہماری میز سے دائیں سمت والی دوسری میز پر ایک آدمی بیٹھا نظر آ رہا ہے نا"...... لڑکی نے بدمعاش کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں پھر"...... چوہان نے پوچھا۔

"وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ وہ تمہیں کیوں قتل کرنا چاہتا ہے"...... صدیقی

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

نے پوچھا۔

''اس لئے کہ میرے پاس اس کے بہت سے راز ہیں''۔ لڑکی نے کہا۔

''راز۔ کیسے راز''...... صدیقی نے پوچھا۔

''پہلے اس قاتل سے مجھے بچانے کا انتظام کرو پھر میں تمہارے ہر سوال کا جواب دے دوں گی''...... لڑکی نے گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''سمجھ لو کہ تم اس قاتل سے محفوظ ہو۔ ہم تمہاری مدد کریں گے اطمینان رکھو''...... صدیقی نے کہا۔

''ایسا کرو اپنی حفاظت میں مجھے کسی تھانے تک پہنچا دو وہاں جب میں بیان دوں گی تو تم بھی سن لینا''...... لڑکی نے کہا۔

''پہلے ہمیں بتا دو ممکن ہے تھانے جانے کی نوبت ہی نہ آئے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ قاتل جو میرے پیچھے لگا ہوا ہے ہمارا ہی آدمی ہے''۔ لڑکی نے کہا۔

''کیا مطلب''...... صدیقی نے پوچھا۔

''یہاں کوئی علی عمران اور ایکسٹو ہے''...... لڑکی نے کہا تو عمران اور ایکسٹو کا سن کر وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے۔ ان کے گمان میں بھی نہ تھا کہ لڑکی اس طرح ایکسٹو کا نام لے سکتی ہے۔

''عمران۔ ایکسٹو۔ کیا مطلب''...... صدیقی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''ہم انہیں ہی ہلاک کرنے یہاں آئے تھے''...... لڑکی نے کہا۔

''کیا مطلب''...... صدیقی نے حیرت ظاہر کئے بغیر پوچھا۔

''ہمارا دس افراد کا گروپ ہے جو ایکسٹو اور سیکرٹ سروس سمیت عمران کو ہلاک کرنے کے مشن پر یہاں آیا ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''ہونہہ۔ نجانے تم کیا کہہ رہی ہو۔ ہماری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے''...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لڑکی ان سے انتہائی آہستہ آواز میں باتیں کر رہی تھی اس لئے انہیں یقین تھا کہ ارد گرد موجود افراد ان کی باتیں نہ سن پا رہے ہوں گے لیکن وہ دونوں چونکہ سیکرٹ سروس سے منسلک تھے اس لئے وہ بھلا اس لڑکی کے سامنے یہ کیسے مان سکتے تھے کہ ان کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔

''کچھ مت بولو۔ تم دونوں میری بات سنو بس۔ ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی۔ ہاں یاد آیا۔ میرے ساتھیوں نے پلاننگ کے تحت سیکرٹ سروس کی ایک لڑکی اور دو مردوں کو پکڑ لیا ہے''...... لڑکی نے بتایا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''ہاں۔ مگر تم اس بری طرح چونکے کیوں ہو''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بعد میں بتائیں گے تم آگے کہو''...... صدیقی نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"اب ہمارا آقا ان کو چارہ بنا کر ایکسٹو کو پھانسنا چاہتا ہے"۔ لڑکی نے کہا۔

"وہ کیسے"...... چوہان نے پوچھا۔

"آقا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے بات کرے گا اور انہیں بتائے گا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران اس کے قبضے میں ہیں۔ آقا ایکسٹو کو ان افراد کو یرغمال بنا کر اپنے پاس آنے پر مجبور کرے گا اور پھر جیسے ہی ایکسٹو اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے آقا کے پاس جائے گا تو آقا اسی وقت اسے گولی مار کر ہلاک کر دے گا اور اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جو افراد اس کی قید میں ہیں وہ انہیں بھی ہلاک کر دے گا"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا تو یہ بات ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں"...... لڑکی نے سر ہلا کر کہا۔

"مگر یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ آدمی کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں"۔ چوہان نے پوچھا۔ لڑکی کی بچگانہ باتیں سن کر وہ حیران ہو رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے لڑکی دماغی طور پر کھسکی ہوئی ہو اور اپنی ہی رو میں بولے چلے جا رہی ہو۔ چوہان اور صدیقی کے لئے یہ بے حد اہم بات تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران اس لڑکی کے آقا کی قید میں تھے اور وہ ان کو یرغمال بنا کر چیف کو اپنے پاس آنے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔

"میرے چند ساتھی شیطان صفت ہیں۔ انہوں نے آقا کی غیر

موجودگی میں سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر کے ساتھ بداخلاقی کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ میں نے ان کی باتیں سنیں تو میں نے جولیا کو وہاں سے فرار کرانے کا پروگرام بنا لیا اور میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے جولیا کو رہا کیا اور اسے لے کر ایک خفیہ راستے سے نکل رہی تھی کہ عین وقت پر انہوں نے اسے پکڑ لیا جبکہ میں نکل بھاگی اب یہ لوگ میرے تعاقب میں ہیں تاکہ مجھے قتل کر دیں"......لڑکی نے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو"...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن لڑکی یا تو ضرورت سے زیادہ چالاک تھی اور اداکاری کر رہی تھی یا پھر وہ واقعی اس حد تک ڈسٹرب تھی کہ وہ ان کے بارے میں کچھ جانے بغیر سب کچھ بولے چلے جا رہی تھی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں بڑی مشکلوں سے یہاں تک پہنچی ہوں۔ تم دونوں کو میں یہ سب اس لئے بتا رہی ہوں تاکہ اگر میں ان کا نشانہ بن جاؤں تو تم پولیس کو جا کر ساری حقیقت بتا دینا اور اس مظلوم لڑکی کو ان سے بچا لینا"......لڑکی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"مرسیا۔ میرا نام مرسیا ہے"......لڑکی نے کہا۔ اس کے چہرے پر بدستور خوف اور گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ بار بار پلٹ پلٹ کر پیچھے بیٹھے ہوئے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو بدستور اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''وہ لڑکی کہاں قید ہے''......صدیقی نے پوچھا۔

''شہر سے باہر ایک جگہ پر میں تمہیں وہاں لے چلتی ہوں مگر......'' وہ کہتے کہتے خاموش ہوگئی۔

''مگر کیا''...... چوہان نے پوچھا۔

''تم لوگ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے کیونکہ وہ مسلح بھی ہیں اور تربیت یافتہ بھی''......لڑکی نے کہا۔

''اس کی تم فکر مت کرو البتہ یہ بتاؤ کہ تمہیں اس لڑکی سے ہمدردی کیوں ہوگئی کہ اسے بچانے کے لئے تم نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی''......صدیقی نے پوچھا۔

''اس لئے کہ میں ان جیسی نہیں ہوں۔ میں ان کے لئے کام ضرور کرتی ہوں لیکن میں عورت ہوں اور عورت ہونے کی وجہ سے نجانے کیوں مجھے اس لڑکی سے ہمدردی پیدا ہوگئی ہے اور میں اسے ہر قیمت پر ان درندوں سے بچانا چاہتی ہوں''......مرسیا نے کہا۔

''تو یہ بات ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ اب تم فوراً پولیس کو بلاؤ تاکہ میں تمہیں پولیس کے ساتھ اس ٹھکانے پر لے جا سکوں جہاں وہ لڑکی قید ہے''......مرسیا نے کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دونوں ہی ان سے نمٹ لیں گے تم ہمیں ان تک لے چلو''...... چوہان نے کہا۔

''مگر۔ یہ ہمارا تعاقب کرے گا اور ہمیں ہلاک کر دے گا''۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

لڑکی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''بے فکر رہو۔ ہمارے ہوتے ہوئے یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے''......صدیقی نے کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا تم ان جیسے ہو یا تمہارا تعلق پولیس سے ہے اور کیا تم مسلح ہو''......لڑکی نے پوچھا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... چوہان نے جواب دیا۔

''میں تمہیں اس جگہ کا پتہ بتا دیتی ہوں۔تم دونوں خود ہی وہاں چلے جاؤ اور مجھے کسی قریبی پولیس اسٹیشن کا پتہ دو تاکہ میں پولیس کی مدد حاصل کر کے اپنا بچاؤ کر سکوں''...... مرسیا نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔

''یہاں آنے سے پہلے پولیس اسٹیشن کیوں نہیں چلی گئی''۔ صدیقی نے پوچھا اس کے لہجے میں شک کی جھلک تھی جیسے اسے لڑکی کی باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

''اول یہ کہ مجھے تھانے کا پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے دوسرے کافی دیر سے یہ مجھے نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے میں ہوٹل میں گھس آئی تھی کہ اس طرح اس سے نجات مل جائے گی''......لڑکی نے جواب دیا۔

''اور نجات نہ مل سکی کیوں''......صدیقی نے پوچھا۔

''ہاں اور اب یہی چارہ کار میرے لئے رہ گیا ہے کہ میں پولیس کے پاس جا کر سب کچھ بتا دوں اور اس طرح خود بھی محفوظ

رہوں اور ان لوگوں کو بھی پکڑوا دوں''......لڑکی نے کہا۔

''پولیس کے پاس جانے کی بجائے ہمیں وہاں لے چلو جہاں ان لوگوں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو قید کیا ہوا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ اب مجھے عقل آ رہی ہے مجھے پولیس اسٹیشن ہی جانا چاہئے یہی صحیح رہے گا''......لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے''......صدیقی نے کہا۔

''کیوں۔ یہ کیوں صحیح نہیں ہے''...... مرسیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہمارا تعلق بھی پولیس ہی سے سمجھ لو''...... چوہان نے کہا۔

''کیا مطلب''......لڑکی نے چونک کر کہا۔

''وقت مت برباد کرو۔ اگر تم واقعی اس لڑکی کی جان بچانا چاہتی ہو تو ہماری مدد کرو اور ہمیں وہاں لے چلو جہاں لڑکی اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو رکھا گیا ہے۔ ہم خود ہی ان سے نمٹ لیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''کہیں تم دونوں مجھے دھوکہ تو نہیں دے رہے ہو''......مرسیا نے خوف بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارا تعلق خفیہ پولیس سے ہے اور ہم اس لڑکی کی اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ہونہہ۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں۔ جو

میرے ساتھی تھے وہی اب میری جان کے دشمن بن گئے ہیں اور میں تم جیسے انجان افراد پر اعتماد کر رہی ہوں''...... مرسیا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ ہم تمہارے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے''۔ چوہان نے کہا۔

''اسے کیسے روکو گے۔ اگر یہ ہمارے پیچھے آ گئے تو''...... مرسیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ہمارا کام ہے اور ہم اپنا کام بخوبی جانتے ہیں اور ہاں تم نے یہ نہیں بتایا کہ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے اور تمہارے گروپ کا کیا نام ہے''...... چوہان نے کہا۔

''میرا تعلق پالینڈ سے ہے اور ہمارے گروپ کا نام ڈیتھ گروپ ہے جو ٹارگٹ کلر گروپ ہے اور دولت کے لئے کسی کا بھی قتل کر سکتا ہے''......مرسیا نے کہا۔

''تو تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے چیف کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ہائر کیا گیا ہے''......صدیقی نے پوچھا جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔

''مجھے نہیں۔ ہمارے آقا کو۔ ہم تو آقا کے حکم کے غلام ہیں در بس''......مرسیا نے کہا۔

''کون ہے تمہارا آقا''...... چوہان نے پوچھا۔

''اس کا نام رابرٹ ہے''......مرسیا نے کہا۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"وہ کہاں ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"اسی جگہ جہاں جولیا قید ہے"...... مرسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ"...... چوہان نے کہا پھر اس نے جیب سے پرس نکال کر ایک بڑا نوٹ پلیٹ کے نیچے رکھا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ مرسیا بھی ڈرتے ڈرتے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اس کی طرف دیکھے بغیر دروازے کی طرف چلو"...... چوہان نے کہا تو مرسیا ان دونوں کے پیچھے آ گئی اور پھر وہ جیسے ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھے مرسیا بھی ان کے پیچھے چلنے لگی۔ انہیں جاتا دیکھ کر وہ آدمی جو مرسیا کے پیچھے آیا تھا وہ بھی اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

ہال سے نکلتے ہی صدیقی اور چوہان، مرسیا کو لے کر ایک بڑے ستون کی آڑ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد انہیں وہ آدمی باہر آتا دکھائی دیا اور پھر برآمدے میں رک کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر یہ اتفاق ہی تھا کہ اسی لمحے ایک کار پارکنگ سے نکل کر سڑک کی جانب بڑھی۔ وہ آدمی کار کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف دوڑ پڑا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ کار میں سوار ہو گیا اور دوسرے ہی لمحے کار اسے لے کر وہاں سے روانہ ہو گئی۔

"یہ کیا ہوا۔ وہ تو بھاگ گیا ہے"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شاید اسے معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں پولیس والے ہو اس لئے اس نے بھاگ جانے میں ہی غنیمت سمجھی ہے"...... مرسیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں رکو۔ میں پارکنگ سے کار لے آتا ہوں"۔ صدیقی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صدیقی تیز تیز چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار لے کر وہاں آ پہنچا۔

"چلو"...... چوہان نے مرسیا سے مخاطب ہو کر کہا تو مرسیا نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کی طرف بڑھی۔ چوہان، صدیقی کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ مرسیا کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی صدیقی نے کار آگے بڑھا دی۔

صدیقی کے چہرے پر بدستور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے وہ بیک ویو مرر سے بار بار مرسیا کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مرسیا کے چہرے پر اسے سوائے خوف اور پریشانی کے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کہاں چلنا ہے"...... صدیقی نے مرسیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رکو۔ رکو۔ ایک منٹ کار روکو پلیز"...... مرسیا نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے الٹی آ رہی ہے۔ پلیز۔ کار روکو"...... مرسیا نے اسی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

طرح سے چیختے ہوئے کہا تو صدیقی نے فوراً کار سڑک کی سائیڈ پر روک لی۔ جیسے ہی اس نے کار روکی مرسیا نے فوراً اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی۔

”یہ کیا ہے“...... چوہان نے اس کے ہاتھ میں شیشی دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

”متلی روکنے والی دوا ہے۔ ایک منٹ“...... مرسیا نے کہا اور پھر ساتھ ہی اس نے شیشی کا ڈھکن کھول لیا۔ جیسے ہی اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا صدیقی اس کا چہرہ دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے صاف محسوس کیا تھا کہ مرسیا نے شیشی کھولتے ہوئے اچانک اپنا سانس روک لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ صدیقی سانس روکتا اسی لمحے اس کی ناک سے تیز بو کا بھبکا سا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے صدیقی کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا دماغ کسی آہنی شکنجے میں جکڑ گیا ہو۔ اس کے دماغ میں یکلخت اندھیرے کی یلغار سی ہوئی تھی۔ اس نے سر جھٹک کر دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل۔ دوسرے لمحے اس کے دماغ میں مکمل اندھیرا چھا گیا اور اس کا سر سٹیرنگ وہیل سے آ کر ٹک گیا۔ یہی حال چوہان کا بھی ہوا تھا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے انہوں نے مرسیا کے جاندار قہقہے کی آواز ضرور سنی تھی۔

جولیا کے سامنے ہی سیکرٹ سروس کے پانچ ممبر کرسیوں پر رسیوں سے بندھے بیٹھے تھے ان میں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، نعمانی اور خاور شامل تھے اور وہ سب ہی ایک دوسرے کو اپنی کہانی سنا چکے تھے اور اب سوچ رہے تھے کہ یہاں سے چھٹکارہ کس طرح ممکن ہو سکے گا۔

”ہمیں رسیوں سے اس بری طرح سے باندھا گیا ہے کہ ہم کوشش کے باوجود اپنے ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتے اور یہ نجانے کیسی رسیاں ہیں جنہیں میں ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے کب سے کاٹنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ابھی تک ایک بھی رسی کاٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ میں بھی ہوش میں آنے کے بعد سے اب تک یہی کوشش کرتا رہا ہوں مگر رسیاں ذرا سی بھی ڈھیلی نہیں کر سکا“۔ صفدر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ہونہہ۔ ایک ایک کر کے یہ ہم سب کو یہاں پکڑ لائے ہیں آخر چاہتے کیا ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ابھی چوہان اور صدیقی باقی ہیں اور یہ چاہتے کیا ہیں یہ تو سامنے کی بات ہے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا''...... تنویر نے پوچھا۔

''سیکرٹ سروس کا خاتمہ''...... صفدر نے کہا۔

''اگر ان کا یہی مقصد ہے تو یہ اس حد تک پورا ہو سکتا ہے کہ یہ ہم سب کا خاتمہ کر دیں ورنہ یہ اگر چیف یا عمران کے منتظر رہے تو...... جولیا نے کہنا چاہا۔

''تو کیا ہوگا مس جولیا''...... اچانک دروازے کی جانب سے آواز آئی اور وہ سب چونک پڑے۔ بے ساختہ اس ان کی نظریں دروازے کی جانب اٹھ گئیں جہاں چار غیر ملکی کھڑے، انہیں تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ وہ چاروں افراد اندر آ گئے۔ ان کے اندر آتے ہی دو مشین گن بردار بھی اندر آ گئے اور وہ دونوں دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے۔

''ہاں تو مس جولیا ہم تمہارے چیف یا عمران کے منتظر رہے تو کیا ہوگا''...... اندر آنے کے بعد ان میں سے ایک نے پوچھا اس نے ہلکے گرین کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا جو آقا تھا۔ جبکہ دوسرے نے سفید رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا وہ جیرٹ تھا۔ ان کے ساتھ آنے والے دو افراد سیاہ رنگ کے سوٹوں میں تھے۔

''تب تم سب موت کے منہ میں چلے جاؤ گے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسے خواب دیکھنا چھوڑ دو مس جولیا۔ میں اتنا تر نوالہ نہیں ہوں کہ تمہارا چیف یا عمران مجھے آسانی سے نگل سکے''...... گرین سوٹ والے نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور ہم سے کیا چاہتے ہو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ابھی تمہارے دو ساتھی اور آنے باقی ہیں۔ وہ آ جائیں تو میں سب کے سامنے بتا دوں گا کہ میں کیا چاہتا ہوں''...... گریٹ سوٹ والے نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا نام کیا ہے''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اصل نام بتاؤں یا وہ نام جو میں نے وقت کی مناسبت سے یہاں اپنا رکھا ہے۔ آقا''...... گرین سوٹ والے نے کہا۔

''اصل نام بتاؤ''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم پوچھ رہی ہو تو بتا دیتا ہوں۔ میرا نام آقا سنگرام ہے''...... گرین سوٹ والے شخص نے کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق کافرستان سے ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

”ہاں۔ میں ابھی یہ بات ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ یہ تمہاری آخری خواہش تھی اس لئے میں نے سوچا چلو تمہیں بتا ہی دیا جائے کہ میں کون ہوں“...... آقا سنگرام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارا تعلق کافرستان کی کسی ایجنسی سے ہے“...... صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میرا تعلق کسی ایجنسی سے نہیں ہے۔ میری اپنی ایک تنظیم ہے۔ بہت بڑی تنظیم۔ جس کا نام پوری دنیا میں دہشت کی علامت سمجھا جاتا ہے“...... آقا سنگرام نے کہا۔

”کیا نام ہے تمہاری تنظیم کا“...... جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”بگ برادرز کا نام سنا ہے کبھی“...... آقا سنگرام نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو بگ برادرز کا سن کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی یکلخت سنسنی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

بگ برادرز اور آقا سنگرام کا نام ان کے لئے نیا نہیں تھا۔ یہ دنیا کی ایک خطرناک اور انتہائی خوفناک تنظیم تھی اور اس تنظیم کا نام واقعی پوری دنیا میں دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ بگ برادرز جس ملک میں جاتے تھے وہاں نہ صرف سینکڑوں بے گناہ افراد مارے جاتے تھے بلکہ اس ملک کا تختہ الٹنے میں بھی بگ برادرز کا

ہی نام سامنے آتا تھا۔ بگ برادرز کا تعلق کس ملک سے تھا یہ آج تک پتہ نہ چل سکا تھا۔ اس تنظیم کے ارکان جہاں جاتے تھے وہاں کے مقامی افراد کا میک اپ کر لیتے تھے اور مقامی نام ہی رکھتے تھے تاکہ ان کی شناخت ممکن نہ ہو سکے۔ بگ برادرز کا سربراہ خود کو آقا سنگرام کہتا تھا۔ اس کا نام چونکہ کافرستانیوں سے ملتا جلتا تھا اس لئے دنیا اس خطرناک اور دہشت گرد تنظیم کو کافرستان کی تنظیم ہی سمجھتے تھے لیکن کافرستان نے ایسی کسی تنظیم کا سرپرست ہونے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ بگ برادرز کی تنظیم بھی خود کو بین الاقوامی تنظیم کہتی تھی۔ اس نے کبھی اس بات کا اقرار نہیں کیا تھا کہ اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔

بگ برادرز نے اپنی طاقت کا سکہ پوری دنیا میں جما رکھا تھا اور دنیا بھر کی حکومتیں بگ برادرز اور خاص طور پر آقا سنگرام کے نام سے کانپتی تھیں۔ بگ برادرز نے کافرستان سمیت کئی ایشیائی ملکوں اس کے بعد یورپی ممالک، ایکریمیا اور دنیا بھر کے ممالک میں دہشت اور سفاکی کی ایسی مثالیں قائم کی تھیں کہ پوری دنیا میں اس تنظیم کا شہرہ ہو گیا تھا۔ اس تنظیم کی گرفتاری ایک بین الاقوامی مسئلہ بنی ہوئی تھی۔ ساری دنیا کی حکومتیں مل کر بھی اس فتنے کا خاتمہ نہیں کر سکی تھیں۔ جس ملک میں بھی بگ برادرز کی موجودگی کا شبہ ہوتا تھا۔ اس ملک میں ہلچل مچ جاتی تھی اور ملک بھر کی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں بھاگ دوڑ شروع کر دیتی تھیں مگر بیکار۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

بگ برادرز ہر بار اپنا مشن مکمل کر کے غائب ہو جاتے تھے اور اب اسی بگ برادرز کا سربراہ جو خود کو آقا سنگرام بتا رہا تھا ان کے سامنے کھڑا بڑے غرور سے اپنا تعارف کرا رہا تھا۔

"تمہارے انداز سے پتہ لگ رہا ہے کہ تم اس نام سے آگاہ ہو"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"میں ہی کیا دینا بھر کی سیکرٹ ایجنسیاں تمہارے نام اور تمہاری تنظیم سے واقف ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور یہی میں تمہیں بتانا چاہتا تھا"...... آقا سنگرام نے مسکرا کر کہا۔

"کیا بتانا چاہتے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی کہ اب میں یہاں آ گیا ہوں اور یہاں وہی ہو گا جو میں چاہتا ہوں یا جو میرا مشن ہے"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"کیا مشن ہے تمہارا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس ملک کا تختہ الٹنا اور ایک ایسی حکومت قائم کرنا جو کافرستان کے اشاروں پر ناچ سکے"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم ایسی حکومت قائم کر سکو گے"...... جولیا نے غرا کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ بگ برادرز نے آج تک جو بھی مشن ہاتھ میں لیا اسے پورا کر کے ہی دم لیا ہے۔ اسی طرح پاکیشیا میں بھی بگ برادرز تنظیم اپنا مشن مکمل کرے گی اور ہر صورت میں کرے

گی"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"کیا تم بگ برادرز کے چیف ہو"...... نعمانی نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم چھ بھائی ہیں۔ میں چونکہ بھائیوں میں بڑا ہوں اس لئے سب مجھے آقا کہتے ہیں۔ یہ تینوں میرے بھائی ہیں اور باقی تمام افراد ہمارے ساتھی جو ہر حال میں بگ برادرز کا ساتھ دیتے ہیں"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"تمہارے نام سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا تعلق کافرستان سے ہے کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بگ برادرز کی اپنی دنیا ہے۔ میری پرورش چونکہ ایک کافرستانی نے کی تھی اس لئے اس نے میرا نام سنگرام رکھا تھا اور میں یہی نام پسند کرتا ہوں۔ اگر تم اس نام کی وجہ سے مجھے یا بگ برادرز کو کافرستانی سمجھتے ہو تو سمجھتے رہو۔ اس سے مجھے یا بگ برادرز تنظیم کو کوئی فرق نہیں پڑتا"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"ہم سب کے بارے میں تمہیں معلومات کہاں سے ملی تھیں کہ ہم تمہیں کہاں کہاں مل سکتے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہمارے پاس تم سب کا ریکارڈ موجود تھا لیکن چونکہ تم سب وقتاً فوقتاً اپنا حلیہ اور ٹھکانے بدلتے رہتے ہو اس لئے تم سب کو ایک ساتھ تلاش کرنا بہت مشکل تھا۔ ہم نے یہاں آ کر معلومات حاصل کیں تو ہمیں پتہ چلا کہ جولیا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

چیف ہے وہ آج کل لنچ اور ڈنر ریڈ لائٹ ریسٹورنٹ میں ہی کرتی ہے۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے اس کی نگرانی شروع کر دی اور پھر موقع پاتے ہی اسے اغوا کر لیا گیا۔ اس کے بعد ہم نے بے ہوشی کی حالت میں جولیا کا مائنڈ اسکین کیا اور اس سے اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر لیں۔ اسی نے ہمیں تمہارے پتے ٹھکانے بتائے تھے اور پھر میرے ساتھیوں کو تم سب تک پہنچنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا''...... آقا سنگرام نے کہا تو وہ سب طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''یہ تینوں تمہارے بھائی ہیں''...... تنویر نے سفید اور سیاہ لباسوں والے افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ میرے بھائی ہیں۔ دو اور بھی ہیں وہ بھی آتے ہی ہوں گے۔ انہیں بھی دیکھ لینا''...... آقا سنگرام نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت ہے تاکہ تم اس ملک کا تختہ الٹ سکو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی میرا مشن ہے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ خواب پورا ہو جائے گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک بار تمہارا چیف اور علی عمران میرے ہاتھ آ جائیں تو میں ان کے ساتھ تم سب کو ہلاک کر دوں گا پھر میرا یہ خواب حقیقت

میں بدل جائے گا کیونکہ میرے راستے کی دیوار تم اور تمہارے چیف کے ساتھ ساتھ علی عمران ہو اس لئے میں نے یہاں اپنا کام شروع کرنے سے پہلے تم سب کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ میں تم سب کو پہلے ایک جگہ جمع کروں اور اس کے بعد تم سب کو ایک ہی وقت میں اور ایک ساتھ ہی ہلاک کروں۔ تمہارے نو ساتھی ہیں جن کا پورا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے۔ تم سمیت چھ ممبر میرے قبضے میں ہیں۔ دو ساتھی اور ہیں جنہیں میرے ساتھیوں نے شکار کر لیا ہے اور وہ انہیں لے کر یہاں پہنچنے والے ہی ہوں گے۔ ان دونوں کے آتے ہی تمہاری تعداد آٹھ ہو جائے گی۔ تمہاری ایک ساتھی جس کا نام صالحہ ہے وہ ملک سے باہر گئی ہوئی ہے۔ ہم بعد میں اس سے بھی نپٹ لیں گے۔ اس کے بعد عمران اور تمہارے چیف ایکسٹو کی باری آئے گی۔ اس طرح تم سب کا اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا جائے گا جس کے بعد ہم یہاں اپنا کام کرنے کے لئے آزاد ہوں گے اور پھر یہاں وہی ہو گا جو ہم چاہیں گے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''ہونہہ۔ ہمارے ہوتے ہوئے تمہارا یہ خواب کسی بھی صورت میں شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''بگ برادرز نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا''...... آقا سنگرام نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر آقا سنگرام

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''آقا''...... آنے والے نے آقا سنگرام سے مخاطب ہو کر کہا تو آقا سنگرام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے سر ہلاتے دیکھ کر وہ آدمی آگے آیا اور اس نے آقا سنگرام کے کان میں کچھ کہا تو آقا سنگرام کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ چمک ابھر آئی۔

''ویری گڈ۔ لے آؤ انہیں بھی یہاں''...... آقا سنگرام نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا باہر نکل گیا۔

''تمہارے دو ساتھی اور پہنچ گئے ہیں''...... آقا سنگرام نے مڑ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد چار آدمی ایک جال اٹھائے کمرے میں گھس آئے اس جال میں دو افراد لپٹے ہوئے تھے جب جال کھولا گیا تو سیکرٹ سروس کے ممبران بری طرح سے چونک پڑے۔ جال سے نکلنے والے دونوں افراد فور سٹارز کے ممبر صدیقی اور چوہان تھے وہ دونوں ہوش میں تھے۔ آقا سنگرام کے ساتھیوں نے انہیں مشین گنوں کے زور پر جال سے نکال کر وہاں پڑی ہوئی خالی کرسیوں پر بٹھایا اور پھر انہیں بھی رسیوں سے کرسیوں پر جکڑ دیا گیا۔

''پوری سیکرٹ سروس میرے سامنے بے بس موجود ہے جولیا اب کیا کہتی ہو۔ بولو''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''ابھی چیف اور عمران باقی ہیں اور وہی تمہارے لئے کافی ہوں گے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''ان دونوں کے لئے بھی جال تیار ہے۔ جلد ہی وہ دونوں بھی تمہارے ساتھ ہی اس جہاں کو خیر باد کہہ کر عدم آباد کے سفر پر روانہ کر دیئے جائیں گے''...... آقا سنگرام نے ہلکا سے قہقہہ لگائے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اتنی بڑی غلط فہمی ہے تمہیں''...... جولیا نے کہا۔

''غلط فہمی نہیں یہ میری ذہانت کا ہلکا سا نمونہ ہے کہ تم سب یہاں قید ہو اسی طرح ایکسٹو اور عمران بھی جال میں پھنس جائیں گے اور پھر''...... آقا سنگرام کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

''پھر کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہاں ہر جگہ بارودی سرنگیں اور ڈائنامائٹ لگے ہوئے ہیں ہم یہاں سے جاتے ہوئے اس کا آپریٹس آن کرتے جائیں گے بس پھر ہماری روانگی کے نصف گھنٹے بعد ایک دھماکہ ہو گا اور سیکرٹ سروس اپنے چیف اور عمران سمیت ختم ہو جائے گی۔ ہمیشہ کے لئے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''خام خیالی ہے تمہاری''...... جولیا نے کہا۔

''جلد ہی حقیقت تمہارے سامنے آ جائے گی۔ البتہ اگر تم چاہو تو اب بھی اپنی جان بچا سکتی ہو''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''وہ کیسے''...... جولیا نے پوچھا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''ایکسٹو کے بارے میں مجھے ساری معلومات مہیا کر دو اس کے بدلے نہ صرف تمہاری جان بخش دی جائے گی بلکہ میں تمہیں اپنے گروہ میں شامل کر کے اپنی سیکرٹری بنا لوں گا''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''ہونہہ۔ پہلے کامیاب تو ہو جاؤ اس کے بعد یہ پیشکش کرنا''۔ جولیا نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''کامیابی میں اب باقی رہ بھی کیا گیا ہے۔ صرف ایکسٹو اور علی عمران۔ بے فکر رہو اگلے دو گھنٹے کے اندر وہ دونوں بھی تمہارے سامنے تمہاری طرح بے بس ہوں گے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''خیالی پلاؤ پکانے پر کوئی پابندی نہیں ہے''...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''عمران اور ایکسٹو کو اب تک یقیناً اس بات کی اطلاع مل گئی ہو گی کہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبر اغوا کئے جا چکے ہیں وہ تمہاری تلاش میں یقیناً یہاں آئیں گے اور وہ یہاں پہنچیں گے تو واپس نہیں جا سکیں گے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''ایسا کبھی نہیں ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''صرف دو گھنٹے کی بات ہے۔ ان دو گھنٹوں میں تم غور کر لینا تا کہ جب عمران اور ایکسٹو یہاں بے بسی کی حالت میں نظر آئیں تو تمہیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ میری پیشکش قبول کر کے تم کتنے بڑے فائدے میں رہو گی''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھا جائے گا''...... جولیا نے ہنکارہ بھرا۔

''دو گھنٹے بعد ایکسٹو اور عمران کے ساتھ ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی''...... آقا سنگرام نے ہاتھ ہلا کر کہا اور واپسی کے لئے مڑ گیا۔

''ایک منٹ۔ مجھے ایک بات اور پوچھنی ہے تم سے''...... جولیا نے کہا تو آقا سنگرام وہیں رک گیا۔

''پوچھو''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''اگر تمہارا تعلق کافرستان سے نہیں ہے تو تم نے کافرستانی سفارت خانے کی عمارت کنگ لاج کو اپنا مسکن کیوں بنایا ہوا ہے۔ بولو''...... جولیا نے اس کی طرف شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اپنے لئے ایک ٹھکانے کی ضرورت تھی اور میری پسند کا ٹھکانہ کنگ لاج تھا۔ اس لئے میں نے وہاں رہنے والوں کو اپنے قابو میں کیا اور پھر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں رہنے لگ گیا۔ بس اتنی سی بات ہے''...... آقا سنگرام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم نے کنگ لاج کے افراد کو ہلاک کر دیا ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ جہاں میں رہتا ہوں وہاں میں اپنے ساتھ ناکارہ افراد کو نہیں رکھتا۔ کنگ لاج میں کافرستانی سفارت خانے کے اہم افراد نہیں تھے۔ یہ عمارت انہوں نے سفارت خانے میں کام کرنے والے اپنے چند مخصوص افراد کو دے رکھی تھی جو میرے لئے ناکارہ

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

تھے''...... آقا سنگرام نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''بس اب میں تمہارے کسی اور سوال کا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ گڈ بائی''...... آقا سنگرام نے کہا اور وہ واپس مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے کمرے سے نکلتے چلے گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔

''بڑی بری طرح پھنسے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں سب ہی یہاں آ پہنچے ہیں۔ اب دیکھیں کہ عمران صاحب یا چیف کیا کرتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''انہیں علم ہوگا تو کچھ کریں گے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تم نے سنا نہیں آقا سنگرام نے کیا کہا تھا کہ اب تک چیف کو ہمارے بارے میں اطلاع مل گئی ہوگی''...... صفدر نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے اطلاع مل گئی ہوگی مگر اسے کیا پتہ کہ ہم کہاں ہیں اور اگر بالفرض محال وہ یہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ اس بات سے قطعی بے خبر ہوں گے کہ یہاں بارودی سرنگیں اور ڈائنامائٹ لگے ہوئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تمہیں پتہ ہے اور تجربہ بھی ہے کہ چیف ہر وقت ہم پر نظر رکھتا ہے اور اب بھی اس کی ہم پر اور ہماری کوتاہیوں پر پوری پوری نظر ہو گی''...... صفدر نے کہا۔

''کوتاہی کیسے''...... تنویر نے جھلا کر کہا۔

''اگر ہم سب سے کوتاہی نہ ہوئی ہوتی تو یہاں بے بسی سے بندھے ہوئے نظر نہ آتے''...... صفدر نے کہا۔

''اتنی جان لڑائی اور تم اسے کوتاہی کہہ رہے ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''لڑنے کی ضرورت نہیں تمہیں شاید پتہ نہیں کہ چیف یہاں سے ہو کر جا چکا ہے''...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ تم شاید چیف کو جادوگر کا روپ دینا چاہتی ہو کہ وہ یہاں ان سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر آیا بھی اور چلا بھی گیا''...... تنویر نے حیرت سے کہا۔

''تم جو بھی سمجھو مگر میرے پاس ثبوت موجود ہے کہ چیف یہاں سے ہو کر گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا ثبوت ہے''...... تنویر نے پوچھا۔

''تم سب کی تلاشی لے کر سب ہتھیار چھین لئے گئے ہیں۔ میں درست کہہ رہی ہوں نا''...... جولیا نے ان سے پوچھا۔

''ہاں اور پنڈلی تک پر بندھا ہوا ریوالور ان لوگوں نے تلاشی لے کر نکال لیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''تم لوگوں کی بندشیں بھی سخت ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں مگر تم کہنا کیا چاہتی ہو''...... تنویر نے پوچھا وہ سب بھی جولیا کی باتیں سنتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ دیکھو"...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ بندشوں سے نکال کر سامنے کر دیئے اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے رسیوں کی بندشیں کھولیں اور اٹھ کھڑی ہوئی اور جھک کر پنڈلی پر بندھے تسمے سے ریوالور نکال لیا۔

"یہ ریوالور چیف تسمے سے لگا کر گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... تنویر نے حیرت سے کہا۔

"ہاں یہ سچ ہے۔ چیف یہاں کب آیا تھا اور کیسے آیا تھا اس کا تو مجھے علم نہیں ہے لیکن جب مجھے ہوش آیا تو میرے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کی گرفت ڈھیلی تھی اور مجھے اپنی پنڈلی سے بندھے ہوئے ریوالور کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ پھر میری نظریں سامنے دیوار پر پڑیں۔ اس دیوار پر مخصوص انداز میں ایکسٹو لکھا ہوا ہے۔ دیکھ لو"...... جولیا نے کہا اور سب کی نظریں دیوار کی جانب اٹھ گئیں جہاں واقعی ایک جگہ ایکسٹو لکھا ہوا تھا۔ یہ تحریر ایکسٹو کی ہی تھی جسے وہ متعدد بار دیکھ چکے تھے۔ جولیا نے پنڈلی پر بندھا ہوا ریوالور ان سب کو دکھایا۔

"ہوش میں آ کر میں اپنی رسیاں کھولنے ہی لگی تھی کہ اچانک باہر سے تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر یہاں کئی مسلح افراد آ گئے۔ وہ سیدھے یہاں آئے تھے اور انہوں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اٹھا رکھا تھا۔ اس کے بعد باری باری وہ تم سب کو لاتے رہے اور میں جان بوجھ کر بے ہوش بن کر پڑی رہی تا کہ

انہیں شک نہ ہو سکے کہ میں ہوش میں ہوں اور میری رسیاں کھلی ہوئی ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ صفدر کی رسیاں کھولنے لگی۔ صفدر کی رسیاں کھول کر وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا تو جولیا بوکھلا کر پلٹی اور پھر یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کہ دروازے پر آقا سنگرام کھڑا تھا۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ تو تمہارا چیف یہاں آ کر واپس بھی جا چکا ہے اور مجھے اس کا علم ہی نہیں ہوا"...... آقا سنگرام نے کہا۔ سوائے صفدر اور جولیا کے اور کوئی ابھی تک آزاد نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے آقا سنگرام اور اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ان سب کے چہروں پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی مگر اسی لمحے جولیا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں صفدر کو اشارہ کیا اور پھر ان دونوں نے یکلخت آقا سنگرام اور اس کے ساتھیوں پر چھلانگ لگا دی۔

جولیا کی فلائنگ کک آقا سنگرام اور اس کے ساتھ کھڑے جیرٹ کے سینے پر پڑی اور وہ دونوں اچھل کر دروازے سے باہر جا گرے جبکہ صفدر نے بھی بیک وقت دد افراد کو نشانہ بنایا تھا وہ دونوں اچھلتے ہوئے پیچھے کھڑے دو مسلح افراد سے ٹکرائے اور ان کے ساتھ الجھتے ہوئے فرش پر گرتے چلے گئے تھے۔ ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی فلائنگ کک مار کر جولیا تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

لیکن اٹھتے ہی اسے پھر نیچے گرنا پڑا کیونکہ دونوں مسلح آدمیوں میں سے ایک نے لیٹے لیٹے اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ نیچے گرتے ہی جولیا نے تیزی سے پنڈلی پر بندھا ہوا ریوالور نکال کر مسلح آدمی پر فائر جھونک مارا۔ پھر جیسے ہی اس کی اذیتناک چیخ ابھری جولیا نے دوسرا فائر کیا اور دوسرا مسلح آدمی بھی چیختا ہوا گرتا چلا گیا پھر جولیا بڑی تیزی سے مڑی اور آقا سنگرام پر فائر کیا۔ مگر آقا سنگرام بجلی کی طرح اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ نہ صرف ہٹ گیا بلکہ جولیا کے دوبارہ ٹریگر دبانے سے پہلے ہی اس کی لات جولیا کے ریوالور والے ہاتھ پر پڑی اور ریوالور جولیا کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ جیسے ہی ریوالور جولیا کے ہاتھ سے نکلا۔ آقا سنگرام نے یکلخت اس پر پوری قوت سے چھلانگ لگا دی۔ جولیا ہوشیار تھی۔

آقا سنگرام کو اپنی طرف چھلانگ لگاتے دیکھ کر وہ تیز رفتار لٹو کی طرح گھومتی ہوئی سائیڈ میں ہٹتی چلی گئی اور جیسے ہی آقا سنگرام فرش پر گرا جولیا کے پیر کی ٹھوکر اس کی پسلیوں پر پڑی۔ دوسرے ہی لمحے آقا سنگرام کے منہ سے کراہ نکلی مگر پھر جو کچھ ہوا وہ جولیا کی توقع کے خلاف تھا۔ آقا سنگرام ضرب کھاتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ یکلخت کئی قدم پیچھے ہٹا اور پھر اتنی تیزی سے جولیا پر آیا کہ جولیا بچاؤ تک نہ کر سکی اور آقا سنگرام نے اسے بالوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا جولیا کے منہ سے کراہ نکلی۔ پھر اس نے خود کو چھڑانے کے لئے جدوجہد کرنا چاہی تھی مگر یہ دیکھ کر ساکت

ہو گئی کہ آقا سنگرام کے دوسرے ساتھیوں نے اپنی جیبوں سے اچانک ریوالور نکال کر ان سب پر تان لئے تھے۔ آقا سنگرام نے جولیا کو دھکا دیا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی آگے بڑھی اور ایک ستون سے جا ٹکرائی۔

”اب میں عمران اور ایکسٹو کا انتظار نہیں کروں گا اور اس سے پہلے ہی تم سب کا خاتمہ کر دوں گا“...... آقا سنگرام نے کہا۔

”تم ایسا نہیں کر سکو گے آقا سنگرام۔ اس سے پہلے ہی چیف کے ہاتھ تمہاری گردن تک پہنچ جائیں گے“...... جولیا نے جو کہ ستون سے ٹکرانے کے بعد اسی سے لگ کر کھڑی ہو گئی تھی کہا۔

”بہت اعتماد ہے نا اپنے چیف پر۔ آپریٹس اٹھا لاؤ تاکہ اسے انہی کے سامنے آن کر کے رکھ دوں اور یہ اپنی موت کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر خوف اور ڈر سے لرزتے کانپتے رہیں“...... آقا سنگرام نے پہلے طنز میں جولیا سے پھر اپنے ساتھیوں کی جانب مڑ کر کہا۔

”کون موت کے ڈر سے کانپتا اور لرزتا ہے یہ تم خود دیکھ لو گے آقا سنگرام“...... جولیا نے غرا کر کہا۔ اسی لمحے آقا سنگرام کا ساتھی جو آقا سنگرام کے حکم کی تعمیل کرنے گیا تھا وہ تیزی سے واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ٹرانسمیٹر جیسا ایک آپریٹس تھا۔ اس نے وہ میز پر لا کر رکھ دیا۔

”گڈ۔ اب جولیا کو بھی باندھ دو“...... آقا سنگرام نے غرا کر کہا۔ صفدر کو پہلے ہی باندھا جا چکا تھا اور پھر جولیا کو بھی دوبارہ اسی

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

کرسی پر باندھ دیا گیا جس سے وہ اٹھی تھی۔ اچانک جولیا چونک پڑی کیونکہ اسے کرسی سے جکڑنے کے بعد رسی کے سروں کو گرہیں لگانے کے بجائے رسی اس کی مٹھی میں دبا دی گئی تھی اور ایسا کرنے جیرٹ تھا۔ جولیا نے چونک کر اور حیرت سے اس کی جانب دیکھا مگر اس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا۔ ادھر آقا سنگرام آپریٹس کو دیکھ رہا تھا اور ہر لمحہ اس کے چہرے پر حیرت ابھرتی چلی آ رہی تھی پھر وہ چلا پڑا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... آقا سنگرام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا آقا"...... جیرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپریٹس کو کسی نے ناکارہ بنا دیا ہے۔ اس کے سارے تار ٹوٹے ہوئے ہیں اور اس کی بیٹری بھی غائب ہے"...... آقا سنگرام نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آقا"...... جیرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"یہ دیکھو نانسنس۔ کسی نے آپریٹس کے شیل توڑ کر اسے ناکارہ بنا دیا ہے"...... آقا سنگرام نے غراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کون کر سکتا ہے آقا"...... جیرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کوئی غدار۔ لگتا ہے ہم میں کوئی غدار گھس آیا ہے"...... آقا سنگرام نے اپنے ایک ایک ساتھی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"وہ کون ہو سکتا ہے آقا"...... جیرٹ نے پوچھا۔

"کون ہو سکتا ہے۔ تو یہ تم ہو"...... آقا سنگرام نے ایک بار پھر اپنے ایک ایک ساتھی کو دیکھنے کے بعد جیرٹ پر نظر جماتے ہوئے کہا۔

"میں۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ جیرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ تم عمران ہو اور اب تم اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتے"۔ آقا سنگرام نے غرا کر کہا اور وہ سب چونک پڑے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جیرٹ کو دیکھنے لگے۔

"عمران۔ کون عمران۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ جیرٹ نے حیرت سے کہا۔

"یو شٹ اَپ نانسنس۔ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم خود کو مجھ سے چھپا نہیں سکتے نانسنس۔ اب ہاتھ اٹھا دو ورنہ......" آقا سنگرام نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ جیرٹ کی جانب کر دیا۔

"آپ کو کیا ہو گیا ہے آقا۔ میں عمران نہیں۔ جیرٹ ہوں۔ آپ کا بھائی جیرٹ"...... جیرٹ نے کہا۔

"ہاتھ نہیں اٹھائے تو گولی مار دوں گا"...... آقا سنگرام نے اس کی بات پر توجہ دیئے بغیر غرا کر کہا۔

WWW.WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

"ٹھیک ہے بگ برادر۔ اگر تم نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ لو میں ہاتھ اٹھا رہا ہوں۔ اب میرے ہاتھ اٹھانے کا برا مت منانا"...... اچانک جیرٹ نے بدلی ہوئی آواز میں کہا تو وہ سب دنگ رہ گئے کیونکہ یہ آواز عمران کی ہی تھی۔ بس پھر ایسا ہی لگا تھا جیسے بجلی کوندی ہو۔ دوسرے ہی لمحے آقا سنگرام عمران کی گرفت میں تھا اس کے ساتھی نے ریوالور کی نال کا رخ عمران کی جانب کر کے ٹریگر دبانا ہی چاہا تھا کہ عمران کی ٹانگ چلی اور اس کے پیر سے اچانک جوتا نکل کر ریوالور والے کے منہ پر پڑا پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور حرکت میں آتا باہر سے کسی کی سرد آواز ابھری۔

"تم سب مشین گن کی زد پر ہو اس لئے اپنا اسلحہ پھینک کر ہاتھ اٹھا کر دیوار سے لگ جاؤ۔ ہری اپ"...... آواز سنتے ہی سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہرے کھل اٹھے تھے کیونکہ وہ آواز چیف کی تھی۔ ان لوگوں نے اسلحہ پھینکنا شروع کر دیا۔ مگر ان میں سے ایک نے پھرتی سے گھوم کر مشین گن سے دروازے کی جانب فائرنگ کر دی۔ جیسے ہی اس نے فائرنگ کی اسی لمحے باہر سے مشین گن کا برسٹ فائر ہوا اور فائرنگ کرنے والے کے جسم کو چھلنی کر گیا۔

"اور کسی کو مرنا ہے"...... چیف کی آواز ابھری اور وہ سب مرے مرے قدموں سے مڑے اور ہاتھ سروں پر رکھ کر دیوار سے

لگ گئے۔

"کیوں آقا سنگرام تمہارا ہم سب کو ہلاک کر کے پاکیشیا کا تختہ الٹنے کا خواب، خواب ہی بن کر رہ گیا نا"...... جولیا نے مٹھی میں دبی ہوئی رسی چھوڑ کر خود کو رسیوں سے آزاد کرتے ہوئے آقا سنگرام کی طرف دیکھ کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو آقا سنگرام نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔عمران نے آقا سنگرام کو باندھا اور منہ چلاتے ہوئے میٹھی نظروں سے جولیا کو گھورنے لگا۔

"تو تم ہمارے درمیان ہی موجود تھے"...... جولیا نے جواباً اس کی طرف میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں بہت پہلے یہاں آ گیا تھا اور پھر مجھے اس کے ایک ساتھی کو قابو کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ میں نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا اور پھر آقا سنگرام کے ساتھ رہنے لگا تا کہ یہاں سے ان ڈائنا مائٹس اور بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنا سکوں جو اس نے میرے اور چیف کے استقبال کے لئے یہاں لگا رکھے تھے"۔عمران نے کہا۔

"اچھا تم رکو۔ میں تم سے بعد میں بات کروں گی میں پہلے باہر موجود چیف سے مل لوں"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی۔

"اس کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس نے اپنا کام کر دیا ہے اور اب وہ تمہیں باہر نہیں ملے گا"......عمران نے اونچی آواز

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

میں کہا لیکن جولیا بھلا اس کی بات کہاں سننے والی تھی۔

"لیکن آپ کو اور چیف کو اس بات کا علم کیسے ہوا کہ ہم سب کو یہاں لایا گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"چیف یہاں کیسے پہنچا ہے یہ تو شاید مجھے معلوم نہیں ہے لیکن اس نے یہاں بروقت پہنچ کر ہم سب کی جانیں بچا لی ہیں ورنہ تم سب کے ساتھ ساتھ آج میرا بھی کھیل ختم ہو جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا تو خیر نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم سب ان کے قابو میں تھے اس لئے اللہ کے بعد ہمیں آپ پر اور چیف پر ہی بھروسہ تھا کہ آپ یا چیف ہمارے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ جان بچی سو لاکھوں پائے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ کچھ ہی دیر میں جولیا واپس آ گئی۔ اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے پوچھا۔

"چیف واقعی باہر نہیں ہے۔ جب میں باہر گئی تو ایک سیاہ رنگ کی کار تیزی سے یہاں سے نکلی جا رہی تھی جو ظاہر ہے چیف کی ہی کار تھی"...... جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ چیف تمہارا انتظار کرتا اور تمہیں اپنا

منہ دکھا کر ہی واپس جاتا"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"یہ سب چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ میں نے دوسرے کمروں میں کئی افراد بے ہوش دیکھے ہیں۔ کیا ان سب کو چیف نے بے ہوش کیا ہے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"چیف تو یہاں صرف خانہ پری کرنے کے لئے آیا تھا۔ سارا کام میں نے کیا ہے۔ جب صدیقی اور چوہان کو یہاں لایا گیا تو میں نے اس کے ساتھیوں کو شراب میں ایسی دوا ملا کر پلا دی کہ وہ سب انٹا غفیل ہو گئے۔ میں نے آقا سنگرام اور اس کے چند ساتھیوں کو دوا نہیں پلائی تھی تاکہ انہیں مجھ پر شک نہ ہو سکے۔ اسی لئے یہ ابھی تک مسٹنڈوں کی طرح ہوش میں ہیں اور خواہ مخواہ مجھے ندیدوں کی طرح گھور رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ ہمیں چھوڑ دو"...... آقا سنگرام نے غراتے ہوئے کہا۔

"سب کے سب قابو آ گئے ہو اس کے باوجود دھمکیاں دے رہے ہو۔ ویری گڈ۔ واقعی کافی بڑے دل والے معلوم ہوتے ہو"۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو آقا سنگرام غرا کر رہ گیا۔

"تم ہمیں زیادہ دیر اپنے قابو میں نہیں رکھ سکو گے"...... آقا سنگرام نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEMI
PAKISTANIPOINT.COM

"اب تمہاری مدد کے لئے یہاں آسمانی فرشتے تو آ سکتے ہیں تمہارے ساتھی نہیں کیونکہ وہ سب اپنے اپنے کمروں میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور جو آسمانی فرشتے تمہاری مدد کے لئے آئیں گے وہ یہاں سے تمہاری روحیں ہی نکال کر لے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا نام آقا سنگرام ہے اور میں بین الاقوامی تنظیم بگ برادرز کا چیف ہوں۔ تم اس وقت جس جگہ موجود ہو یہ میری بنائی ہوئی جگہ ہے اور یہاں کی ہر چیز میرے حکم کی تابع ہے"...... آقا سنگرام نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ بگ برادرز کو پکڑنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"بڑا گھٹیا اور گھسا پٹا ڈائیلاگ ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں حقیقت ہے"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"اچھا۔ تو کیا تم ہماری گرفت سے نکل بھاگو گے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم جادوگر ہو۔ منتر پڑھو گے اور ابھی غائب ہو جاؤ گے"...... چوہان نے کہا۔

"دنیا بھر کے جادوگر میرے سامنے پانی بھرتے ہیں"...... آقا سنگرام نے کہا۔

"ارے واہ۔ اگر تم جادوگروں کے سردار ہو تو پھر تمہاری جان یقیناً کسی طوطے میں ہو گی جو افریقہ کے گھنے جنگلوں کے دلدلی علاقے کی پہاڑیوں میں موجود کسی غار میں ہو گا جہاں تک پہنچنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گا"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"تم جتنا ہنس سکتے ہو ہنس لو۔ بس چند منٹ کی بات ہے پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"...... آقا سنگرام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کی سختی اور اس کا اعتماد دیکھ کر عمران قدرے الجھ سا گیا تھا۔

"تو تم جو کہہ رہے ہو وہ سچ ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں بالکل"...... آقا سنگرام نے کہا تو تنویر نے جھپٹ کر نیچے گری ہوئی اس کے ایک ساتھی کی مشین گن اٹھا لی اور اس کی نال آقا سنگرام اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دی۔

"کہو تو میں انہیں ابھی بھون کر رکھ دوں"...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ رہنے دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنا بڑا جادوگر ہے اور ہماری موجودگی میں یہاں سے کیسے فرار ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو تنویر منہ بنا کر رہ گیا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''میری اجازت کے بغیر تمہارا یہ ساتھی مجھ پر فائرنگ بھی نہیں کر سکتا''...... آقا سنگرام نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا گنیں بھی تمہارے حکم کی غلام ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ یہاں کی ہر چیز میرے حکم کی تابع ہے''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اگر میرا ساتھی تم پر فائرنگ کرے گا تو اس مشین گن سے نکلنے والی گولیاں تم پر اثر نہیں کریں گی''۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کہا''...... آقا سنگرام نے کہا۔

''تو پھر کیا کہا ہے تم نے''...... عمران نے کہا۔

''مشین گن لوڈڈ ہے تمہارا ساتھی ٹریگر دبائے گا تو بھی مشین گن سے گولیاں نہیں چلیں گی۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو اپنے ساتھی سے کہو کہ یہ ہم پر فائرنگ کر کے دکھائے''۔ آقا سنگرام نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ تنویر فائرنگ کرو ان پر''...... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں اس نے فوراً عمران کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ ٹریگر دبنے کے باوجود مشین گن سے گولیاں فائر نہ ہوئیں تو

نہ صرف تنویر بلکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی حیران رہ گئے۔ تنویر بار بار گن کا ٹریگر دبا رہا تھا لیکن مشین گن واقعی نہیں چل رہی تھی۔

''اس کا میگزین چیک کرو''...... صفدر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے مشین گن کا میگزین نکال لیا اور یہ دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے کہ میگزین لوڈڈ تھا۔

''اب میگزین کو دوبارہ لگا کر ان پر فائرنگ کرو''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو تنویر نے میگزین لوڈ کیا اور مشین گن کا رخ آقا سنگرام کی طرف کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا لیکن اس بار بھی نتیجہ ڈھاک کے تین پات والا ہی رہا۔ ٹریگر دبنے کے باوجود مشین گن سے فائرنگ نہیں ہوئی تھی۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ لاؤ۔ مشین گن مجھے دو''۔ جولیا نے کہا اور اس نے تنویر سے مشین گن جھپٹ لی اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ آقا سنگرام کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا لیکن اس بار بھی فائرنگ نہ ہوئی۔ اب تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کی حیرت بھی دیدنی تھی۔

''شاید یہ مشین گن خراب ہے۔ دوسری اٹھاؤ اور فائرنگ کرو ان ...... صدیقی نے کہا تو نعمانی نے جھپٹ کر دوسرے آدمی کی مشین گن اٹھا لی۔ اس نے مشین گن کا میگزین نکال کر چیک کیا۔ میگزین فل تھا۔ نعمانی نے میگزین دوبارہ گن میں لگایا اور پھر اس نے آقا سنگرام پر فائرنگ کرنے کے لئے ٹریگر دبایا لیکن اس مشین

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

گن نے بھی چلنے سے انکار کر دیا۔ نعمانی بار بار ٹریگر دبا رہا تھا لیکن مشین گن نہیں چل رہی تھی۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید یہ سچ کہہ رہا ہے اور یہ واقعی کوئی بہت بڑا جادوگر ہے''۔ چوہان نے کہا۔

''کیا بات کر رہے ہو نانسنس۔ اس جدید دنیا میں جادو اور جادوگری کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں ہی مشین گنیں خراب ہیں۔ رکو میرے پاس ریوالور ہے۔ میں اس سے ان پر فائرنگ کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ کس طرح ریوالور سے فائر نہیں ہوتا''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور اس نے اپنا ریوالور نکالا اور پھر اس نے ریوالور کا رخ آقا سنگرام کی طرف کیا اور پھر وہ مسلسل ٹریگر دباتی چلی گئی لیکن یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ پھیل گئیں کہ جولیا کے ریوالور سے بھی کوئی گولی فائر نہیں ہوئی تھی۔ جولیا بار بار ٹریگر دبا رہی تھی لیکن ریوالور سے ہر بار ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

''یہ سب کیا ہے عمران''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب دیکھ کر تو میری بھی عقل خبط ہو کر رہ گئی ہے۔ تم بتاؤ آقا سنگرام یہ مشین گنوں اور ریوالور سے فائرنگ کیوں نہیں ہو رہی

جبکہ چیف نے یہاں فائرنگ کر کے تمہارے ساتھیوں کو جہنم واصل کیا تھا۔ جولیا بھی فائرنگ کی تھی تب تو ریوالور چل گیا تھا پھر اب کیا ہوا کہ نہ مشین گن چل رہی ہے نہ ریوالور اور نہ ہی مشین پسٹل''...... عمران نے پہلے جولیا سے اور پھر آقا سنگرام سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے کہا تھا نا کہ یہاں میرا حکم چلتا ہے اور میرے حکم کے بغیر کچھ ہونا ممکن نہیں۔ یہاں کا سارا نظام میری آواز کے تابع ہے۔ میں ہلکی سی بھی آواز میں حکم دوں تو میرا حکم سن لیا جاتا ہے اور اس پر فوراً عمل بھی ہوتا ہے''...... آقا سنگرام نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ضرور یہاں کوئی سائنسی چکر چلا رکھا ہے۔ بتاؤ کیا چکر ہے ورنہ......'' تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ یہاں کوئی جادوگری کام نہیں کر رہی لیکن سائنسی چکر ضرور چل رہا ہے لیکن وہ کیا چکر ہے یہ تم شاید مرنے کے بعد بھی نہ جان سکو گے۔ میرا تعلق بگ برادرز سے ہے اور بگ برادرز کو آج تک دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکی ہے تو تم بھلا ہمیں کیسے روک سکتے ہو۔ اب بس۔ ہمارے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ ہم جا رہے ہیں۔ تم نے مجھے اور میری تنظیم بگ برادرز کو پہلی بار شکست دی ہے عمران اور میں اس شکست کو زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ میں ایک بار پھر آؤں گا اور اگلی بار میں آیا تو تمہاری

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

تباہی اور بربادی کا ایسا سامان کر کے آؤں گا کہ تم تو کیا تمہارا چیف ایکسٹو بھی تمہیں نہیں بچا سکے گا۔ میں تمہیں، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہارے چیف کو برباد کر کے رکھ دوں گا۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔ بگ برادرز کے آقا سنگرام کا وعدہ‘‘...... آقا سنگرام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

’’کیا مطلب۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’کچھ نہیں۔ اب مجھے بڑے آقا کی مدد کی ضرورت ہے اور میں بڑے آقا سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مجھے تم سب سے نجات دلائے‘‘...... آقا سنگرام نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک چھت سے نیلی روشنی کی دھاریں نکلیں اور آقا سنگرام اور اس کے ساتھی یکلخت اس نیلی روشنی کی دھاروں کی زد میں آ گئے یہ دیکھ کر چوہان تیزی سے آقا سنگرام پر جھپٹا لیکن جیسے ہی وہ نیلی روشنی سے ٹکرایا اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی فٹ پیچھے فرش پر جا گرا اور ساکت ہو گیا۔

آقا سنگرام خود کو نیلی روشنی کے حصار میں پا کر بے حد خوش ہو رہا تھا۔ دوسرے لمحے تیز جھماکا ہوا اور وہاں سے نہ صرف نیلی روشنی کی دھاریں بلکہ آقا سنگرام اور اس کے ساتھی بھی یوں غائب ہو گئے جیسے واقعی کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں غائب کر دیا ہو۔

آقا سنگرام اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح نیلی روشنی کی

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

دھاروں کے ساتھ غائب ہوتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی اپنی جگہوں پر ساکت رہ گئے تھے۔

’’اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ آقا سنگرام اور اس کے دونوں ساتھی کہاں غائب ہو گئے‘‘...... چند لمحوں بعد جولیا کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’انہیں جادو فوبیا ہو گیا ہے اور وہ غائب ہو گئے ہیں‘‘۔ عمران کے منہ سے کھوئی کھوئی سی آواز نکلی۔

’’جادو فوبیا۔ کیا مطلب‘‘...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

’’اس بات کا مطلب تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے لیکن وہ سچ مچ غائب ہو گئے ہیں‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’آقا سنگرام کے پانچ بھائی ہیں۔ آقا سنگرام سمیت یہاں تین تھے ایک کی جگہ آپ نے سنبھال لی تھی جس کا نام جیرٹ تھا ان کے علاوہ اس کے دو بھائی اور ہیں۔ وہ دونوں کہاں ہیں‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’میں نے انہیں شراب میں بے ہوشی کی دوا پلا کر ایک کمرے میں قید کر رکھا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اور جیرٹ۔ جس کی آپ نے جگہ لی تھی‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’وہ بھی ان کے ساتھ ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو پھر آئیں انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ یہاں موجود ہیں یا وہ بھی

آقا سنگرام سمیت یہاں سے غائب ہو چکے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''تم سب جاؤ۔ میں چوہان کو دیکھتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو وہ سب تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ جولیا، چوہان کی طرف بڑھی اور پھر وہ چوہان کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگی۔ عمران بھی وہیں موجود تھا۔

''یہ زندہ ہے لیکن اس کے چہرے سے ایسا لگتا ہے جیسے اسے زبردست شاک لگا ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ سب کیا ہے عمران۔ آقا سنگرام اور اس کے ساتھی کیسے غائب ہو گئے ہیں۔ کیا وہ واقعی جادوگر تھے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ ان کا اس طرح اور اس انداز میں غائب ہونا میرے لئے بھی حیران کن ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے جیرٹ کو قابو کیا تھا اور پھر اس کی جگہ لی تھی کیا تم نے جیرٹ کو ہوش میں لا کر اس سے معلومات نہیں لی تھیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ آقا سنگرام، جیرٹ کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ میں نے جیرٹ سے معلومات حاصل کرنے کی کئی بار کوشش کی تھی لیکن آقا سنگرام کی وجہ سے مجھے اس سے معلومات لینے کا موقع

ہی نہیں ملا تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ کیسا سائنسی نظام ہے کہ اچانک نیلی روشنی کی دھاریں نکلتی ہیں اور انسان اس روشنی کے حصار میں چھپ جاتے ہیں۔ کوئی نیلی روشنی کو چھونے کی کوشش کرتا ہے تو اسے زبردست شاک لگتا ہے اور پھر روشنی اچانک غائب ہو جاتی ہے جس کے ساتھ اس روشنی کے حصار میں آنے والے انسان بھی غائب ہو جاتے ہیں''...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ جدید سائنس کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ جس طرح سے آقا سنگرام اور اس کے ساتھی نیلی روشنی کے حصاروں میں غائب ہوئے ہیں اس سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ان کا تعلق اس دنیا سے نہ ہو بلکہ دوسری یا پھر تیسری دنیا سے ہو''...... عمران نے کہا۔

''دوسری، تیسری دنیا۔ کیا مطلب۔ یہ دوسری اور تیسری دنیا سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''دوسری دنیا زیرو لینڈ ہے جہاں سے سنگ ہی، تھریسیا، فنچ، نانوتہ اور بوغا جیسے خطرناک ایجنٹ وارد ہوتے ہیں اور تیسری دنیا وہ ہے جہاں پر ڈاکٹر ایکس کا راج ہے۔ ان دونوں نے سائنس میں اتنی ترقی کر رکھی ہے کہ اپنی دنیا خلاؤں کی وسعتوں میں قائم کر رکھی ہے۔ آقا سنگرام کا تعلق یا تو زیرو لینڈ سے ہو سکتا ہے یا پھر وہ ڈاکٹر ایکس کا آدمی ہو سکتا ہے جو زیرو لینڈ کی طرح پاکیشیا سے انتہائی نفرت کرتا ہے اور ہمیشہ پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

در پے رہتا ہے اور تم شاید بھول رہے ہو کہ مدد کے لئے آقا سنگرام نے بڑے آقا کو پکارا تھا۔ اب یہ بڑا آقا کون ہے زیرو لینڈ کا سپریم کمانڈر یا پھر ڈاکٹر ایکس“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی واپس آ گئے۔ ان سب کے منہ لٹکے ہوئے تھے۔

”کیا ہوا“...... انہیں دیکھ کر جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہاں ہمارے سوا کوئی نہیں ہے۔ سب کے سب غائب ہو چکے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”مجھے پہلے سے ہی اس کا اندازہ تھا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کون کون تھا یہاں۔ تم تو پہلے سے ہی یہاں موجود ہو“۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آقا سنگرام اور اس کے بھائیوں سمیت یہاں دس مسلح افراد موجود تھے“...... عمران نے کہا۔

”دو کی تو لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں۔ باقی آٹھ کیا آقا سنگرام اور اس کے بھائیوں سمیت یہاں سے غائب ہو گئے ہیں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ ان دونوں کی لاشوں اور ہمارے سوا یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے“...... تنویر نے جواب دیا۔ اسی لمحے عمران یکلخت

چونک پڑا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”جلدی نکلو یہاں سے۔ یہ جگہ اب بھی ہمارے لئے محفوظ نہیں ہے۔ چلو جلدی بھاگو یہاں سے“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر وہ سب بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکے اور پھر وہ فارم ہاؤس سے نکل کر بگٹٹ ایک کھلے میدان کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ان کے عقب میں ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی رزسٹنس اس قدر تیز تھی کہ وہ بھاگتے بھاگتے اچھلے اور ہوا میں بلند ہوتے ہوئے دور جا گرے۔ زمین پر گرتے ہی وہ تیزی سے پلٹے اور پھر یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ وہ جس فارم ہاؤس سے نکل کر آئے تھے وہاں سے آگ کی ایک چھتری سی فضاء میں بلند ہو رہی تھی اور آگ چاروں طرف پھیل گئی تھی جس کے نتیجے میں اردگرد موجود کئی فارم ہاؤس اس کی لپیٹ میں آ گئے تھے۔

”خدا کی پناہ۔ اگر عمران صاحب اچانک ہمیں لے کر نہ بھاگ پڑتے تو ہمارا کیا انجام ہوتا“...... چوہان نے کانپ کر کہا۔

”اس فارم ہاؤس کے ساتھ ہماری لاشوں کے ٹکڑے بھی جل رہے ہوتے اور کیا ہونا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہاں بلاسٹ ہونے والا ہے“۔ جولیا

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس جگہ کو چیک کیا تھا۔ فارم ہاؤس کے نیچے ایک بڑا سا تہہ خانہ بنا ہوا ہے جہاں بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں۔ وہ نئی اور جدید قسم کی مشینیں تھیں۔ میں ان مشینوں کو سمجھ نہیں سکا تھا کہ ان کا فنکشن کیا ہے اور انہیں یہاں کس مقصد کے لئے لگایا گیا ہے۔ ان سب کے بارے میں مجھے جیرٹ ہی بتا سکتا تھا لیکن جیرٹ سے مجھے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اب جب میں وہاں تمہارے ساتھ کھڑا تھا تو اچانک میں نے اپنے پیروں کے نیچے ہلکی سی لرزش محسوس کی تھی۔ مجھے ایسا لگا تھا جیسے تہہ خانے میں موجود مشینیں بلاسٹ ہو رہی ہوں اور پھر میری چھٹی حس نے فوراً خطرے کا الارم بجا دیا تو میں تم سب کو لے کر وہاں سے بھاگ نکلا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی چھٹی حس نے واقعی ہم سب کی جانیں بچالیں ہیں ورنہ......" صفدر نے کہا۔ اسی لمحے عمران کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا یہ جیرٹ کا سیل فون تھا عمران اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ سکرین پر آقا کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"کس کا فون ہے"...... جولیا نے اسے مسکراتے دیکھ کر کہا۔

"میرے بڑے بھائی کا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے

سیل فون کا بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگانے کی بجائے سیل فون کا اسپیکر آن کر لیا۔

"ہیلو بگ برادر"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ تو تم ابھی زندہ ہو"...... سیل فون کے اسپیکر سے آقا سنگرام کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"نہ صرف میں بلکہ میرے سارے ساتھی بھی زندہ ہیں بڑے بھائی۔ ہماری زبان میں ایک کہاوت ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ تم نے یہاں سے جاتے ہی فارم ہاؤس کو بلاسٹ تو کر دیا لیکن اس کام میں تمہیں تھوڑا سا وقت لگ گیا اور وہی وقت ہماری زندگیاں بچا گیا اور ہم بروقت وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی واقعی قسمت کے دھنی ہو عمران۔ میں نے تم سب کے خلاف انتہائی فول پروف پلاننگ کی تھی۔ میرا خیال تھا کہ تم، تمہارے ساتھی اور تمہارا چیف ایکسٹو میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچ سکیں گے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ یہ بگ برادرز کی پہلی شکست ہے جو مجھے تمہاری وجہ سے اٹھانی پڑی ہے"۔ آقا سنگرام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم فوراً اپنا سر پیٹنا شروع کر دو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دو۔ کہتے ہیں کہ کھل کر رونے اور آنسو بہانے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اس شکست کے بعد

WAQAR AZEEM PAKISTANIPOINT.COM

تمہارا اور تمہارے بڑے آقا ڈاکٹر ایکس کے دل کا بوجھ تو شاید ہی کم ہو لیکن تم دونوں کا افسوس ضرور کم ہو جائے گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

’’ہونہہ۔ تو تم سمجھ گئے ہو کہ میرا تعلق کس سے ہے‘‘...... آقا سنگرام نے غراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ بگ برادرز تنظیم اگر زیرو لینڈ کی ہوتی تو پھر زیرو لینڈ والے اس طرح کی حماقت نہ کرتے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو اغوا کرتے اور پھر مجھے اور ایکسٹو سمیت ہم سب کو ہلاک کرنے کے لئے یہ سب کرتے۔ زیرو لینڈ کے ایجنٹ منجھے ہوئے، انتہائی تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین اور شاطر بھی ہیں۔ وہ ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال نہیں کرتے جو تم نے کئے ہیں۔ تمہارے بارے میں شاید ہی مجھے پتہ چلتا کہ تمہارا اور تمہاری تنظیم بگ برادرز کا تعلق کس دنیا سے ہے لیکن جس طرح سے تم غائب ہوئے ہو اور پھر تم نے یا تمہارے گرو ڈاکٹر ایکس نے جس طریقے سے فارم ہاؤس بلاسٹ کر کے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے فوراً اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سارا کھیل ڈاکٹر ایکس کا ہی رچایا ہوا ہو سکتا ہے۔ وہ ابھی اناڑی ہے کھلاڑی نہیں بنا جو ٹھیک سے ہمیں سمجھ نہیں پایا ہے ورنہ وہ ایسی حماقتیں نہ کرتا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تم واقعی بہت تیز ہو عمران۔ ڈاکٹر ایکس نے مجھے منع کیا تھا کہ میں تمہارے خلاف اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی ایکشن نہ لوں لیکن میں نے اس کی بات نہ مانی تھی اور اس سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ ایک بار بگ برادرز کو موقع دیا جائے تو ہم تمہیں، تمہارے ساتھیوں اور ایکسٹو کو ضرور ہلاک کر دیں گے‘‘...... آقا سنگرام نے کہا۔

’’اور تمہارا یہ خواب۔ خواب بن کر رہ گیا‘‘...... عمران نے ہنس کر کہا۔

’’ہاں۔ فی الحال میرا خواب پورا نہیں ہوا ہے لیکن تم اسے میری حتمی ہار مت سمجھو اور نہ ہی اپنی حتمی جیت۔ ابھی بہت سے موقعے آئیں گے جب بگ، برادرز کا تمہارے ساتھ اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ ٹکراؤ ہو گا اور اگلی بار جب بھی ہمارا ٹکراؤ ہوا تو جیت بگ برادرز کے حصے میں آئے گی۔ صرف بگ برادرز کے حصے میں۔ یاد رکھنا‘‘...... آقا سنگرام نے غراتے ہوئے کہا۔

’’تو تم میرے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایکشن لینے کے لئے واپس آؤ گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ بگ برادرز واپس آئیں گے اور اس بار بگ برادرز کی آمد انتہائی بھرپور انداز میں ہو گی جو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے لئے کاری اور آخری ضرب لگانے کے لئے ہو گی جس سے تم میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا‘‘...... آقا سنگرام نے کہا۔

WAQAR AZEEM
PAKISTANIPOINT.COM

''او کے۔ پھر ہم تمہارا شدت سے انتظار کریں گے''...... اس بار جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے تمہیں طویل انتظار نہیں کرنا پڑے گا مس جولیانا فٹز واٹر۔ ہماری واپسی بہت جلد ہو گی۔ بہت ہی جلد''...... آقا سنگرام نے جیسے دانت کچکچاتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران یا اس کا کوئی ساتھی کچھ اور کہتا آقا سنگرام نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ارے ارے۔ یہ تو بھاگ گیا ہے۔ ابھی تو میں اسے بھیرویں اور پکے راگ سنانے کا سوچ رہا تھا''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم بس سوچتے رہنا۔ سوچنے کے سوا تمہیں اور آتا ہی کیا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''بہت کچھ آتا ہے۔ کہو تو کر کے دکھاؤں''...... عمران نے کہا۔

''کیا''...... جولیا نے بے ساختہ پوچھا۔

''رمبا سمبھا ڈانس''...... عمران نے ایک ہاتھ سر پر اور دوسرا ہاتھ پہلو میں رکھ کر مٹکنے والے انداز میں جواب دیا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد